

أَلْهَمْنَا عَلَى الْمَفْتَلِ

يَعْنِي

عَقَائِدُ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ دِيُونِ
مُحَمَّدٍ ﷺ

تأليف

فخر المحدثين حضرة مولانا خليل احمد سهارنپوری قدس سره الغزني

المتوفى ١٣٢٦ هـ

بإضافة

عَقَائِدُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ

الْحَضْرَةِ مَوْلَانَا مُنْفَعِي سَيِّدِ عَبْدِ الشُّكُورِ تَرْمِذِي مُطَّلَعِ

مَعَ
تَصْدِيقَاتٍ تَدْمِيَةٍ وَجَدِيدَةٍ



پہلی بار عکسی طباعت : رجب ۱۴۰۴ھ، اپریل ۱۹۸۴ء
 باہتمام : اشرف برادران سلمیہ الرحمٰن
 مطبع :
 قیمت گلینز کاغذ :

ادارۃ اسلامیات

پبلسٹرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ ارجین بلڈنگ، موہن روڈ
 چوک اردو بازار، کراچی، فون ۶۶۲۲۳۰۱

★ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان
 فون ۶۲۳۲۹۹۱ - ۶۲۵۲۲۵۵

★ دینا ناٹھ میسنز، مال روڈ، لاہور
 فون ۶۲۲۲۳۱۲ - ۶۲۲۳۶۸۵ - ۶۲۲۳۶۸۵

ملنے کے پتے

ادارہ اسلامیات، ۱۹۰، انارکلی، لاہور
 ادارۃ المعارف دارالعلوم، کراچی ۱۳
 دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
 مکتبہ دارالعلوم، دارالعلوم، کراچی ۱۳

۳
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرضِ ناشر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم! اما بعد!

”المہند علی المفند“ فخرالمحدثین قطب الواصلین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث بہارنپوری قدس اللہ سرہ کی وہ مشہور تصنیف ہے۔ جس میں بعض متعصب گمراہ لوگوں کے مکروہ پروپیگنڈے کا جواب دیتے ہوئے، اہل سنت والجماعت کے اُن مسلمہ عقائد کو پیش کیا گیا ہے۔ جن کو پوری اُمت کے محقق علماء ہمیشہ سے مانتے چلے آتے ہیں اور اب علماء دیوبند رحمہم اللہ بھی اُسی کے حامل ہیں۔

حق تعالیٰ شانہ نے علماء دیوبند (اللہ تعالیٰ ان پر خاص رحمتیں نازل فرمائے) کو اس دور میں یہ خصوصیت عطا فرمائی ہے کہ وہ افراط و تفریط کے گردوغبار میں اہل سنت والجماعت کے عقائد پر مضبوطی سے قائم رہے ہیں، اس سلسلہ میں جمہور علماء کے مسلک کی وضاحت کرتے ہوئے نہ انہیں کبھی جھجک محسوس ہوئی نہ ملامت کے خوف سے کبھی اُن کی آواز پست ہوئی ہے، وہ ہر دور میں صراطِ مستقیم پر گامزن رہے ہیں، اُن کے یہاں عقائد کی سختی، روایتِ حدیث پر نظر، جمہور کے مسلک کی حفاظت، فقہ کی رنگارنگی اور تصوف کا سوز و گداز اس خوبصورت تناسب کے ساتھ ملتا ہے کہ جس سے دین کے کسی شعبہ کی حق تلفی نہیں ہوتی اور دین کی ہر بات بر محل اور تہہات سے بالاتر نظر آتی ہے۔ (لذقنا اللہ اثبا ہمہم)

اس صراطِ مستقیم پر جو قرآن و حدیث کی نصوص اور مزاج و مذاق کے عین مطابق

ہے اور جس پر یہ علماء حقانین گامزن ہیں، گاہے بگاہے اقسراط و تفریط کی
 ظلمتیں نمودار ہو کر آثار منزل کو دھندلا کر دیتی ہیں، مگر خدام اہل سنت والجماعت
 اپنے قول و فعل اور تحریر و تقریر سے یہ گرد و غبار صاف کر کے عامۃ المسلمین کے
 لئے راہِ حق واضح کرتے رہتے ہیں، اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ کتاب ہے، جو
 آپ کے سامنے پیش ہے۔ جس سے اہل سنت والجماعت کے عقائد کا علم ہوتا
 ہے۔

مزید افادہ کیلئے ہم نے اس کتاب ”المہند علی المہند“ کے آخر
 میں مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی صاحب مدظلہم کا رسالہ ”عقائد اہل سنت والجماعت“
 شامل کر دیا ہے۔ جو درحقیقت ”المہند“ کا خلاصہ ہے اور اس کے آخر میں
 موجودہ دور کے علماء کرام کی تصدیقات بھی ثبت ہیں۔

اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے علم و عمل کے ہر میدان میں ہمیں
 سنت رسول اللہ پر قائم رہنے، جماعت صحابہ کا دامن تھامے رہنے کی توفیق
 عطا فرمائے اور ایمان اور حسن عمل پر خاتمہ نصیب فرمائے، آمین۔
 وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین!

فہرست عنوانات

عرض ناشر

”المہند علی المہند“ یعنی عقائد علمائے دیوبند (مترجم عربی اردو)

- مقدمہ : اکابر دارالعلوم کا اجمالی تعارف — از قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ
- آغاز اصل کتاب ، تمہید اور باعث تحریر تصنیف
- سوال ۱، ۲ : شدہ حال سے متعلق سوال اور اسکا جواب
- سوال ۳، ۴ : توسل بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم والاویار والصالحین
- سوال ۵ : حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- سوال ۶ : قبر اطہر پر دعا کرنے کا طریقہ
- سوال ۷ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود شریف بھیجنا
- سوال ۸، ۹، ۱۰ : ائمہ اربعہ کی تقلید کا حکم
- سوال ۱۱ : صوفیہ کے اشغال ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا اور ان سے فیوض حاصل کرنا۔
- سوال ۱۲ : خاص و نایبوں کے بارے میں حکم
- سوال ۱۳، ۱۴ : استواء علی العرش کا مطلب
- سوال ۱۵ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے افضل ہونا
- سوال ۱۶ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا
- سوال ۱۷ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بڑا بھائی سمجھنا
- (نعوذ باللہ من ذالک)

۳
۹
www.ahnafimedia.com
۳۳
۳۵
۳۶
۳۹
۵۰
۵۳

- سوال ۱۸ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوقات میں سب سے زیادہ علم عطا ہوتا
- سوال ۱۹ : شیطان ملعون کے علم سے متعلق براہین قاطعہ کی ایک عبارت پر
- ۵۷ شبہ کا جواب
- سوال ۲۰ : حفظ الایمان کی ایک عبارت پر شبہ کا جواب
- سوال ۲۱ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کے ذکر کا محبوب
- دوستیج ہونا۔
- سوال ۲۲ : حضرت گنگوہی قدس سرہ کی ایک عبارت پر شبہ کا جواب
- سوال ۲۳ : حضرت گنگوہیؒ پر ایک بیہتان اور اُس کا جواب
- سوال ۲۴ : حق تعالیٰ شانہ کے کلام میں کذب کا وہم کنہیوالا بھی کافر ہے
- سوال ۲۵ : امکان کذب کا مطلب اور اہل سنت والجماعت کی کتب
- سے مسئلہ کا حل۔

سوال ۲۶ : قادیانیوں کے بارے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ

تصدیقات علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ

- تصدیق ۱ : شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب نور اللہ مرقدہ
- تصدیق ۲ : حضرت مولانا میر احمد حسن صاحب امر و ہومی قدس سرہ
- تصدیق ۳ : حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند
- تصدیق ۴ : حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ
- تصدیق ۵ : حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری قدس سرہ
- تصدیق ۶ : حضرت مولانا حکیم محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ - دیوبند
- تصدیق ۷ : حضرت مولانا قدرت اللہ صاحب مدرسہ مراد آباد، رحمۃ اللہ علیہ
- تصدیق ۸ : حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبند می، رحمۃ اللہ علیہ
- تصدیق ۹ : حضرت مولانا محمد احمد صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ جہتم مدرسہ دارالعلوم دیوبند

- ۹۵ تصدیق ۱۰: حضرت مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند
- ۹۶ تصدیق ۱۱: حضرت مولانا محمد شہول صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوبند
- ۹۷ تصدیق ۱۲: حضرت مولانا عبد الصمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ دارالعلوم دیوبند
- ۹۹ تصدیق ۱۳: حضرت مولانا حکیم محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہوڑی دہلی
- ۹۹ تصدیق ۱۴: حضرت مولانا ریاض الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ عالیہ میرٹھ
- ۹۹ تصدیق ۱۵: حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دہلی
- تصدیق ۱۶، ۱۷: حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب و حضرت مولانا محمد قاسم صاحب

مدرسہ امینیہ دہلی

- تصدیق ۱۸: حضرت مولانا عاشق الہی صاحب میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ
- تصدیق ۱۹: حضرت مولانا سراج احمد صاحب مدرسہ سر دھنہ میرٹھ
- تصدیق ۲۰: مولانا قاری محمد اسحاق صاحب مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
- تصدیق ۲۱: مولانا حکیم محمد مصطفیٰ صاحب بخنوری رحمۃ اللہ علیہ
- تصدیق ۲۲: حضرت مولانا حکیم محمد مسعود احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
- تصدیق ۲۳: حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری
- تصدیق ۲۴: حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سہارنپوری

تصدیقات علمائے کرام مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ

تصدیقات علمائے کرام قاہرہ و دمشق و ممالک عربیہ

خلاصہ عقائد علمائے دیوبند
ترتیب از حضرت مولانا مفتی سید عبد الشکور ترمذی صاحب

www.ahnafmedia.com
۱۰۶
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۷
۱۳۹
۱۴۲

جدید تصدیقات از اکابر علمائے دیوبند دامت برکاتہم العالیہ

- ۱۷۵ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب، مہتمم دارالعلوم دیوبند
- ۱۷۵ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مفتی اعظم پاکستان
- ۱۷۶ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ
- ۱۷۷ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۷۷ حضرت مولانا فیض محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۷۸ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی مدظلہم
- ۱۷۸ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۷۹ حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب مدظلہم
- ۱۷۹ حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب مدظلہم
- ۱۸۰ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم
- ۱۸۰ حضرت مولانا محمد احمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۸۰ حضرت مولانا عبدالحق نافع صاحب مدظلہم
- ۱۸۰ حضرت مولانا عبداللہ بھلوی صاحب مدظلہم
- ۱۸۰ حضرت مولانا محمد انور صاحب انوری مدظلہم
- ۱۸۰ حضرت مولانا شمس الحق افغانی رحمۃ اللہ علیہ
- ۱۸۱ حضرت مولانا سید حامد میاں مدظلہم
- ۱۸۲ حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب مدظلہم
- ۱۸۲ حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحب مدظلہم
- ۱۸۲ حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحب مدظلہم
- ۱۸۳ حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب مدظلہم
- کراچی
- ٹنڈوالہیار
- کراچی
- ملتان
- لاہور
- ملتان
- ملتان
- ملتان
- اکوڑہ خشک
- سکھر
- محمدی شریف
- شجاع آباد
- فیصل آباد
- بہاولپور
- لاہور
- کراچی
- اکوڑہ خشک
- سرگودھا
- ٹنڈوالہیار

۱۸۳	کیسروالا	۲۱- حضرت مولانا علی محمد صاحب مدظلہم
۱۸۴	کیسروالا	۲۲- حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب مدظلہم
۱۸۵	ملتان	۲۳- حضرت مولانا محمد شریف صاحب کشمیری مدظلہم
۱۸۵	جھنگ	۲۴- حضرت مولانا سید صادق حسین صاحب مدظلہم
۱۸۶	شجاع آباد	۲۵- حضرت مولانا عبدالحی صاحب مدظلہم
	ساہیوال	۲۶- حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رائے پوری
	ملتان	۲۷- حضرت مولانا محمد عبدالسار تونسوی صاحب مدظلہم
	ملتان	۲۸- حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
	فیصل آباد	۲۹- حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مدظلہم
	کراچی	۳۰- حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی مدظلہم
	ملتان	۳۱- حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
	پشاور	۳۲- حضرت مولانا محمد ایوب بنوری صاحب مدظلہم
	بنوں	۳۳- حضرت مولانا فضل غنی صاحب مدظلہم
۱۸۸	ملتان	۳۴- حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہم
۱۸۹	گوثرانوالہ	۳۵- حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہم
۱۹۰	جہلم	۳۶- حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہم

تَعْرِضُ مَنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

مولوی احمد رضا خان صاحب بیوی کی "حسام الحرمین" کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زرا و ہما اللہ شرفاً و تعظیماً

کے قلم سے

المُهَيَّبُ عَلَى الْفَيْدِ

معروف بابہ

الْيَصِيدُ بِقَاتِلِ الدَّاعِ التَّلْبِيسِيَّةِ

تسمیہ مترجمہ

مَاضِي الشَّفَرَتَيْنِ

خَادِعِ أَهْلِ الْحَرَمَيْنِ

جس سے جماعتِ حق و یوں کے عقائد و خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علماء کی فہرستیں پیش ہو رہی ہیں

إِذَارَةُ السَّلَامَةِ لِأَهْلِ

www.ahnafmedia.com

اکابر دارالعلوم کا اجمالی تعارف

حضرت مولانا قاضی نذیر حسین صاحب مدظلہ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے حلقہ کا طین نے گیارہویں صدی ہجری میں اور بارہویں صدی میں امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے خاندان سعادت نشان نے متحدہ ہندوستان میں توفیق ایزدی، معلم عرفان اور شریعت و طہریت کی جو قند ملیں روشن کیں۔ انہی انوار ہدایت سے تیرہویں صدی کے اواخر میں حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے وارثین کا طین حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد تاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم اسلام کو منور فرمایا۔ یہ دونوں بزرگ کمالات شریعت و طہریت کے جامع تھے۔ سرور کائنات محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت ان کے قلوب و اجسام پر محیط تھی۔ توحید و سنت کی تبلیغ و اشاعت اور شرک و بدعت کے ہستیصال و انسداد میں ان حضرات نے اپنی مقدس زندگیاں صرف کر دیں۔ مذہب اہل سنت اور مسلک حنفی کو اپنے دور میں ان بزرگوں سے بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں وہ بہت

۱۔ ولادت شعبان ۱۲۴۸ھ کو انارک ۴ جمادی الاخریٰ ۱۲۹۹ھ بمقام چبوتہ بعد نماز ظہر حضرت نانوتوی کے محفل تلاوت و کمالات سوانح نامی مولانا حضرت مولانا سناخرا حسن صاحب گنگوہی میں مطالعہ فرمائیں جو تین جلدوں میں چھپ چکی ہے ۱۲۔ ۵ ولادت ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ وفات یوم الجسہ ۹ یا ۱۰ جمادی الثانیہ ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء حضرت گنگوہی قدس سرہ کے ظاہری و باطنی کمالات جاننے کیلئے تذکرۃ الرشید مولانا حضرت مولانا عاشق الہی صاحب میرٹھی جمالی مطالعہ فرمادیں جو دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

www.ahnafmedia.com

پہنچتے تھے۔ علوم ظاہرہ کے علاوہ باطنی علوم میں بھی ان حضرات کا ایک خاص مقام تھا۔ ان دونوں بزرگوں نے امام الادلیا قطب الدارین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب شیخ مہاجر کی قدس سرہ سے روحانی فیضان حاصل کیا اور مقامات ولایت میں اس مرتبہ کو پہنچے کہ خود حضرت حاجی صاحب موصوف نے اپنی تصنیف لطیف ضیاء القلوب صفحہ ۶۰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ :

نیز یہ کہیں کہ ازین فقیر محبت و عقیدت ارادت دارو، مولوی رشید احمد صاحب سلمہ، و مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ، را کہ جامع جمیع کمالات علوم ظاہری و باطنی اند، بجائے من فقیر راقم اوراق بلکہ بمدارج فوق ازین شمارندہ اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس شد کہ او شان بجائے من و من بمقام او شان شدم صحبت او شان را عظیمت و اندکہ این چنین کسان درین زمانہ نایاب اند و از خدمت بابرکت ایشان فیضیاب بودہ باشند و طریق سلوک کہ درین رسالہ نوشتہ شد در نظر شان تحصیل نمایند ان شاء اللہ بے بہرہ نخواہند ماند۔ اللہ تعالیٰ در عمر ایشان برکت و داد و ازہ تمام نعمائے عرفانی و کمالات قربت خود مشرف گرداناد و ہجرتہ النبی و آلہ الامجاد جو لوگ مجھ فقیر سے محبت و عقیدت و ارادت رکھتے ہیں، مولوی رشید احمد صاحب سلمہ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ کو جو کمالات علوم ظاہری و باطنی کے جامع ہیں، مجھ فقیر کی بجائے بلکہ مجھ سے کتنے درجے اوپر جانیں اگر بظاہر معاملہ برعکس ہوا کہ وہ میری جگہ اور میں ان کی جگہ ہو گیا۔ ان کی صحبت کو عظیمت جانیں کیونکہ ایسے لوگ اس زمانہ میں نایاب ہیں اور ان کی بابرکت صحبت سے فیض حاصل کریں اور سلوک کا جو طریق اس رسالے میں لکھا گیا ہے وہ ان کے پاس حاصل کریں ان شاء اللہ مورد نہیں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دیں اور تمام عرفانی نعمتوں اور اپنے قرب کے کمالات سے ان کو مشرف فرمائیں اور بلند درجات تک پہنچائیں اور ان کی ہدایت کے نور سے تمام جہان کو منور فرمائیں۔ اور

تاقیامت ان کا فیض جاری رکھیں۔ نبی اکرم
 اور ان کی بزرگ آل کے واسطے سے۔

حضرت حاجی صاحب موصوف جتپتی سلسلہ میں اپنے دور میں ایک بے نظیر ہستی
 تھے جن کا روحانی فیضان عرب و عجم میں پھیلا۔ امام الاولیاء کی اس شہادت کے بعد ان
 بزرگوں کی تصدیق کے لیے کسی اور شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ذلک فضل اللہ
 یوتیہ من یشاء۔

۱۸۵۷ء کا جہادِ حریت | مغلیہ شاہی خاندان کے زوال کے بعد اسلام کے بدترین
 اور چالاک دشمن انگریزوں نے جب ہندوستان پر اپنی جارحانہ

حکومت قائم کر لی تو ۱۸۵۷ء میں علماءِ حق اور حریت پسند طبقہ نے انگریزی حکومت کے
 خلاف ایک زبردست آزادی کی جنگ لڑی۔ اس جہادِ حریت میں علماءِ اسلام کی قیادت
 حضرت حاجی صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تھی۔ اکابرِ دیوبند حضرت گنگوہی
 اور حضرت نافوتوی اور حضرت حافظ ضامن صاحب وغیرہ نے اس جہاد کو کامیاب
 بنانے کے لیے اپنی پوری بجا داندہ کوششیں صرف کر دیں، لیکن کامیاب نہ ہو سکے
 ۱۸۵۷ء کے اس قیامت نما جنگِ گامہ میں انگریزی حکومت نے تیرہ ہزار سے زائد
 علماءِ اسلام کو پھانسی پر لٹکایا اور بعض مجاہدین کو نہایت وحشیانہ سزائیں دی گئیں۔
 بعض مسلمانوں کے بدن پر خنزیر کی چربی ملی گئی۔ اور زندہ ان کو خنزیر کی کھالوں میں سی
 کر آگ میں جلا دیا گیا۔ غرضیکہ اس سفاک دشمن نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ کر اہل ملک کو عورتوں
 اور مسلمانوں کو خصوصاً بہت زیادہ کمزور کر دیا۔ ملک پر سیاسی و مادی تسلط پانے کے بعد
 انگریزوں کے ناپاک عزائم یہ تھے کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے بھی اسلامی نقوش و آثار
 مٹا دیے جائیں اور قرآنی تعلیمات کو گہری سازش سے ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ لارڈ میکالے
 اور اس کی تعلیمی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں حسب ذیل الفاظ لکھے تھے :-

”ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے، جو ہم میں اور ہماری

کر وڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے

جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور راستے

الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو۔“ (تاریخ التعلیم بمیجر پاسو، ص ۱۰۵)

— مرحوم اکبر الہ آبادی نے اسی حقیقت کو اس شعر میں بیان کیا ہے:—

یوں قتل میں بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا

افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

www.agnfm.org.com

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد | انگریزی حکومت کے غرائم اور اس کے فرعونی اقتدار کے خوفناک نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

نے اپنی قوت قدسیہ سے پہلے ہی ادراک کر لیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی

علوم و نظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس

وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل مال تھیں۔ چنانچہ اس عظیم

الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء مسجد چھتہ میں انارکے

مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت علامہ

محمد و صاحب اور پہلے معلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن

صاحب اسیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہاں میں مشہور ہوئے۔ خداوند عالم کی رحمت

نصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دارالعلوم دیوبند کے نام سے عالم اسلامی کے لیے

سرچشمہ علوم و معارف بنی، جس کے فیوض و برکات سے آج تک ایک عالم مستفید ہو

رہا ہے۔ تاریخ دیوبند میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ انگریزی دور کے مظالم اور فرنگی حکومت کی سلطنت کی پالیسی کی تفصیلات کے لیے نقش حیات جلد اول، مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں۔ ۱۲

مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ کے کنوئیں پر تشریف فرما ہیں اور کٹواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا جوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقی کو ٹر صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بزرگوں نے یہ نکالی کہ انشاء اللہ اس مدرسہ سے شریعتِ محمدیہ کے علوم و فیوض کے چٹے جاری ہوں گے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دارالعلوم دیوبند ایک مجدد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دارالعلوم کے ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف کا جو فیضان اطرافِ عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالم اسباب کے پیش نظر اگر دارالعلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہبِ اہل سنت و الجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابر دارالعلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شہرک و الحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید و سنت کے انوار پھیل گئے۔ بانی دارالعلوم حضرت نانوتویؒ نے دارالعلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دارالعلوم کی علمی و دینی ترقیات موقوف ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں بسلسلہ تحریکِ خلافت مشورہ مسلم لیڈر مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم جب دیوبند تشریف لائے اور ان کو حضرت نانوتویؒ کے یہ آٹھ اصول بتاتے گئے، تو آپ روپڑے اور فرمایا کہ یہ اصول تو الہامی معلوم ہوتے ہیں بلاشبہ دارالعلوم نے اس صدی میں بلابالغہ ہزاروں محدث، مفسر، فقیہ، مکمل، صوفی عارف اور مجاہد پیدا کیے ہیں۔ حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ کے فیض یافتہ تلامذہ و متوسلین میں سے سب سے جامع تر شخصیت امام انقلاب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیرؒ رحمۃ اللہ علیہ کی شہسہ جو دارالعلوم کے

۱۔ ملاحظہ ہو آزادی ہند کا خاموش رہنما۔ دارالعلوم دیوبند، مولفہ حکیم الاسلام حضرت مولانا فاری محمد طیب صاحب مدظلہ العالی۔

۲۔ اسارتِ ملتان کے اسباب و اوقات کیلئے ملاحظہ ہو کتاب اسیرؒ رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد علی صاحب مدظلہ العالی۔

مطلب سے پہلے طالب العلم ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث کے سینکڑوں تلامذہ و مسترشدین میں سے شیخ العرب والجم امیر المجاہدین حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، جامع کمالات صوری و معنوی حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیری محدث دیوبند، مفتی اعظم سند العلماء حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، صاحب فتح الملہم شرح صحیح مسلم (الترغی ۱۳۶۹ھ) اور بطل حریت، داعی انقلاب حضرت مولانا علیہ صاحب سندھی، وہ ممتاز شخصیتیں ہیں جن کے ذریعہ دیوبندی مسلک کو بر شعبہ میں بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ علاوہ ازیں اکابر دیوبند میں سے حکیم الامت، امام طریقت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، صاحب تفسیر بیان القرآن (الترغی ۱۳۶۳ھ) کو بھی حضرت شیخ الحدیث کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ شیخ التفسیر قطب زمان، صاحب کشف و کرامت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (جو دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ ہیں)، اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس آج تک جامع الظاہر و الباطن ہوئے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ گیارہ مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جہاں روئے زمین کے اولیاء اللہ جمع ہوتے ہیں لیکن اتنی مدت میں میں نے وہاں حضرت مدنی جیسا جامع بزرگ نہیں دیکھا۔ علاوہ مذکورہ بزرگوں کے شیخ المشائخ العارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب راپوری اور قطبِ دوراں واصل باللہ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب راپوری بھی حضرات اکابر دیوبند کے فیض یافتہ ہیں، جن کے انوار ولایت نے ہزاروں قلوب میں معرفت کے

لہ ولادت ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء۔ وفات بروز جمعرات ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء حضرت مدنی نے تقریباً ۱۲ سال مدینہ منورہ مسجد نبوی میں کتاب سنت کا درس دیا ہے۔ حضرت کی خودنوشت سوانح عمری نقش حیات دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور کتبات شیخ الاسلام بھی چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہیں جو علوم و معارف کا مجموعہ ہیں۔ ۱۲۔ لے حضرت تھانوی کی تصانیف کی تعداد تقریباً ایک لاکھ تک پہنچی ہے ان میں حضرت کے ملاحظہ و ملاحظات علوم و معارف کا بہترین مجموعہ ہے۔

چراغ جلا دیے۔ امیر شریعت، مجاہد حریت، اہل جلیل، خطیب امت حضرت مولانا سید عطار اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا جمال و جلال بھی اکابر دیوبند ہی کا پر تو ہے جس نے ہزاروں نوجوانوں میں عشق ختم نبوت کی آگ لگا دی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین!

انگریز ان مجاہدین حریت اور علمائے حق کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا تھا۔ جب اس نے دارالعلوم دیوبند اور ان کے اکابر کے

ایک تکفیری فقہ

علمی و دینی اثرات کو پھیلنے دیکھا تو اس نے اس سرچشمہ اسلام کو ختم کرنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیں۔ بعض دنیا پرست مولویوں اور پیروں کو خرید لیا اور ان کے ذریعہ ان حضرات پر وہابیت کا الزام لگایا، اور اس سے پہلے بھی ان اکابر کے اسلاف امام المجاہدین، سید الکاملین حضرت سید احمد شہید بریلوی اور عالم ربانی، مجاہد جلیل حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید کی مجاہدانہ قربانیوں کو اسی وہابیت کے الزام سے ناکام بنانے کی کوشش کی جکی تھی۔ خدا جانے وہ کون سے اسباب و عوامل تھے کہ فرقہ بریلویہ کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اکابر دیوبند کے خلاف تکفیری مہم تیز کر دی۔

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی موصوف سے ۱۳۲۳ھ میں سفر حج اختیار کیا۔ حج سے فراغت کے

”حسام الحرمین“ کی حقیقت

بعد انھوں نے مکہ معظمہ میں ہی ایک رسالہ مرتب کیا جس میں اکابر دیوبند کی عبارات کو لفظی و معنوی تحریف کر کے درج کیا گیا، اور طرفہ یہ کہ ان محبت و اطاعت محمدی میں ڈوبی ہوئی شخصیتوں پر یہ اتہام لگایا کہ معاذ اللہ انھوں نے اپنی کتابوں میں خدا کو جھوٹا کہا ہے اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ رسالہ کو اس طریق سے مرتب کیا کہ پہلے فرقہ قادیانیہ کے عنوان سے مرزا غلام احمد دہلوی قادیان کی کفریہ عبارتیں درج کیں اور اس کے بعد اکابر دیوبند کو فرقہ وہابیت کذابہ اور فرقہ وہابیت شیطانہ کے قبیح عنوانات کے تحت متعدد فرقوں میں تقسیم کیا گیا۔ تاکہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ فرقہ قادیانیہ کی طرح

ہندوستان میں یہ بھی کوئی مستقل جدید فرقہ پیدا ہوئے ہیں۔ اس رسالہ میں اکابر دیوبند میں سے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی، فخر العارین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث مہارنپوری، مصنف بذل الجہود شرح ابوداؤد، اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی، کی عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کر کے ان پر قطعی تکفیر کا فتویٰ صادر کیا، اور یہاں تک لکھا کہ جو شخص ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

علمائے حرمین شریفین سے اس فتویٰ کی تصدیقات حاصل کرنے کے لیے مختلف ذرائع و وسائل سے کام لیا گیا۔ یہ حضرات چونکہ اکابر دیوبند اور ان کی تصانیف سے پورے متعارف نہ تھے، اس لیے رسالہ کی مندرجہ عبارات کے پیش نظر اپنی تصدیقات لکھ دیں۔ ان میں سے محتاط علماء نے یہ لکھا کہ اگر واقعی ان کے عقائد ایسے ہیں تو فتویٰ درست ہے۔ حجاز سے واپسی پر کچھ عرصہ سکوت کرنے کے بعد مولوی احمد رضا خان صاحب نے یہ رسالہ "حسام الحرمین" کے نام سے ہندوستان میں ۱۳۲۵ھ میں طبع کرایا۔ ان ایام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدینہ منورہ میں ہی حاضر باش تھے اور مسجد نبوی میں آپ کا درس بہت عروج پر تھا۔ لیکن حسام الحرمین کی کارروائی اس طرح رازداری میں رکھی گئی کہ آپ کو اس وقت اس کا تکمیل علم نہ ہو سکا۔ اس تکفیری سازش سے مطلع ہونے کے بعد حضرت مدنی نے اکابر علمائے حرمین شریفین کو حقیقت حال سے مطلع کیا، تو ان حضرات

المہند علی المقند

۱۔ اس کی تفصیل الشباب الناقب مصنفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ اکابر دیوبند کی جن عبارات کو ہفت تکفیر نیا گیا ہے، ان کے تحقیقی جوابت کیلئے حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ فرمائیے۔ الشباب الناقب مولفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ، الفواظ والسماء بالمدار، مصنفہ حضرت مولانا سید رفیع الحسن صاحب دیوبند پوری۔ اور فیصلہ کن مناظرہ مولفہ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدیر ماہنامہ الطہران لکھنؤ۔ اور فیصلہ خصومات مصنفہ حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب جلپوڑی (برہما)

نے چھبیس سوالات قلمبند کر کے اکابر دیوبند کو جواب کے لیے ارسال کیے۔ اس وقت حضرت گنگوہی اور حضرت نافوتوی کا وصال ہو چکا تھا۔ مذکورہ سوالات کے جوابات فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری نے فصیح عربی زبان میں مرتب فرمائے جس پر اس وقت کے تمام مشاہیر دیوبند مثلاً شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب بھانوی، اُسوة الصالحین حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری، بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم ابن حجرہ الاسلام حضرت نافوتوی، عارف کامل حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم، اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے اپنی تصدیقات تحریر فرمائیں۔ مشاہیر ہند کے علاوہ حجاز، مصر اور شام وغیرہ اسلامی ممالک کے مقتدر علماء اور مشائخ نے بھی اپنی تصدیقات سے اس کو مزین فرمایا چنانچہ یہ رسالہ ۱۲۲۵ھ میں تحریر ہوا اور المہند علی المہند کے نام سے ملک میں شائع کیا گیا۔ اس رسالے میں مذکورہ سوالات کی روشنی میں اکابر دیوبند کے عقائد حقہ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جس سے مخالفین و معاندین کی تبلیغات کا پرہ چاک ہو کر بزرگان دیوبند کا حقائق پر حقیقی مسلک واضح ہو جاتا ہے۔ گویا کہ المہند اکابر دیوبند کی ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے جس میں دیوبندی مسلک اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے۔

طبع جدید

اگر المہند کا اردو ترجمہ عقائد علمائے دیوبند کے نام سے متعدد بار شائع ہوا ہے لیکن عربی متن مع ترجمہ اردو عرصہ سے نایاب تھا۔ جس کی علمائے کرام کو طلب تھی۔ الحمد للہ اس تاریخی دستاویز کی جدید طباعت و اشاعت کی سعادت حق تعالیٰ نے پاکستان میں رفیق محترم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جمیلی زید مجدہم مجاز حضرت لاہوری کو نصیب فرمائی ہے۔ جن کی مساعی سے یہ علمی و عرفانی ہدیہ اہل اسلام کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ ناکارہ اور مجتہد مسلمانوں کو

سلف صالحین، محققین اہل سنت اور اکابر دیوبند کے مسلک حق پر قائم رکھیں۔ آمین!
بحریت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

الاحقر منظر حسین مخدوم

مدنی جامع مسجد چکوال

ضلع جہلم

۲۳ رمضان المبارک

۱۳۸۶ھ

لے سلف صالحین اور محققین اہل سنت کا مسلک حق کیا تھا؟ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو طائفہ منصفین
اور مقام حضرت امام ابوحنیفہؒ مولفہ حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صاحب فاضل دیوبند مصنف
تبرید النواظر، راہ سنت وغیرہ۔ نیز مولانا موصوف نے حال ہی میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب
ناقویؒ کے حالات میں ایک رسالہ بانی دارالعلوم دیوبند تالیف فرمایا، جس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔
علمائے اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند کی کتابیں

ملنے کا پتہ

ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور ۲



الحمد لله الذي يحق الحق بكلماته ويبطل الباطل بسطواته نصر
المؤمنين وقال كان حقاً علينا نصر المؤمنين وقطع كيد الخائنين فقطع
ذابِرُ القومِ الذين ظلموا و الحمد لله رب العالمين - والقيلولة والسلام
على مفرق فرق الكفر والطغيان ومشتت جيوش بغاة القرين والشيطان
وعلى الله وصحبه أشدّاء على الكفار رحماء بينهم تراهم سرّاً سجّاداً
يبتغون فضلاً من الله ورضواناً ما تعاقب النيران وتضاد الكفر والايان
أما بعد، حضرات ان چند سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ عالیجناب
احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے
اور ان کی کوشش اور تدبیر کس انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچا رہی ہے مختصر یہ ہے کہ
مخالفین اسلام نے گونا گوں انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچایا، مگر خان صاحب نے رفض
کی طرح انبیاء امت محمدیہ کو منتخب کر کے ان ہی سے لوگوں کو متنفر کرنا چاہا جیسے رفض
نے امت کے خلاصہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منتخب کر
کے ان کی تکفیر کی، اور تبرّ بازمی و سب و شتم سے کام لیا تھا۔ ایسے ہی خان صاحب نے
اس وقت جو دین کے منتخب اور برگزیدہ جماعت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ان کو اپنے
گھر کے دھوئیں سے کھد کرنا چاہا۔ واللہ متم نوره ولو كره الكافرون۔ ہ

چراغے را کہ ایزد بر سر دوز
کے کو قف زندریشش بسوزد

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خانصاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی
تعم دینی پہلے ہی سے ہو چکی ہے، اس وجہ سے سب کے پچھلے نچوڑ خانصاحب احمد رضا
خان، برعکس نمنند نام زندگی کا نور، درحقیقت احمد رضا خان صاحب نے تمام ہندوستان
میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ فخر امت و معجزہ بن معجزات سید المرسلین
علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان کو چننا۔ اور حضرت مولانا اسماعیل صاحب شہید مرحوم و مظلوم
اہل بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سخت اور خالی اہل بدعات کے جن کی بدعات
بشرک کی حد تک پہنچ گئیں تھیں، مقابلہ میں لکھے گئے تھے تمام ذرائع حالیہ اور غیر حالیہ
سے قطع نظر کر کے اتہامات لگانے اور ان پر ستر کیا، بلکہ غیر متناہیہ وجہ سے کفر لایم
کیا اور ان کا کفر اجماعی قطعی قرار دے کر فقہائے کرام کا فتویٰ تحفیر چھاپ دیا۔ مگر حضرت
شاہ صاحب کے خاندان کی عنکبوت ستم ہو چکی تھی، اور اس خانہ تمام آفتاب ست نامہ
تھا۔ پس اگر کوئی بدعت یا ناواقف حضرت شہید مرحوم سے بظن بھی ہو تو اور حضرات
تقدس کیا بدعات کی جڑ اکھیرنے کو کم ہے۔ اس وجہ سے خانصاحب کو پوری کامیابی نہ
ہوئی، اور چونکہ اس زمانہ میں بدعت کی تباہی حضرت شاہ صاحب کے خاندان کے جائز
وارث اور ارشد تلامذہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز، نالوتوی
حجۃ اللہ تعالیٰ فی الارض، اور حضرت رشید الاسلام و المسلمین آیۃ من آیات رب العالمین
حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ اہم کے سپرد ہوئی
اور حمایت سنت مصطفوی کا بلند جھنڈا انھی کے مقدس ہاتھوں میں دیا گیا جو مدرسہ عالیہ
کی رفیع عمارت پر ان حضرات نے قائم فرمایا اور مثل کلمۃ طیبۃ کسجبرۃ
طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء توتی اکلہا کل حین یاذن

سماں کی طرح جیسے آسمان سے باتیں کرتا تھا، اپنے استحکام میں ساتویں زمین تک بھی پہنچا ہوا تھا اور ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ روم اور شام اور عرب و عجم، کابل و قندھار، بخارا و خراسان، چین و تبت وغیرہ، دنیا کے تمام گوشوں سے نظر آتا تھا اور عاشقانِ سنت اس کے سبز پھیرے کو دُور ہی سے دیکھ کر سنتِ نبویؐ کی مہک اس سے پالینے لگتے تھے اور انگہ بند کیے چلے آتے تھے۔ اور دیوبند کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اور یہاں کی خشک روٹی اور دال کو بریلی کے بدعت خانہ کے قوراپلاؤ پر ترجیح دیتے تھے، اور

بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری

کا نعرہ بلند کرتے تھے حوَالِیہ مِنْ کُلِّ فِجَعِ عَمِیقِی کا نظارہ دیکھ کر خانصاحب ہمتن پوری توجہ انھی حضرات کے اثر مٹانے کی طرف فرمائی۔ حضرت شہیدِ مظلوم راجہ ستروجہ سے کفر ثابت فرما کر فقہائے کرام کا اجماعی قطعی فیصلہ قرار دے کر خود احتیاط کی تھی جن کی بنا پر خود فقہائے کرام اور اصحابِ فتویٰ عظام کے نزدیک خود معجب و معتقدین کے کافر دیکھے تھے مگر حضراتِ موصوفین حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب قدس سرہم اور حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب اور حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کا نام لے کر قطعی تکفیر کی اور یہ کہا کہ جو ان کے کافر کہنے میں تردد و تامل اور شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ حضرت مولانا مفتوی پرغتم زانی کے انکار کرنے کا الزام لازم کیا۔ اور حضرت مولانا گنگوہیؒ پر یہ افترا کیا کہ وہ خدا کے کذب بالفعل کے جائز رکھنے والے کو مسلمان سستی بتاتے ہیں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدت فیضہم کی جانب یہ عنایت فرمائی کہ وہ براہین قاطعہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ابلیس لعین کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم پر یہ بہتان لگایا کہ حفظ الایمان میں تصریح کی کہ جس قدر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اتنا

تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے، لیکن چونکہ خانصاحب کا علم و فضل و تدین
 قابل اعتبار نہ تھا، اس وجہ سے یہ مضمون عربی عبارت کی کتاب المعتمد المستند میں لکھ
 کر اس کی تصدیق علماء حریم شریفین سے کرائی اور اس کا نام حسام الحرمین علی
 منحو الکفر و المین رکھ کر تمام ہندوستان میں ذمہ چا دیا کہ دیکھو علماء حریم
 شریفین نے ہمارے ظالمان مخالفان کی قطعی تکفیر کر دی، اب ان کے کفر میں کیا شک
 باقی رہا۔ حالانکہ یہ بالکل افتراء محض ہے جو السحاب المدار اور توضیح البیان
 وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خانصاحب کی اس مجرمانہ کارروائی کی خبر بعض
 علماء مدینہ منورہ کو ہوئی تب ان حضرات نے یہ چھپیں سوالات حضرات علماء دیوبند
 کی خدمت مبارک میں بھیجے کہ آپ کا ان میں کیا خیال ہے؟ اس کو صاف لکھیے تاکہ حق
 باطل واضح ہو جائے چنانچہ فخر العلماء و المتکلمین حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب
 مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ان کے جواب لکھ کر جو میں شریفین کے
 علماء کی خدمت مبارک میں پیش فرمائے، علماء حریم شریفین زادہما اللہ شرفاً و کرماتاً
 و علماء مصر و حلب و شام و دمشق نے ان کی تصحیح و تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ
 عقاید صحیح ہیں، ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے، نہ بدعتی اور نہ اہل السنّت و
 الجماعت سے خارج۔ اہل اسلام کی اطلاع کی غرض سے علماء حریم شریفین و مصر و
 حلب و شام و دمشق کی تصدیقات بصورت رسالے بہ المہند علی المفند
 معروف بہ تصدیقات لدفع التظہیسات مع ترجمہ السننے بہ ماضی الشفرتین
 علی خادع اهل الحرمین طبع کرا دیا گیا تاکہ اہل اسلام کو خانصاحب کی ایمانداری
 پوری پوری طرح سے معلوم ہو جاوے، اب اہل ایمان خانصاحب سے دریافت
 فرمادیں کہ آپ نے حسام الحرمین پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ ظالم ہے سب کے
 سب مُرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ آورد

اور غرور اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے، انتہی۔ پھر صفحہ ۲۳ پر ہے، حمد و صلوة کے بعد میں کتابوں کہ یہ مطالعے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے، غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو ان کے پیروہوں جیسے خلیل احمد نسیمی اور اشرف علی وغیرہ، ان کے کفر میں کوئی مشابہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شک نہیں، انتہی۔ اور حضرات علمائے حرمین شریفین و مصر و حلب و شام ان تمام حضرات کو مسلمان اور ان کے جملہ عقائد و عقائد اہل سنت لکھ کر ان کی تصحیح و تصدیق فرماتے ہیں تو اب جناب کے فتویٰ کے موافق یہ تمام حضرات اور جملہ اہل عرب و روم و دمشق و شام و مصر و عراق کیا قطعاً کافر ہو گئے۔ کیا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔ معاذ اللہ العظیم و نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

مسلمانو، یہ ہے خانصاحب کی محبتِ سنت، اور یہ ہیں وہ اہل سنت والجماعت کہ دنیا میں کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا۔ بڑے بڑے کفار جو اسلام کے بٹانے کی تدابیر میں مصروف ہیں۔ خانصاحب نے ایک فتوے سے گویا سب کی مرادیں پوری کر دیں۔ مگر اسلام کا بٹانا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کوئی اپنا منہ دین و دنیا میں کالا کرے مگر آفتابِ اسلام تو قیامت تک تاباں ہی رہے گا۔ چونکہ رئیس فریقہٴ مبتدعہ عالیجناب احمد رضا خانصاحب بریلوی کی حسام الحرمین کی حقیقت منکشف ہو گئی کہ خانصاحب نے جو کچھ لکھا تھا، وہ محض افزائے خالص تھا۔ علماء کرام حضرات دیوبند کو کافر نہ کہے اور ان کے کفر میں کسی طرح شک و تردد و تامل کرے، وہ بھی قطعاً کافر ہے۔ اس لیے اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہو جائے گا کہ علماء حرمین شریفین زاد ہما اللہ شرفاً و تکریمًا

حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرما رہے ہیں۔

پس اب دیکھنا ہے کہ خان صاحب اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علماء دیوبند کے ساتھ تمام علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق سب کی کفر کرتے ہیں کیونکہ تمام علماء حضرات دیوبند کو مسلمان کہتے ہیں اور رد الحسام علی روس اللہام ہو کر حضرات دیوبند ربانی و قبح علامہ بنانے جا رہے ہیں، اب ہم دیکھیں کہ خان صاحب کے پاس کون سی ترکیب اور کرامت ہے جس سے علماء دیوبند تو کافر رہیں اور علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام مسلمان بنے رہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدنی فرمیں کہ علماء تحریر کرتے ہیں کہ یہاں تک کہ آئیے، گمیں اخی العزیز، کہیں شیخ وقت، کہیں مقتدائے امام اور کہیں پیشوے امت۔ چنانچہ تقاریر و تصاویر کے الفاظ سے ناظرین پر واضح ہوگا، اور جو برتے حضرات علماء حرمین شریفین کا بوقت ملاقات جہانی مولانا ممدوح کے ساتھ ہوا ان کی زبانی گفتگو پر جو وقعت و عزت ان حضرات کے قلب میں پیدا اور جوارج سے ظاہر ہوتی، اس کا تو ذکر کیا گیا جائے کہ مصافحہ و معانقہ و انبساط کے علاوہ سلطان و جہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد محترمہ میں مینتہ الرسول کے بیسیوں شہزادوں نے مولانا ممدوح کے تلمذ کو فخر سمجھا، سلسلاتِ نازان ولی اللہی کے علاوہ صحاح کی اجازت حاصل فرما کر مسرور و ملتہج ہوئے۔ وَ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

حق تعالیٰ شانہ کے ان احساناتِ جلید کا ذکر کرنا چونکہ حاسدوں کی کلس بڑھاتا ہے۔ اس لیے تفصیل بیان نہیں کی جاتی۔ منصفانہ نظر سے دیکھنے والے کو یہ رسالہ ہی کافی ہے۔ جس کی جعل نہ ہو دستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے اور ربط و عقدہ نقل عام طور پر بدیہ ناظرین ہے۔ اس وجہ سے عرض ہے کہ جملہ اہل اسلام نہایت اطمینان سے

المہندا اور اس کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حضرات علماء کرام دیوبند کے عقائد بالکل صحیح اہل سنت و الجماعت کے موافق ہیں اور جلد اہل حق علماء ہائی حضرت علماء کے ساتھ ہیں نہ کہ مخالف صاحب کے۔ سو اب کوئی بات ایسی باقی نہیں رہی جس کو اہل بدعات ان حضرات کی طرف منسوب کر کے غیر مقلد یا دہائی کہہ سکیں۔

خانصاحب کا مکر کھل گیا اور ان کی تدابیر کا خاتمہ ہو چکا۔ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

خانصاحب فقط حضرات دیوبند اور خادمانِ سنت ہی کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں۔ ان کے انداز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفسِ اسلام ہی کے دشمن ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو سب کو جہاں پہنچائیں، معلوم ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس دین کا حافظ ہے، اس لیے آسمان کا تھوکا حلق میں آتا ہے اور جو اس شریعتِ نبیٰ میں رخنہ انداز کرنا ہے خود رُو سیاہ اور ذلیل و خوار بنتا ہے۔

چونکہ یہ تمہید ہے رسالہ مہندا کی۔ اس لیے اختصار ملحوظ رکھ کر بقدرِ کفایت درج کر دی گئی ہے۔ ہاں جن صاحبوں کو اس بحث کی تفصیل مطلوب ہو، وہ تشریح الایمان بالسنة والقرآن کو ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں خانصاحب کی عمیاری قدرے مفصل مذکور ہے اور رسائلِ مفضلة ذیل جو خانصاحب کے رد میں لکھے گئے ہیں مطالعہ کریں :

اسکات المعتدی ، قاصمۃ الظہور ، الطین الاغریب ، السہیل علی الجحیل ، الختم علی لسان الخصم۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَحْمَدًا وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا



اے علماء کرام اور سردارانِ عظام! تمہاری
جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت
کی ہے اور چند اوراق اور سائے اس
لائے ہیں کا مطلب غیر زبان ہونے کے
سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔ اس لیے اس
کرتے ہیں، ہمیں حقیقتِ حال اور قول
مراد سے مطلع کرو گے اور ہم تم سے چند
اور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ
کا اہل سنت و الجماعت سے خلافت مشورہ

ایہا العلماء الكرام والجهابذة
العظام قد نسب الي ساحتكم
الكريمة اناس عقائد الوهابية
قالوا با وراق ورسائل لا نعرف
معانيها لاختلاف اللسان فنرجو
ان تخبرونا بحقيقة الحال و
مرادات المقال ونحن نسئلكم
عن امور اشتهر فيها خلاف
الوهابية عن اهل السنة والجماعة

پہلا اور دوسرا سوال

السؤال الاول والثاني

کیا فرماتے ہو، شہدِ حال میں سید الکائنات
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے

«ما قولکم فی شد الرحال الی زیارة
سید الکائنات علیہ افضل الصلوات
والتحیات وعلیٰ آرزو صاحبہا»

۲۹) ای الامرین احب الیکم و افضل
 لدی اکابرکم للزائر هل ینوی
 وقت الاستحالی للزیارة زیارتہ
 علیہ السلام او ینوی المسجد
 ایضاً وقد قال الوهابی ۱۰
 المسافر الی المدینتہ لا ینوی
 الا المسجد النبوی۔

نہا سے نزدیک اور تمہا سے اکابر کے
 نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ
 افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر
 زیارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی
 زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی،
 حالانکہ وہ مجاہد کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ
 کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیے۔

الجواب

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 و منه نسئد العون و التوفیق
 و بیدة ازمة التحقیق۔

حامدًا او مصليًا و مسلمًا
 لیعلم اولاً قبل ان نشع
 فی الجواب انا بحمد الله و مشلخنا
 رضوان الله علیہم اجمعین و
 جمیع طائفتنا و جماعتنا مقلدین
 لقدوة الانام و ذروة الاسلام امام
 الہمام الامام الاعظم ابی حنیفة
 النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی
 الفروع و متبعون للامام الہمام
 ابی الحسن الاشعری و الامام الہمام

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے
 اور اسی سے مدد اور توفیق درکار ہے، اور
 اس کے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں۔
 حمد و صلوة و سلام کے بعد
 اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع
 کریں جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ
 اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروع
 میں مقلد ہیں مقتدائے خلیفہ حضرت امام ہمام
 امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ
 عنہ کے، اور اصول و اعتقادات میں
 پیرو ہیں امام ابو الحسن اشعری اور امام
 ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور

ابن منصور الماتریدی رضی اللہ
 عنہما فی الاعتقاد والاصول و
 منتسبون من طرق الصوفیة
 الی الطریقة العلیة المنسوبة
 الی السادة النفشندیة و
 الطریقة الزکیة المنسوبة
 الی السادة الجشتیة و الی
 الطریقة البہیة المنسوبة الی
 السادة القادریة و الی الطریقة
 المرضیة المنسوبة الی السادة
 السہروردیة رضی اللہ عنہم اجمعین
 ثم ثانیاً انا لا نتکلم بکلام و
 لا نقول قولاً فی الدین الا وعلیہ عندنا
 دلیل من الكتاب او السنة او اجماع
 الامة او قول من ائمة المذهب
 ومع ذلك لا ندعی انا لمبوءون من
 الخطاء والنسیان فی ضللة القلم و
 ذلة اللسان فان ظہر لنا انا اخطانا فی
 قول سواء کان من الاصول او الفروع
 فما یمنعنا الحیاء ان نرجع عنہ و نعلن
 بالرجوع کیف لا و قد رجع ائمتنا رضوان

طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل
 ہے سلسلہ عالیہ حضرات نقشبندیہ اور
 طریقہ زکیہ مشائخ چشت اور سلسلہ بہیہ
 حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہروردیہ
 رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے
 میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی
 دلیل زبور، قرآن مجید کی یا سنت کی، یا
 اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور بائیں
 ہم دعویٰ نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان
 کی لغزش میں سہو و خطا سے مرہا ہیں،
 پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں
 قول میں ہم سے خطا ہوئی، عام ہے کہ
 اصول میں ہو یا فروع میں، اپنی غلطی سے
 رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی

اللہ علیہم فی کثیر من اقوالہم حتی ان
 امام حرم اللہ تعالیٰ المحترم اما منا
 الشافعی رضی اللہ عنہ لم یبق مسئلة
 الاولة فیہا قول جدید والصحابة رضی
 اللہ عنہم رجوعاً فی مسائل الی اقوال
 بعضهم کما لا یخفی علی متتبع الحدیث
 فلو ادعی احد من العلماء انا غلطانی
 حکم فان کان من الاعتقادات فعلیہ
 ان یتبث بنص من ائمة الکلام و
 ان کان من الفرعیات فیلزم ان ینبی
 بینه علی القول الراجح من ائمتنا
 المذاہب فاذا فعل ذلك فلا یمکن
 متان شاء اللہ تعالیٰ الا الحسن القبول
 بالقلب واللسان و زیادة الشکر
 بالجنان و ارکان -

و ثالثاً ان فی اصل اصطلاح
 بلاد الهند کان اطلاق الوہابی علی من
 ترک تقلید الائمة رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 ثم اتسع فیہ وغلب استعمالہ علی من عمل
 بالسنة السنیة و ترک الامور المستحدثة
 الشیعہ و الرسوم القبیحة حتی شاع فی

اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں چنانچہ ہمارے
 ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتر سے
 اقوال میں رجوع ثابت ہے حتیٰ کہ امام حرم
 محترم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ
 ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید قدیم
 نہ ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل
 میں دوسروں کے قول کے جانب رجوع فرمایا
 چنانچہ حدیث کے جمع کرنے والے پر ظاہر ہے
 پس اگر کسی عالم کا دعوے ہے کہ ہم نے کسی حکم
 میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتمادی ہے تو
 اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کرام
 کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی مذہب
 کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کرے
 تو انشاء اللہ جاری طرقت سے غریبی ظاہر ہوگی یعنی دل و
 زبان سے غلطی قبول کرینگے اور قلب اعضائے شکر پر ادا کرینگے

تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی
 کا استعمال اس شخص کے لیے تھا جو ائمہ رضی اللہ
 عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی
 کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر
 عمل کریں اور بدعات سنیہ و رسوم قبیلہ کو چھوڑ
 دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے

بعضی ونواحیہا ان من منع عن سجدة
قبور الاولیاء وطوافہا فہو وہابی بل و
من اظہر حرمة الربوا فہو وہابی وان
کان من اکابر اهل الاسلام وعظماہم
ثم اتسع فیہ حتی صار سباً فلعنہذا الو
قال رجل من اهل الهند لرجل انہ
وہابی فہو لا یدل علی انہ فاسد العقیدۃ
بل یدل علی انہ سنی حنفی عامل بالسنۃ
مجتنب عن البدعۃ خائف من اللہ تعالیٰ
فی اذ تکاب المعصیۃ ولما کان مشاخذنا
رضی اللہ تعالیٰ عنہم یسعون فی احیاء
السنۃ ویسترون فی اخماد نیران
البدعۃ غضب جند ابلیس علیہم وحرّفوا
کلامہم وہبتوہم وافترواعلیہم الا فتروا
ورموہم بالوہابیۃ وحاشاہم عن ذلک
بل وتلك سنۃ اللہ الی سہما فی خواص
اولیائہ كما قال اللہ تعالیٰ فی کتابہ
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
شَیْطٰنِ الْاِنسِ وَالْجِنِّ یوحى بعضهم
الی بعض زخرف القول غرورًا و
لَوْ شَاءَ رَبِّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرَّهُمْ وَمَا

فواج میں یہ مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی
قبور کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کئے
وہ وہابی ہے۔ بلکہ جو سو کی حرمت ظاہر کئے
وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو
اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا،
سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے
تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ
یہ منصفود ہوتا ہے کہ وہ سنی حنفی ہے سنت
پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور محصیہ
کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور پوچھ
ہاتھ سے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجابہ سنت
میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں
مستعد رہتے تھے اس لیے شیطانی لشکر کو
ان پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر
ڈالی اور ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا
اور خطاب ہابیت کے ساتھ تم کیا مگر حاشاکہ
وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے
کہ جو خواص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے
چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے اور
اسی طرح ہم نے ہرنی کے دشمن بنا دیے ہیں
جن و انس کے شیاطین کہ ایک دوسرے کی نظر

يفترون فلما كان ذلك في الانبياء
 صلوات الله عليهم وسلامه وجب
 ان يكون في خلفائهم ومن يقوم
 مقامهم كما قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم نحن معاشر الانبياء
 اشد الناس بلاء ثم الامثل فالامثل
 ليعتو فرحظهم ويكمل لهم اجرهم
 فالذين ابتدعوا البدعات ومالوا
 الى الشهوات واتخذوا اللهم الهوى
 والقوا انفسهم في هاوية الردى
 يفترون علينا الاكاذيب و
 الاباطيل وينسبون الينا الاضاليل
 فاذا نيب الينا في حضرة تكلم قول
 يخالف المذهب فلا تلتفتوا اليه لا
 تظنوا بنا الا خيرا وان اختلف في
 صدوركم فاكتبوا الينا فانا نغيبكم
 بحقيقة الحال والحق من المقال
 فانكم عندنا قطب دائرة الاسلام

جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے، دھوکا کے لیے اور
 (سے ٹھٹھا) اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا
 کام نہ کرتے سوجھوڑو ان کو ان کے افسر اکو،
 پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ رہا
 تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں
 کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سے
 زیادہ مورد بلا ہے، پھر کمال شہ پر کم شہ تاکہ ان کا
 خطا و افرا اور اجر کمال ہو جائے۔ پس مبتدعین اور
 اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب
 مائل ہیں اور جنہوں نے نحو اش نفس کو اپنا منہ
 بنایا ہے اور اپنے آپ کو ہاکت کے گڑھے میں ڈال
 دیا ہے، ہم پر چھوڑے تہان باذیہ اور ہماری شہوات
 گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں جو صاحب کبھی
 آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کے کرتی
 مخالف مذہب قلم بیان کیا کرے تو آپ اس
 کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ جن ظن
 کام میں لائیں اور اگر طبع مبارک میں کوئی غلبان پیدا
 ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات
 کی اطلاع دینگے اس لیے کہ آپ حضرات ہمارے
 نزدیک مرکز و اذرة الاسلام ہیں۔

توضیح الجواب

جواب کی توضیح

عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر
سيد المرسلين (روحی فداه) من
اعظم القربات واهم الثوبات و
انجح لنيل الدرجات بل قربة من
الواجبات وان كان حصوله بشد
الرحال وبذل المهج والاموال و
ينوي وقت الامتثال زيارة عليه
الف تحية وسلام وينوي معها زيارة
مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره
من البقاع والمشاهد الشريفة بل
الاولى ما قال العلامة الهمام ابن
الهمام ان مجرد النية لزيارة قبوه
عليه الصلوة والسلام ثم يحصل له
اذا قدم زيارة المسجد لان في ذلك
زيارة تعظيمه واجلاله صلى الله
عليه وسلم ويوافق قوله صلى الله عليه
وسلم من جاءني زائرا او محملا حيا
الا زيارتي كان حقا على ان اكون
شفيعا له يوم القيمة وكذا انقل عن

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک
زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان)
اعلیٰ اور جبکی قربت اور نہایت ثواب اور سبب
حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے کہ
شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو
اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کیے
اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات
زیارت گاہ ملے متبرکہ کی بھی نیت کرے
بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا
ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کیے
پھر حسب ہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی کی بھی نیت
حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ
ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کے
ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت
کو آیا، کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت
اس کو نہ لانی ہو تو مجھ پر حتیٰ ہے کہ قیامت
کے دن اس کا شفیق بنوں۔ اور ایسا ہی
عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ انھوں

العارف السامی الملاحی انہ افز
 الزیارة عن الحج وهو اقرب الی المہذب
 المحبتین واما ما قالت الوہابیة من
 ان المسافر الی المدینة المنورة علی
 ساکنها الف الف تحیة لاینوی الا المسجد
 الشریف استدلالاً بقوله علیہ الصلوٰۃ و
 السلام لا تشد الرحال الا الی ثلثة مسجدا
 فرود و لان الحدیث لا یدل علی المنع
 اصلاً بل لو تأملہ ذوقہم ناقب لعلم انہ
 بدلالة النص یدل علی الجواز فان العلة
 الّتی استثنیٰ بها المساجد الثلاثة من
 عموم المساجد و البقاع هو فضلها
 المختص بہا و هو مع الزیادة موجود
 فی البقعة الشریفة فان البقعة الشریفة
 و الرحبة المنیفہ الّتی ضم اعضائہ
 صلی اللہ علیہ وسلم افضل مطلقاً حتی
 من العسبة و من العرش و الكرسي
 كما صرح بہ فقہائنا رضی اللہ عنہم
 ولما استثنیٰ المساجد لذلك الفضل
 الخاص فاولیٰ ثم اولیٰ ان یستثنیٰ البقعة
 المبارکة لذلك الفضل العام وقد

نے زیارت کے یحج سے علاحدہ سفر کیا
 اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے
 اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جناب
 سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت
 کرنی چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل
 لانا کہ کجاوے نہ گئے جاویں مگر تین مسجدوں کی
 جانب سو یہ قول مروود ہے اس لیے کہ حدیث
 کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی بلکہ حسب
 فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدالالت النص
 جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت مستثنیٰ
 کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے
 کی قرار پاتی ہے۔ وہ ان مساجد کی فضیلت ہی
 تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ
 شریفہ میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصہ زمین
 جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضا
 مبارکہ کو مس یکمے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل
 ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی بھی
 افضل ہے چنانچہ فقہائے نے اس کی تصریح فرمائی
 ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین
 مسجدیں عموم نہیں سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہ اولیٰ
 ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو

صرح بالمسئلة كما ذكرناه بل باجسط
منها شيخنا العلامة شمس العلماء العالمين
مولانا رشيد احمد الجنجوهي قدس
الله سره العزيز في رسالته زبدة المناسك
في فضل زيارة المدينة المنورة وقد
طبعت مراراً و ايضاً في هذا المبحث
الشريف رساله لشيخ مشائخنا مولانا
المفتي صدر الدين الدهلوي قدس
الله سره العزيز اقام فيها الطاعة الكبرى
على الوهابية ومن وافقهم اتى ببراهين
قاطعة وحج ساطعة سماها احسن المقال
في شرح حديث لا تشد الرحال طبعت
واشتهرت فليراجع اليها والله تعالى اعلم

ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ
بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ
شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی
قدس سرہ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی
فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے، جو
بار بار طبع ہو چکا ہے نیز اسی جمعیت میں ہمارے
شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ
کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولانا
نے دبابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت لگائی
دی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام
احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال ہے
وہ طبع ہو کر مشہور ہو چکا ہے، اس کی طرف
رجوع کرنا چاہیے۔

السؤال الثالث والرابع

۳- هل للرجل ان يتوسل في دعواته
بالنبي صلى الله عليه وسلم بعد الوفاة
ام لا ؟
۴- يجوز التوسل عندكم بالسلف
الصلحاء من الانبياء والصدّيقين

تفسیر اور چوتھا سوال

کیا وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا توسل ایسا دعاؤں میں جائز ہے
یا نہیں ؟
تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین
اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز

والشهداء واولیاء رب العظیمین ام لا؟ ہے یا ناجائز؟

الجواب

جواب

عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسل
في الدعوات بالانبياء والصلحاء من
الاولياء والشهداء والصدّيقين في
حيوتهم وبعد وفاتهم بان يقول في
دعائه اللهم اني اتوسل اليك بفلان
ان تجيب دعوتي وتقضى حاجتي لى
غير ذللى كما صرح به شيخنا ومولانا
الشاہ محمد اسحق الدہلوی ثم
المہاجر المکی ثم بیئنه فی فتاواه شیخنا
ومولانا رشید احمد الکنگوهی رحمۃ
اللہ علیہما وفي هذا الزمان ساعة
مستفیضة بایدی الناس وهذه
المسئلة مذکورة علی صفحہ ۹۳ من
الجلد الاول منها فلیراجع الیہا من شاء

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک
دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شهداء
و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ ان کی حیات
میں یا بعد وفات، ایسے طور کہ کیسے یا اللہ ہی
یو سیدہ ظال بزرگ کے شجر سے دعا کی
قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں انہی
جیسے اور کلمات کیسے چنانچہ اس کی تصریح
فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق
دہلوی ثم المکی نے، پھر مولانا رشید احمد کنگوهی
نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے
جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود
ہے، اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے
صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے۔ جس کا جی چاہے
دیکھ لے۔

السؤال الخامس

پانچواں سوال

ما قولکم فی حیوة النبی علیہ الصلوٰۃ
کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام فی قبرہ الشریف هل ذلک امر
مخصوص بہ ام مثل سائر المومنین
رحمۃ اللہ علیہم حیوتہ برزخیہ -

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة
صلى الله عليه وسلم حياً في قبره الشريف
وحیوتہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیویہ
من غیر تکلیف وہی مختصہ بہ
صلى الله عليه وسلم وبجميع الانبياء
صلوات الله عليهم والشهداء لابرز
كما هي حاصله لسائر المومنين بل
لجميع الناس كما نص عليه العلامة
السیوطی فی رسالته انباء الاذکیاء
بحیوة الانبیاء حیث قال قال الشیخ
تقی الدین السبکی حیوة الانبیاء و
الشهداء فی القبر کحیوتہم فی الدنیا
ویشهد لہ صلوة موسی علیہ السلام
فی قبرہ فان الصلوة تستدعی جسدک
حیا الی آخر ما قال فتبت بهذا ان
حیوتہ دنیویہ برزخیہ لکونہا فی عالم

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے
ز نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک
میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے
بلا تکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے
آں حضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور
کے ساتھ برزخی نہیں ہے، جو حاصل ہے تمام
مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی
نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیاء بحیوة الانبیاء"
میں تفریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ
علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء
و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا
میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں
نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ
جسم کو چاہتی ہے۔ الخ پس اس سے ثابت
ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی
ہے اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم

برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا
محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مباحث میں
ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور
اندر کئی طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں
شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام آب حیات
ہے۔

البرزخ و لشیخنا شمس الاسلام و
الدین محمد قاسم العلوم علی
المستفیدین قدس اللہ سرہ العزیز
فی هذه المباحث رسالة مستقلة
دقیقة المأخذ بدیعة المسلك لم
یرمثلها قد طبعت و شاعت فی الناس
واسمها آب حیات ای ماء الحیوة

چھٹا سوال

السؤال السادس

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو
یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے
کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کہ حق تعالیٰ
سے دعا مانگے۔

هل للداعي في المسجد النبوي ان
يجعل وجهه الى القبر المنيف يستل
من المولى الجليل بتوسلا بنبيه
الفخيم النبيل۔

جواب

الجواب

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ظاہر
علی قاری نے مسلک منقسط میں ذکر کیا ہے
فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ
ابواللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سرحدی
وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کفنہ والے

اختلف الفقهاء في ذلك كما ذكره
المؤلف على القاري رحمه الله تعالى
في المسلك والمنقسط فقال ثم
اعلم انه ذكر بعض مشائخنا كابن
الليث ومن تبعه كالكرمانی والسروجی

انه يعق الزائر مستقبل القبلة كذا
 رواه الحسن عن ابي حنيفة مرضى
 الله عنهما ثم نقل عن ابن الهمام
 بان ما نقل عن ابي الليث مردود
 بما روى ابو حنيفة عن ابن عمر
 مرضى الله عنه انه قال من السنة
 ان تأتي قبر رسول الله صلى الله عليه
 وسلم فتستقبل القبر بوجهك ثم
 تقول "السلام عليك ايها النبي و
 رحمة الله وبركاته ثم ايد برواية
 اخرى اخرجها مجد الدين اللغوي
 عن ابن المبارك قال سمعت ابا حنيفة
 يقول قدم ابو ايوب السخيتاني وانا
 بالمدينة فقلت لا نظرون ما يصنع
 فجعل ظهره مما يلي القبلة ووجهه
 مما يلي وجه رسول الله صلى الله
 عليه وسلم وبكى غير متباك فقام
 مقام فقيه ثم قال العلامة القاري
 بعد نقله وفيه تنبيه على ان هذا
 هو مختار الامام بعدما كان مترددا
 في مقام السرام ثم اجمع بين الرويتين

کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے جیسا
 کہ امام حسن نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
 روایت کی ہے۔ اس کے بعد ابن ہمام سے
 نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نامقبول
 ہے۔ اس لیے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت
 ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ
 سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر جاؤ
 ہو تو قبر مطہر کی طرف منہ کر کے اس طرح کہ
 آپ پر سلام نازل ہوئے نبی اور اللہ تعالیٰ کی
 رحمت و برکات نازل ہوں پھر اس کی تائید میں
 دوسری روایت لائے ہیں جس کو عبدالمعین لغوی
 ابن المبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں
 نے امام ابو حنیفہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب
 ابویوب سخیتانی طہیزہ منورہ میں آئے تو میں
 میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا یہ کیا کرتے ہیں
 سوا انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف اپنا منہ
 کیا اور بلا تعین روئے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام
 کیا پھر اس کو نقل کر کے علامہ قاری فرماتے
 ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب
 کی پسند کردہ ہے۔ ان پہلے ان کو تڑو تھا پھر علامہ

ممكن الخ كلام الشريف فظهر بهذا
انه يجوز كلا الامرين لكن المختار
ان يستقبل وقت الزيارة مما يلي وجه
الشريف صلى الله عليه وسلم وهو المأخوذ
به عندنا وعليه عملنا و عمل عشائنا و
هكذا الحكم في الدعاء كما روى عن
مالك رحمه الله تعالى لما سأل بعض الخلفاء
وقد صرح به مولانا الكنگوهي في رسالته
زبدة المناسك واما مسألة التوسل
فقد مرت في نسخة ۳، ص ۶

نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن
ہے الخ۔ غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں
صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے
وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا
چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور
اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور
یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالک سے
مروی ہے جبکہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے مسئلہ
درافیت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا کنگوهی نے
رسالہ زبده المناسک میں کر چکے ہیں اور دونوں
مسئلہ ابھی صفحہ ۶، ۷ میں گزر چکا ہے

ساتواں سوال

السؤال السابع

کیا فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر کثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر
اوراد کے پڑھنے کی بابت۔

ما قولکم فی تکثیر الصلوة علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وقراءة دلائل
الخیرات والاوراد۔

جواب

الجواب

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر
درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب

يستحب عندنا تكثير الصلوة علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وهو من امر حمی

الطاعات واحب الهندويات سواء كان
بقراءة الدلائل والادوارد الصلواتية
المولفة في ذلك او غيرها ولكن الا
فضل عندنا ما صح بلفظه صلى الله عليه
وسلم ولو صلى بغير ما ورد عنه صلى الله
عليه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق
بشارة من صلى على صلوة صلى الله
عليه عشر او كان شيخنا العلامة الكنگوی
يقول الدلائل وكذلك المشايخ الاخر
من ساداتنا وقد كتب في ارشاداته
مولانا و مرشدنا قطب العالم حضرة
الحاج امداد الله قدس الله سره العزيز
وامر اصحابه بان بخبروه وكانوا يروون
الدلائل رواية وكان يجيز اصحابه
بالدلائل مولانا الكنگوی رحمة الله
عليه

اجرو ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھے
کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلف کی
تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک
وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے
منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے
خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جاگا
کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حتیٰ تراب
اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے
شیخ حضرت مولانا کنگوی قدس سرہ اور دیگر
مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے۔
اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شہ
مجاہد کی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں
تحریر فرمایا کہ مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل
کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ
دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا کنگوی بھی
اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

السؤال الثامن والتاسع والعاشر اطحوا نوا اور سوال سوال

تمام اصل و فروع میں چاروں ناموں میں سے
کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے نہیں؟

هل يصح لرجل ان يقلد احد امن الامة
الاربعة في جميع الاصول والفروع ام

لا وعلی تقدیر الصحتہ هل هو مستحب
ام واجب ومن تقلدون من الائمة
فروعاً و اصولاً۔

اور اگر درست ہے تو مستحب ہے، یا
واجب، اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

الجواب

جواب

لا بد للرجل في هذا الزمان ان يقلد
احدا من الائمة الاربعة رضی اللہ
تعالی عنہم بل يجب فان اجرنا كثيرا
ان مال ترك تقليد الائمة واتباع
رای نفسه و هو لها السقوط في حفرة
الاحقاد والذندقة اعاذنا الله منها و
لاجل ذلك نحن ومشائختنا مقلدون
في الاصول والفروع لامام المسلمين
ابي حنيفة رضی اللہ تعالی عنہ اماننا
الله عليه وحشرنا في زمرة و لمشائختنا
في ذلك تصانيف عديدة شاعت
واشتهرت في الافان۔

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ
چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید
جائزے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا
ہے کہ اللہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس
کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے
میں جا کرنا ہے۔ اللہ نپاہ میں رکھے اور اب
ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع
امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں
خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اور اسی
زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس سبب میں ہمارے
مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں شہرہ
شائع ہو چکی ہیں۔

السؤال الحادى عشر

گیارہواں سوال

وهل يجوز عندكم الاستعمال بالاشغال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے

الصوفية وبيعتهم وهل تقولون بجمعة
وصول الفيوض الباطنية عن صدور
الأكابر وقبورهم وهل يستفيد أهل
السلوك من روحانية المشايخ الأجلال

الجواب

يستحب عندنا إذا فرغ الإنسان من
تصحيح العقائد وتحصيل المسائل الضرورية
من الشرع أن يبایع شيخاً راسخ القدم
في الشريعة زاهداً في الدنيا راعياً في الآخرة
قد قطع عقبات النفس وتمرن في
المنجيات وتبتل عن المهكات كاملاً
مكماً ويضع يده في يده ويحبس
نظرة في نظره ويشغل باشتغال
الصوفية من الذكر والفكر والغناء الكلي
فيه ويكتسب النسبة التي هي النعمة
العظمى والغنيمة الكبرى وهي المعبر
عنها بلسان الشرع بالأحسان وأما من
لم يتيسر له ذلك ولم يقدر له ما هكذا
فيكفيه الأتلاك بسلكهم الاعتراض
في حوزتهم فقد قال رسول الله صلى

جواب

بيعت بمونا تمنا سے نزدیک جائز اور اکابر کے
سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہنچنے کے
تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے
اہل سلوک کو نفع پہنچتا ہے یا نہیں۔

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد
کی درستی اور شرع کے مسائل ضروری کی تجسس
سے فارغ ہو جاوے تو ایسے شیخ سے بیعت کرے
جو شریعت میں راسخ القدم ہو، دنیا سے بے رغبت
ہو، آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کر
چکا ہو، شوگر ہو نہجات دہندہ اعمال کا اور علم
ہو تباہ کن افعال سے خود بھی کامل ہو دو مشور
کو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ
دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں مقصور رکھے اور صوفیہ
کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا تام کے
ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب عنایت
عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان
کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ
ہو اور یہاں تک پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ
میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب
اولئك قوم لا يشقى جليسهم ثم بحمد
الله تعالى وحسن انعامه نحن مشاكخنا
قد دخلوا في بيعتهم واشتغلوا باشتغالهم
وقصدوا الارشاد والتلقين والحمل لله
على ذلك واما الاستفادة من روحانية
المشاكخ الاجلّة ووصول الفيوض
الباطنية من صدورهم او قبورهم
فيصع على الطريقة المعروفة في اهلها
وخواصها لاسبابها هوشائع في العوام

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے
ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے
لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا
اور سجدہ اللہ ہم اور ہمارے مشاکخ ان حضرات کی
بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شغل
اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں واللہ
علیٰ ذلک، اب رہا مشاکخ کی روحانیت سے
استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے
فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے
اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طریق سے
جو عوام میں رائج ہے۔

بارھواں سوال

السؤال الثاني عشر

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا سلازل
کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام
لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور
سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے
بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف
اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا کیا
مشرک ہے؟

قد كان محمد بن عبد الوهاب
النجدى يستحل دماء المسلمين
واموالهم واعراضهم وكان ينسب
الناس كلهم الى الشرك ويسب
السلف فكيف ترون ذلك وهل
تجاوزون تكفير السلف والمسلمين
واهل القبلة ام كيف مشركم؟

الجواب

جواب

الحکم عندنا فیہم ما قال صاحب الدر المختار وخارج ہم قوم لهم منعة خرجوا علیه بتاویل یرون انه علی باطل کفرا ومعصیة توجب قتاله بتاویلهم یدستحلون دماءنا و اموالنا ویسبون نسائنا الی ان قال وحکمهم حکم البغاة ثم قال و انما لم نکفرهم لکونه عن تاویل وان کان باطلا۔ وقال الشامی فی حاشیته کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوهاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین و کانوا ینتقلون مذهب الحنابلة لکنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون و ان من خالف اعتقادهم مشرکون و استباحوا بذلک قتل اهل السنة و قتل علماءهم حتی کسر الله شوکهم ثم اقول لیس هو ولا احد من اتباعه و شیعتہ من مشائخنا فی سلسلة من سلاسل العلم من الفقه

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو مٹانے سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں آگے فرماتے ہیں، ان کا حکم باغیوں کا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی ہے اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر تغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شکست توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد الوہاب

والحدیث والتفسیر والتصووت واما
استحلال دماء المسلمین و اموالهم و
اعراضهم فاما ان یکون بغیر حق او
بمحق فان کان بغیر حق فاما ان یکون
من غیر تاویل فکفر و خروج عن
الاسلام و ان کان بتاویل لایسوع
فی الشرع ففسق و اما ان کان بمحق
فجائز بل واجب و اما تکفیر السلف
من المسلمین فخاصا ان نکفر احدا
منهم بل هو عندنا رفض و ابتداء
فی الدین و تکفیر اهل القبلة من
المبتدعین فلا نکفرهم بالکفر و
حکما ضروریا من ضروریات الدین
فاذا ثبت انکار امر ضروری من الدین
نکفرهم و محتاط فیہ و هذا دأبنا و
دأب مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ

اس کا تائید کوئی شخص بھی بہا کرتے کسی سلسلہ شائع
میں نہیں نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ
میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان
مال و آبرو کا حلال سمجھنا۔ سو یا ناحق ہو گا یا حق۔
پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہو گا جو کفر اور
خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اور اگر ایسی تاویل
سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے، اور
اگر حق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی
سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو جاشا ہم
میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ
فصل بہائے نزدیک رفض اور دین میل تشریح
ہے ہم تو ان عقیدوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں
تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں
کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی
ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے
اور احتیاط کریں گے یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے
جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السؤال الثالث عشر والرابع عشر تیرہواں اور چوہواں سوال

ما قولکم فی امثال قولہ تعالیٰ الرحمن کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ

رحمن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری
تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا
رائے ہے؟

على العرش استوى هل يجوزون
اثبات جهة ومكان للبارى تعالى
ام كيف راىكم فيه؟

جواب

الجواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے
کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت کے کھٹ
منہیں کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و
تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و
حدوث کی علامات سے برتر ہے جیسا کہ پہلے
مقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین
اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و
شرع کے اعتبار سے جائز تاویلین فرمائی ہیں
تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے
مراد قلب ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی
ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت و مکان کا
اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے
اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور
جملہ علاماتِ حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

قولنا فى امثال تلك الايات انا نؤمن
بها ولا يقال كيف ونؤمن بالله سبحانه
وتعالى متعال ومنزه عن صفات
المخلوقين وعن سمات النقص و
الحدوث كما هو راي قدمائنا. واما
ما قال المتأخرون من ائمتنا فى تلك
الآيات يا ولونها بتاويلات صحيحة
سائغة فى اللغة والشرع بانه يمكن ان
يكون المراد من الاستواء الاستيلاء
ومن اليد القدرة الى غير ذلك تقريباً
الى افهام القاصرين فحق ايضاً عندنا
واما الجهة والمكان فلا يجوز اثباتهما
له تعالى ونقول انه تعالى منزه و متعال
عنهما وعن جميع سمات الحدوث.

پندرھواں سوال

السؤال الخامس عشر

کیا تمھاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی
کوئی افضل ہے؟

هل ترون احدا افضل من النبي
صلى الله عليه وسلم من الكائنات؟

جواب

الجواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا
و مولانا و جمیعنا و شفیعینا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ
کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ
سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے
برابر تو کیا، قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ سرور
ہیں جملہ نبیاء اور رسل کے اور خاتم ہیں
سائے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ انصوص سے
ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی
دین و ایمان۔ اسی کی تصریح ہمارے مشائخ
بہتیری تصانیف میں کی چکے ہیں۔

اعتقادنا و اعتقاد مشائخنا ان
سیدنا و مولانا جیبینا و شفیعینا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم افضل الخلائق كافة و خیرهم
عند الله تعالى لا یساوہ احد بل و
لا یدانیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرب
من الله تعالى و المنزلة الرفیعة عنده
و هو سید الانبیاء و المرسلین و خاتم
الاصفیاء و النبیین كما ثبت بالنصوص
و هو الذی نعتقده و ندین الله تعالى
به و قد صرح به مشائخنا فی غیر ما
تصنیف۔

السؤال السادس عشر

سولھواں سوال

اتجوزون وجود نبی بعد النبی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام وهو خاتم
 النبیین وقد تواتر معنی قوله علیہ
 السلام لا نبی بعدی وامثاله و
 علیہ انعقد الاجماع وکیف
 رایکم فیمن جوز وقوع ذلك مع
 وجود هذه النصوص وهل
 قال احد منکم او من اکابرکم
 ذلك -

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین
 ہیں اور معنایاً درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے آپ
 کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس
 پر اجماع امت معتقد ہو چکا ہے اور جو شخص
 باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے
 اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا
 میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے
 ایسا کہا ہے۔

الجواب

جواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان
 سیدنا و مولانا وحبیبنا وشفیعنا
 محمد ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 خاتم النبیین لا نبی بعدہ كما قال
 اللہ تبارک و تعالیٰ فی کتابہ ولكن
 رسول اللہ و خاتم النبیین وثبت
 بأحادیث کثیرة متواترة المعنی و
 بأجماع الامم و حاشا ان یقول احد

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ
 ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد
 کوئی نبی نہیں ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی
 کتاب میں فرمایا ہے۔ لیکن محمد اللہ کے
 رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے
 بکثرت حدیثوں سے جو معنایاً درجہ تواتر تک پہنچ
 گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ

مناخلاف ذلك فانه من انكر ذلك فهو عندنا كافر لانه منكر للنص القطعي الصريح نعم شيخنا ومولانا سيده الاذكياء المدققين المولوى محمد قاسم النانوتوى رحمه الله تعالى اتى بدقة نظره تدقيقا بديعا اكمل خاتميته على وجه الكمال واتمها على وجه التمام فانه رحمه الله تعالى قال فى رسالته المسماة بتحذير الناس ما حاصله ان الخاتمية جنس تحتها نوعان احدهما خاتمية زمانية وهو ان يكون زمان نبوته صلى الله عليه وسلم متاخرا من زمان نبوة جميع الانبياء ويكون خاتما لنبوتهم بالزمان والثانى خاتمية ذاتية وهى ان يكون نفس نبوته صلى الله عليه وسلم ختمت بها وانتهت اليها نبوة جميع الانبياء وكما انه صلى الله عليه وسلم خاتم النبیین بالزمان كذلك هو صلعم خاتم النبیین بالذات فان كل ما بالعرض يختم على ما بالذات وينتهى اليه ولا استعدادا ولما كان نبوته

ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا بلکہ ہمارے شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی وقت نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو کامل و تام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس میں بیان فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جنس کے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتهی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات

صلى الله عليه وسلم بالذات ونبوة
 سائر الانبياء بالعرض لان نبوتهم
 عليهم السلام بواسطة نبوته صلى الله
 عليه وسلم وهو الفرد الاكمل الواجب
 الوجود قطب دائرة النبوة والرسالة
 واسطة عقدها فهو خاتم النبيين
 ذاتا وزمانا وليس خاتمية صلى الله
 عليه وسلم منحصرة في الخاتمية
 الزمانية فانه ليس كبيرة فضل
 ولا زيادة رفعة ان يكون زمانه
 صلى الله عليه وسلم متاخرا من زمان
 الانبياء قبله بل السيادة الكاملة و
 الرفعة البالغة والمجد الباهر و
 الفخر الزاهر تبلغ غايتها اذا كان
 خاتمته صلى الله عليه وسلم ذاتا و
 زمانا واما اذا اقتصر على الخاتمية
 الزمانية فلا تبلغ سيادته ورفعته صلى
 الله عليه وسلم كما لمها ولا يحصل له
 الفضل بكليته وجامعيته وهذا
 تدقيق منه رحمه الله تعالى ظهره
 في مكاشفات في اعظام شانها و

ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض
 اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت
 کے واسطے سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل الوجود
 اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقدہ
 نبوت کے واسطے ہیں پس آپ خاتم النبیین
 ہوئے ذاتا بھی اور زمانا بھی اور آپ کی نبوت
 صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے
 کہ یہ کوئی طبری فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء
 سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کاہلی
 سرداری اور غایت رفعت اور انتہا و جلال
 کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جبکہ آپ کی
 خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے
 ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء
 ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ
 کمال کر پھینگی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل
 کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و
 رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا
 کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے
 متقدمین اور اذکیار متبحرین میں سے کسی کا
 ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھومنا۔

اجلال برہانہ و تفضیلہ و تبجیلہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کہا حقیقہ المحققون
 من سادات العلماء کا شیخ اکبر و
 التقی السبکی و قطب العالم الشیخ
 عبد القدوس الکنگوسی رحمہم اللہ
 تعالیٰ لم یجزم حول سر اوقات ساختہ
 فیما نظن و نری ذہن کثیر من العلماء
 المتقدمین و الاذکیاء المتبحرین و
 هو عند المبتدعین من اهل الهند
 کفر و ضلال و یوسوسون الی اتباعہم
 و اولیائہم انه انکار کما تمیذہ صلی اللہ
 علیہ وسلم۔ فہیہات و ہیہات و
 لعمر بے انه لا فری الفری و اعظم زور
 و بہتان بلا امتراء ما حاصلہم علی
 ذلك الا الحقد و الشجناء و الحسد
 و البغضاء لاهل اللہ تعالیٰ و خواص
 عبادہ و كذلك جرت السنۃ الالہیۃ
 فی انبیائہ و اولیائہ۔

ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک
 کفر و ضلال بن گیا۔
 یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین
 کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے
 کا اثنا رہے۔ افسوس، صد افسوس! قسم
 ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پر لے درجہ کا
 افتراء ہے اور بڑا بھڑٹ و بہتان ہے
 جس کا باعث محض کینہ و عداوت و بے
 ہے۔ اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے
 ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے
 انبیاء اور اولیاء میں۔

سترہواں سوال

السؤال السابع عشر

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ

هل تقولون ان النبي صلى الله عليه

وسلم لايفضل علينا الا كفضل
الاخ الاكبر على الاخ الاصغر لا غير
وهل كتب احد منكم هذا المضمون
في كتاب -

الجواب

ليس احد منا ولا من اسلافنا
الكرام معتقدا بهذا البتة ولا نظن
شخصاً من ضعفاء الایمان ايضاً
يتفوه بمثل هذه الخرافات ومن
يقول ان النبي عليه السلام ليس له
فضل علينا الا كما يفضل الاخ الاكبر
على الاصغر فنعقد في حقه انه
خارج عن دائرة الایمان وقد
صرحت تصانيف جميع الاكابر
من اسلافنا بخلاف ذلك وقد بنوا
وصرحوا وحرروا وجوه فضائله
واحساناته عليه السلام علينا معشر
الامة بوجوه عديدة بحيث لا يمكن
اثبات مثل بعض تلك الوجوه لشخص
من الخلاق فضلاً عن جملتها وان

صلى الله عليه وسلم كرسيم پر ایسی فضیلت
ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر
ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی
کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔

جواب

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی
یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی
ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے
نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم پر سب اتنی ہی فضیلت ہے
جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے
تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ
ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ
اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہمیہ کا
خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات
اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح اس
قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو
کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص
کے لیے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص

ایسے و اہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے
بزرگوں پر بتان باندھے وہ بے اصل ہے اور
اس کی طرف توجہ بھی مناسب نہیں۔ اس لیے
کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات
سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سرور اور
سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے
جس میں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور
باوجود اس کے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات
ہماری جانب منسوب کرے تو اسے ہماری
تصنیفات میں موقع و محل بتانا چاہیے تاکہ
ہم ہر سمجھدار و منصف پر اس کی جہالت و غیبی
اور الحاد و بد دینی ظاہر کریں۔

افتري احد بمثل هذه الخرافات
الواہية علينا وعلى اسلافنا فلا
اصل له ولا ينبغي ان يلتفت اليه
اصلا فان كونه عليه السلام افضل
البشر قاطبة و اشرف الخلق كافة و
سيادته عليه السلام على المرسلين
جميعا و امامته النبيين من الامور
القطعية التي لا يمكن لادنى مسلم
ان يتردد فيه اصلا و مع هذا ان
نسب الينا احد من امثال هذه
الخرافات فليبين محله من تصانيفنا حتى
نظهر على كل منصف فهميم جهالة
وسوء فهمه مع الحادة وسوء تدبيره
بحوله تعالى وقوته القوية۔

اٹھارھواں سوال

السؤال الثامن عشر

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف
احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہ
کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار و
حکمتائے الہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم
عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق

هل تقولون ان علم النبي علي
السلام مقتصر على الاحكام الشرعية
فقط ام اعطى علوماً متعلقة بالذات
والصفات والافعال للباري عز اسمه
والاسرار الخفية والحكم الالهية و

میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

غير ذلك مما لم يصل الي سرادقات عمله
احد من الخلائق كما لنا من كان

جواب

الجواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے
ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی
مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کی
ذات صفات اور تشریحات یعنی احکام عملیہ
حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ
وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی
ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب نہ
اور نہ نبی رسول اور بیشک آپ کو اولین و
آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل
عظیم ہے، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ
کو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونے والے
واقعات میں سے ہر ہر جزئی کی اطلاع و حکم ہو کہ
اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدہ شریف سے غائب
رہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق
سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے
اگر چہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی
سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ

نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان
سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعلم الخلق قاطبة بالعلوم المتعلقة
بالذات والصفات والتشریعات من
الاحکام العملیة والحکم النظریة و
الحقائق الحقہ والاسرار الخفیة
وغیرها من العلوم ما لم یصل الی
سرادقات ساحته احد من الخلائق
لا ملک مقرب ولا نبی مرسل ولقد
اعطی علم الاولین والآخرین وكان
فضل اللہ علیہ عظیما ولكن لا یلزم
من ذلك علم كل جزئی جزئی من الامور
الحادثة فی كل ان من اوانه الزمان
حتى یضر غیوبة بعضها عن مشاهدته
الشریفة ومعرفة المنیفة باعلیته
علیه السلام ووسعته فی العلوم وفضله
فی المعارف علی كافة الانام وان اطلع

عليها بعض من سواه من الخلاق و
الباد كما لم يضر بأعلمية سليمان عليه
السلام غيبوبة ما اطلع عليه الهدى من
عجائب الحوادث حيث يقول في القرآن قال
إِنِّي أَحَطُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِنْ
سَبَأٍ بِنَبَأٍ يَقِينٍ

مجیدہ مخفی رہا کہ جس سے بد مذکورہ کو انکا ہی ہوتی اس
سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقص
نہیں آیا چنانچہ بد مذکورہ کہتی ہے کہ میں نے ایسی
خبر پائی جس کی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سب
میں سے میں ایک ہی خبر لے کر آئی ہوں۔

انیسواں سوال

السؤال التاسع عشر

کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سب
الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ
مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنے
کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو
اس کا حکم کیا ہے؟

اترون ان ابليس للعين اعلم من
سيد الكائنات عليه السلام و اوسع
علمانه مطلقا وهل كتبتم ذلك في تصنيف
ما تحكمون على من اعتقد ذلك -

جواب

الجواب

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام
کا علم حکم و امر اور وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی
مملوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ
جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے
اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حفا

قد سبق منا تحرير هذه المسئلة ان
النبى عليه السلام اعلم الخلق على
الاطلاق بالعلوم والحكم والاسرار وغيرها
من ملكوت الافاق و نتيقن ان مقال
ان فلانا اعلم من النبى عليه السلام

فقد كفر وقد افتى مشائخنا بتكفير
من قال ان ابليس اللعين اعلم من النبي
عليه السلام فكيف يمكن ان توجد هذه
المسئلة في تاليف ما من كتبنا غير انه
غيبوبة بعض الحوادث الجزئية الحقيرة
عن النبي عليه السلام لعدم التقاطه اليه
لا نورت نقبها ما في اعلميته عليه السلام
بعد ما ثبت انه اعلم المخلوق بالعلوم
الشريفة الاثقة عنصبة الاعلى كما لا
يورث الاطلاع على اكثر تلك الحوادث
الحقيرة لشدة التقاط ابليس اليها شرفا
وكما اعلميا فيه فانه ليس عليها مدار
الفضل والكمال ومن ههنا لا يصح ان
يقال ان ابليس اعلم من سيدنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما لا يصح ان يقال
لصبي علم بعض الجزئيات انه اعلم من
عالم متبحر محقق في العلوم والفنون الذي
غابت عنه تلك الجزئيات ولقد تلونا
عليك قصة الهدد مع سليمان علي
نبينا وعليه السلام وقوله اِنِّي اَحَطُّ
بِمَا لَمْ يَحْطُ بِهِ وداوود الحديث و

اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔
جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام
زیادہ ہے پھر ہلکا ہمارے کسی تصنیف میں یہ سئلہ
کہاں پایا جاسکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر
کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس
کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں
کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا جبکہ ثابت ہو
چکا کہ آپ ان شریفین علوم میں جو آپ کے منصب
اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے
ہوتے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثہ
کی شدت التقاط کے سبب اطلاع مل جانے سے
اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل
نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے
اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے
پرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچے کو جسے کسی جزئی
کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلان
بچے کا علم اس متبحر و محقق مولوی سے زیادہ ہے جس
کو چند علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں
اور ہم بد بھد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے سنا پیش
آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں

دفاتر التفاسیر مشخونه بنظائرھا المتکاثرۃ
 المشتهرة بین الانام وقد اتفق الحكماء
 علی ان افلاطون وجالینوس واماثلھا
 من اعلم الاطباء بکیفیات الادویة و
 احوالھا مع علم ہم ان دیدان النجاسة
 اعرف باحوال النجاسة وذوقھا وکیفیاتھا
 فلم تضر عدم معرفة افلاطون وجالینوس
 هذه الاحوال الردیة فی علمیتھا ولم
 یرض احد من العقلاء و المحققین بان یقول
 ان الادیان اعلم من افلاطون مع انها
 اوسع علما من افلاطون باحوال النجاسة
 ومبتدعة دیارنا یشبتون للذات الشرفیة
 النبویة علیھا الف الف تحیة و سلام
 جمیع علوم الاسافل الارازل والااضل
 الاحکام قائلین انه علیہ السلام لما کان
 افضل الخلق كافة فلا بد ان یمتوی علی
 علومهم جمیعھا کل جزئی جزئی و کل کل و نحن
 انکرنا اثبات هذا الامر بهذا القیاس
 الفاسدة بغير نص من النصوص المعتدۃ
 بها الا ترى ان کل مو من افضل و اشرف
 من ابلیس فیلم علی هذا القیاس ان یكون

کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کہ تب
 حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز
 حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس
 وغیرہ بڑے طبیب ہیں جن کو وہ اول کی کیفیت و
 حالات کا بہت زیادہ علم ہے۔ حالانکہ یہ بھی معلوم
 ہے کہ نجاست کے کیرے نجاست کی حالتوں اور
 اور نرے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں اور
 افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالت سے ناواقف
 ہونا ان کے علم ہونے کو مضرب نہیں اور کوئی عقلمند
 بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر رضی نہ ہوگا کہ کیروں کا علم
 افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے
 احوال سے افلاطون کی نسبت زیادہ واقف ہونا
 یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور
 کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شریفی ادنیٰ
 و اعلیٰ و افضل علوم ثابت کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں
 کہ جب آنحضرت ساری مخلوق سے افضل ہیں تو
 ضرور سب ہی کے علوم جننی ہوں یا کلمی یا آپ کو
 معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے
 محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلمی و جننی
 کے ثبوت کا انکار کیا۔ فرما خود تو فرمائیے کہ ہر مسلمان
 کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے پس اس قیاس

كل شخص من احاد الامة حاويا على علوم
 ابليس ويلزم على ذلك ان يكون سليمان
 على نبينا وعليه السلام عالما بما علمه
 الهدى الهدى وان يكون افلاطون جاليتوس
 معارفهم جميع معارف الديان واللوازم
 باطلة باسرها كما هو المشاهد وهذا
 خلاصة ما قلناه في البراهين القاطعة
 لعروق الاغبياء المارقين القاصمة لعنا
 الدجاجلة المفترين فلم يكن بختنا فيه الا
 عن بعض الجزئيات المستحدثة ومن اجل
 ذلك اتينا فيه بلفظ الاشارة حتى تدل
 ان المقصود بالنفي والاثبات هنالك
 تلك الجزئيات لا غير لكن المفسدين
 يحرفون الكلام ولا يخافون محاسبة
 السلك العلم وانا جازمون ان من قال
 ان فلانا اعلم من النبي عليه السلام فهو
 كافر كما صرح به غير واحد من علمائنا
 الكرام ومن افترى علينا بغير ما ذكرناه فليحبه
 بالبرهان خائف عن مناقشة السلك
 الديان والله على نقول وكيل -

کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے
 ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو، اور لازم آئے گا کہ حضرت
 سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہم
 نے جانا اور افلاطون و جالیتوس واقف ہوں
 کیوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم
 باطل میں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے یہ ہمارے
 قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا
 ہے جس نے کند ذہن بدذہنوں کی رگیں کاٹ
 دیں اور دجال و مضر کی گروہ کی گردنیں ٹوڑ دیں
 سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات پر
 میں تھی اور اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا
 تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود
 یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا
 کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور
 ہمارے پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں
 کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے
 چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتر سے
 علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے
 خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ
 شاہنشاہ رورجزا سے خائف بن کر دلیل بیان
 کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے

السؤال العشرون

بیسواں سوال

اعتقدون أن علم النبي صلى الله عليه وسلم يساوي علم زيد وبكر وبهاشم أم تتبرون عن أمثال هذا وهل كتب الشيخ اشرف على التهانوي في رسالته حفظ الايمان هذا المضمون أم لا وبم تخمكون على من اعتقد ذلك.

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں، اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

جواب

اقول وهذا ايضا من افتراءات المبتهين والاذيهم قد حرفوا معنى الكلام وأظهروا بحقد هم خلاف مراد الشيخ مد ظله فقالتهم الله اني يوفكون قال الشيخ العلامة التهانوي في رسالته المسماة بحفظ الايمان وهي رسالة صغيرة اجاب فيها عن ثلاثة سئل عنها، الاولى منها في السجدة التعظيمية للقبور والثانية في الطواف بالقبور والثالثة في اطلاق لفظ عالم الغيب على سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الشيخ صاحب

نیں کتابوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افتراء اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی فتوہ کے خلاف ظاہر کیا خدا انھیں ہلاک کرے اگر ان کے جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟

مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے

انہ لا يجوز هذا الاطلاق وان كان
بتأويل لكونه موهبا بالشرك كما منع
من اطلاق قولهم راعنا في القران ومن
قولهم عبدى وامتى في الحديث اخرجہ
مسلم في صحيحه فان الغيب المطلق في
الاطلاقات الشرعية ما لم يقم عليه
دليل ولا الى درك وسيلة وسبيل فعلى
هذا قال الله تعالى قل لا يعلم من في
السموات والارض الغيب الا الله ولو
كنت اعلم الغيب وغير ذلك من الايات
ولو جوز ذلك بتأويل يلزم ان يجوز
اطلاق الخالق والرازق والمالك والمعبود
وغيرها من صفات الله تعالى المختصة
بذاته تعالى وتقدس على المخلوق بذلك
التأويل وايضا يلزم عليه ان يصح نفى اطلاق
لفظ عالم الغيب عن الله تعالى بالتأويل
الآخر فانه تعالى ليس عالم الغيب بالوسط
والعرض فهل ياذن في نفيه عاقل متدين
حاشا وكلاشم لو صح هذا الاطلاق على ذاته
المقدسة صلى الله عليه وسلم على قول السائل
فستفسر منه ماذا اراد بهذا الغيب

کہ جائز نہیں گرتا ویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ
بشرک کا وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں صحابہ کو
راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام
یا باندی کو عبدی اور امی کہنے کی ممانعت ہے
بات یہ ہے کہ اطلاعات شرعیہ میں وہی غیب
مُراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے
حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو۔ اسی بنا پر
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہ دو نہیں جانتے
جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ
نیز ارشاد ہے، اگر میں غیب جانتا تو بہتری بچی
جمع کر لیتا، اور اگر کسی تاویل سے اطلاق کو جائز
سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ مخالف رازق معبود
مالک وغیرہ ان صفات کا جو ذات باری کے
ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح
ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے
لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اس
لیے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب
نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار
اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا وکلا، پھر یہ کہ حضرت
کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول
سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں۔

هل اراد كل واحد من افراد الغيب او
 بعضه اى بعض كان فان اراد بعض الغيب
 فلا اختصاص له بحضرة الرسالة صلى الله
 عليه وسلم فان علم بعض الغيوب وان
 كان قليلا حاصل لزيد وعمر وبل لكل
 صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات
 البهائم لان كل واحد منهم يعلم شيئا لا
 يعلم الاخر ويخفى عليه فلجوز لسائل
 اطلاق عالم الغيب على احد لعلم بعض
 الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على
 سائر المذكورات ولو التزم ذلك لم
 يبق من كمالات النبوة لانه يشارك فيه
 سائرهم ولو لم يلتزم طوبى بالفارق و
 لن يجدا اليه سبيلا انتهى كلام الشيخ
 التهانوى فانظر وايرحكم الله في كلام
 الشيخ لن تجدا واما كذب المبتدعون من
 اثرفاشا ان يدعى احد من المسلمين
 المساواة بين رسول الله صلى الله عليه
 وسلم وعلم زيد وبكر وبهائم بل الشيخ
 يحكم بطريق الالزام على من يدعى جواز
 اطلاق علم الغيب على رسول الله صلى

کہ اس غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر
 فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو پس اگر بعض
 غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
 کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگر
 تھوڑا سا ہو، زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ
 جملہ حیوانات اور چرپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ
 ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ
 دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم
 الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے
 جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو
 بلا تمام حیوانات پر جائز سمجھا اور اگر سائل نے اس کو
 مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہتا
 کیوں کہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے
 تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو
 سکے گی۔ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا، خاتمہ ہر
 رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرمادو بعضیوں
 کے جھوٹے کلامیں تہ بھی نہ پارت گئے، حاشا کہ کوئی
 مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و بکر
 و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام
 یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے

اللہ علیہ وسلم لعلمہ بعض الغیوب انه
 یلزم علیہ ان یجوز اطلاقہ علی جمیع
 الناس والبهائم فاین هذا عن مساواة
 العلم التي یفقرونها علیہ فلغنة الله علی
 الكاذبین۔ ونقیقن بان معتقد مساواة
 علم النبی علیہ السلام مع زید وکبر و بهائم
 ومجانین کافر قطعاً وحاشا للشیخ دام
 سجدة ان یتفوه بهذا وانہ لمن عجب
 العجائب۔

اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر لازم آتا ہے کہ جمیع
 انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں
 یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا بدعتین نے
 مولانا پر افترا باندھا۔ جھوٹوں پر خدا کی پھینکار،
 ہمارے نزدیک یقین ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے
 علم کو زید و کبر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر
 سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مروتی
 دام سجدة ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو
 ہی عجیب بات ہے۔

اکیسواں سوال

السؤال الواحد والعشرون

اتقولون ان ذکر ولادته صلى الله عليه
 وسلم مستحب شرعاً من البدعات
 السيئة المحرمة ام غير ذلك۔

کیا تم اس کے تائل ہو کہ جناب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح
 حرام ہے یا اور کچھ؟

الجواب

جواب

حاشا ان یقول احد من المسلمین
 فضلاً ان نقول نحن ان ذکر ولادته
 الشریفة علیہ الصلوٰة والسلام بل و
 ذکر غبار فعالہ و بول حمارہ صلی اللہ

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ
 آنحضرت کی ولادت شریفیہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتوں
 کے خیابار اور آپ کی سواری کے گدھے کے
 پیشاب کا تذکرہ بھی تزییح و بدعت سیئہ یا حرام

عليه وسلم مستقيم من البدعات السيئة
المحرمة فالاحوال التي لها ادنى تعلق
برسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرها
من احب المندوبات واعلى المستقبات
عندنا سواء كان ذكر ولادته الشريفة او
ذكر بوله وبراذه وقيامه وعوده ونوبه
ونبهته كما هو موضح في رسالتنا المسماة
بالبراهين القاطعة في مواضع شتى منها
وفي فتاوى مشائخنا رحمهم الله تعالى
كما في فتوى مولانا احمد على المحدث
المهار نفوري تلميذ الشاه محمد اسحق
الدهلوي ثم المهاجر المكي تنقله مترجما
لتكون غنوة عن الجميع سئل هو رحمه
الله تعالى عن مجلس الميلاد باي طريق
يجوز وباي طريق لا يجوز فاجاب بان
ذكر الولادة الشريفة لسيدنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بروايات صحيحة في
اوقات خالية عن وظائف العبادات
الواجبات وبكيفية لم تكن مخالفة عن
طريقة الصحابة واهل القرون الثلاثة
المشهود لها بالخير وبالاعتقادات التي

كمنه وه جملة حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ذرا سا بھی علاقتہ ہے ان کا ذکر ہمارے
نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب
ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول براز
نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا
تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ
میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے شرح
کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحق
صاحب دہلوی مهاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی
محدث سہارنپوری کا فتویٰ عربی میں ترجمہ
کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا فائدہ
بن جائے مولفانے کسی نے سوال کیا تھا کہ
مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے
کس طریقے سے ناجائز۔ تو مولانا نے اس کا یہ
جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
شریفہ کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں
جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں۔ ان کیفیات
سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلاثہ کے
طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی
شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں
سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں ان آداب

موهمة بالشرك والبدعة وبالاداب
 التي لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة
 التي هي مصداق قوله عليه السلام ما انا
 عليه واصحابي وفي مجالس خالية عن
 المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة
 بشرط ان يكون مقرونا بصدق النية
 والاخلاص واعتقاد كونه داخل في جملة
 الاذكار الحسنة المنووبة غير مقيد بوقت
 من الاوقات فاذا كان كذلك لا نعلم
 احدا من المسلمين ان يحكم عليه بكونه
 غير مشروع او بدعة الى اخر الفتوى فعلم
 من هذا اننا لا ننكر ذكر ولادته الشريفة
 بل ننكر على الامور المنكرة التي انقضت
 معها كما شفقوها في المجالس المولودة
 التي في الهند من ذكر الروايات الواهيات
 الموضوعية واختلاط الرجال والنساء و
 الاسراف في ايقاد الشموع والتزيينات و
 اعتقاد كونه واجبا بالطعن والسب و
 التكفير على من لم يحضر معهم مجلسهم و
 غيرها من المنكرات الشرعية التي لا يكاد
 يوجد خاليا منها فلو خلا من المنكرات

کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ
 ہوں، جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی
 کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ
 سے خالی ہوں بسبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ
 صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے
 کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکارِ حسنہ کے ذکر
 محسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے
 جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی
 اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دیکھا
 اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ولادت شریفیہ کے
 منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس
 کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے
 مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے
 واپس آئے، موضوع روایات بیان ہوتی ہیں
 مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ چراغوں کے
 روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی
 ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو مثال نہ
 ہوں اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ
 اور منکرات شرعیہ میں جن سے شاید ہی کوئی مجلس
 میلا و خالی ہو، پس اگر مجلس مولود منکرات سے خالی
 ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفیہ

نامجاز اور بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا
 کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے
 پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ٹیچر و جالوں کا افتراء
 ہے۔ خدا ان کو رسوا کرے اور ملعون کرے
 خشکی و تری، نرم و سخت زمین میں۔

حاشا ان نقول ان ذکر الولادة الشريفة
 منكر و بدعة و كيف يظن بمسلم هذا
 القول الشنيع فهذا القول علينا ايضاً
 من افتراءات الملاحدة الدجالين
 الكذابين خذلهم الله تعالى ولعنهم
 برا و بجرا سهلا و جبلا

بالیو سوال

السؤال الثاني والعشرون

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ
 حضرت کی ولادت کا ذکر کنھیا کے جنم اشعیر
 کی طرح ہے یا نہیں؟

هل ذكرتم في رسالته ما ان ذكر ولادته
 صلى الله عليه وسلم كجنم اسطي كم نيا
 ام لا؟

جواب

الجواب

یہ بھی مبتدعین و جالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور
 ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے
 ہیں کہ حضرت کا ذکر ولادت مجرب اور افضل ترین
 مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا
 ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ
 فعل کفار کے مشابہ ہے بس اس بہتان کی بندش
 مولانا گمت گوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے

هذا ايضاً من افتراءات الدجالين
 المبتدعين علينا وعلى اكارنا وقد بينا
 سابقاً ان ذكره عليه السلام من احسن
 المنذوبات و افضل المستقبات فكيف
 يظن بمسلم ان يقول معاذ الله ان
 ذكر الولادة الشريفة مشابہ بفعل
 الكفار وانما اخترعوا هذه الفرية عن

عبارۃ مولانا الکنگوهی قدس اللہ سرہ
 العزیز الی نقلنا ہا فی البراہین علی صحیفۃ
 ۱۲۱ ، وحاشا للشیخ ان یتکلم ومرادہ
 بعید بر احوال عما نسبوا الیہ کاسیظہر
 عن ما نذکرہ وہی تنادی بأعلیٰ نداء ان
 من نسب الیہ ما ذکرہ کذاب مفتر و
 حاصل ما ذکرہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ
 فی مجتہ القیام عند ذکر الولادۃ الشریفیۃ
 ان من اعتقد قدوم روحہ الشریفیۃ من
 عالم الارواح الی عالم الشہادۃ وتیقن
 بنفس الولادۃ المنیفۃ فی المجلس المولود
 فعامل ما کان واجبا فی الساعۃ الولادۃ
 الماضیۃ الحقیقیۃ فهو محطی متشبہ
 بالجوس فی اعتقادہم تولد معبودہم
 المعروف (بکنہیا) کل سنۃ ومعاملتہم
 فی ذلک الیوم ما عویل بہ وقت ولادۃ
 الحقیقیۃ او متشبہ بروافض الہند فی
 معاملتہم ببیدنا الحسین واتباعہ من شہداء
 کربلا رضی اللہ عنہم اجمعین حیث یأتون
 بحکایۃ جمیع ما فعل معہم فی کربلا یوم
 قولوا وفعلا فیبنون النعش و

کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۲۱
 پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واپسیت
 بات فرماویں۔ آپ کی مراد اس سے کہوں
 دور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہوا چنانچہ
 ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائے گا
 اور حقیقت حال پکار اٹھے گی کہ جس نے اس
 مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مزی
 ہے۔ مولانا نے ذکر ولادت شریفیہ کے وقت
 قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے، اُس کا
 حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ جو
 کی روح پُر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی
 آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت کے
 وقوع کا یقین رکھ کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی
 کی گزشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا، تو یہ
 شخص غلطی پر یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے
 اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنہیا کی
 ہر سال ولادت ملتے اور اس دن وہی برتاؤ
 کرتے ہیں جو کنہیا کی حقیقت ولادت کے
 وقت کیا جاتا اور یار و افض اہل ہند کی مشابہت
 کرتا ہے۔ امام حسینؑ اور ان کے تابعین شہدار
 کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ میں کیونکہ و افض

الکفن والقبور ویدفنون فیہا ویظہرون
اعلام الحرب والقتال ویصبغون الثياب
بالدماء ویسبحون علیہا وامثال ذلك من
الخرافات کما لا یخفی علی من شاهد
احوالہم فی ہذا الدیار ونص عبارتہ
المتعربة هكذا واما توجيه (ای القیام)
بقدم روحہ الشریفہ صلی اللہ علیہ وسلم
من عالم الارواح الی عالم الشهادة
فیقومون فعظیمالہ فهذا ایضاً من حقاہم
لان هذا الوجه یقتضی القیام عند
تحقق نفس الولادة الشریفہ ومتی
تكرر الولادة فی ہذا الیام فہذہ
الاعادة للولادة الشریفہ مماثلہ بفعل
بحسب الہند حیات یا تون بعین حکایة
ولادة معبودہم (کہنیا) او مماثلہ
لروافض الذین ینقلون شہادة اہل
البيت رضی اللہ عنہم کل سنة (ای فلا
وعمل) فمعاً ذاللہ ما فعلہم ہذا حکایة
للولادة المنیفة الحقیقہ و ہذہ الحركة
بلاشك وشبہة حرية باللوم والحرية
والفسق بل فعلہم ہذا ینزید علی

بھی ساری ان باتوں کی نقل امارتے ہیں جو قولاً
وفعلاً حاشوراکے دن میدان کر با میں ان حضرت
کے ساتھ کیا گیا چنانچہ نعش بناتے، کھناتے اور
قبر کھد کر دفناتے ہیں۔ جنگ قتال کے جھڑپے
پڑھتے، کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر
نوحے کرتے ہیں اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں
جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے ہما سے ملک
میں ان کی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت
کی اصل عربی یہ ہے: — قیام کی یہ وجہ بیان
کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت
کی جانب تشریف لاتی ہے۔ پس حاضرین مجلس
کی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں پس یہ بھی بوجہ
ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت
کھڑے ہو جانے کو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ
ولادت شریفہ بار بار ہوتی نہیں پس ولادت شریفہ
کا اعادہ یا سہندوں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ
اپنے معبود کنہیا کی اہل ولادت کی پوری نقل آتے
ہیں یا راضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت
اہل بیت کی قولاً وفعلاً تصریح کھینچتے ہیں، پس
معاذ اللہ بدعتوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی
نقل بن گیا اور یہ حرکت بیشک شبہ کفر کے قابل

فعل اولئك فانهم يفعلونه في كل عام مرة واحدة وهؤلاء يفعلون هذه المزخرفات الفرضية متى شاءوا وليس لهذا نظير في الشرع بان يفرض امر ويعامل معه معاملة الحقيقة بل هو محرم شرعاً اه فانظروا يا اولي الاباب ان حضرة الشيخ قدس الله سره العزيز انما انكر على جهلاء الهند المعتقدين منهم هذه العقيدة الكاسدة الذين يقومون لمثل هذه الخيالات الفاسدة فليس فيه تشبيه لمجلس ذكر الولادة الشريفة بفعل الجوس والروافض حاشا اكابرنا ان يتفوهوا بمثل ذلك ولكن الظلمين على اهل الحق يفترون و بايات الله يجهلون -

اور حرمت و فسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل ان کے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار فعل اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں اور شریعت میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اس کے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعاً حرام ہے المرز - پس لے صاحبزادے غور فرمائیے شیخ قدس سرہ نے تو ہندی جانوں کے اس جھوٹے ٹھنڈے پر انکار فرمایا ہے کہ جو ایسے و اہیات نامہ خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر و ولادت شریف کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی۔

حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں نہیں فرماتے لیکن ظالم لوگ اہل حق پر افتراء کرتے ہیں اور اللہ کی نشانیں کا انکار کرتے ہیں۔

تیسواں سوال

السؤال الثالث والعشرون

کیا علامہ زماں مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے

هل قال الشيخ الاجل علامته الزمان المولوي رشيد احمد الكنگوهي بفعلية

کذب الباری تعالیٰ وعدم تفضیل قائل
ذک ام هذا من الافتراءات علیه و
علی التقدير الثانی کیمت الجواب عما یقولہ
البریلوی انه یضع عنده تمثال فتویٰ
الشیخ المرحوم رفوتو کران المشتمل
علی ذلک

الجواب

الذی نسبوا الی الشیخ الاجل الیحد
الاجیل علامۃ زمانہ فرید عصرہ و
اوانہ مولانا رشید احمد گنگوہی من
انه کان قائلًا بفعلیۃ الکذب من الباری
تعالیٰ شأنہ وعدم تفضیل من تقوہ
بذلک فمکن ذوب علیہ رحمہ اللہ تعالیٰ
وهو من الاکاذیب التی افتراها الی
بالستۃ الدجالون الذکابون فقاتلہم
اللہ انی یوفون وجناہ برئ من تلک
الزندقة والاکحاد ویکن ہم فتویٰ الشیخ
قدس سرہ التی طبعت وشاعت فی
المجلد الاول من فتاواہ الموسومہ
بالفتاویٰ الرشیدیۃ علی صفحہ ۱۱۹
منہا وہی عربیۃ مصححہ مختموۃ

جواب

اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے، یا یہ ان
پر ہمتان ہے۔ اگر ہمتان ہے تو بریلوی
کی اس بات کا کیا جواب ہے۔ وہ کہتا
ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتویٰ
کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

علامہ زمانہ کیتائے دوران شیخ اجل مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف متوجہ
نے جو یہ فسر کیا ہے کہ آپ نعرہ بابت
حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے
کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے۔ یہ بالکل آبر
پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انہیں جھوٹے ہمتان
کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی
ہے پس خدا ان کو ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں۔
جناب مولانا اس زمرہ و الحاد سے بری ہیں
اور ان کی تکذیب خود مولانا کا فتویٰ کر رہا ہے
جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر
طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ تحریر اس کی عربی
ہے۔ جس پر تصحیح و مواہبیر علماء مکہ مکرمہ
ثبت ہیں۔

بختام علماء مكة المكرمة

و صورتہ سوالہ هكذا :-

بسم الله الرحمن الرحيم
مخدةً ونصلى على رسول الكرم

ما قولكم دام فضلکم فی ان الله تعالى
هل يتصف بصفة الكذب ام لا و
من يعتقد انه يكذب كيف حكم
افتونا ماجورين -

الجواب

ان الله تعالى منزه من ان يتصف
بصفة الكذب وليست في كلامه
شائبة الكذب ابدًا كما قال الله تعالى
ومن اصدق من الله قيلا ومن
يعتقد ويتغولا بان الله تعالى يكذب
فهو كافر ملعون قطعاً ومخالف
للكتاب والسنة واجماع الامة نعم
اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله
تعالى في القرآن في فرعون وهامان و
ابى لهب انهم جهنميون فهو حكم
قطعي لا يفعل خلافه ابدًا لکنه تعالى
قد روى ان يدخل الجنة وليس بجاز

سوال کی صورت یہ ہے:-

بسم الله الرحمن الرحيم
سمدہ و نصلى على رسول الكرم

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ
صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے
یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا بھڑٹ بولتا
ہے اس کا کیا حکم ہے۔ فتویٰ دو، اجر طے گا۔

جواب

بے شک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب
کے ساتھ متصف ہو۔ اس کے کلام میں کذب
کے ساتھ کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے
اور اللہ سے زیادہ سچا کون۔ اور جو شخص یہ عقیدہ
رکھے یا زبان سے نکلے کہ اللہ تعالیٰ بھڑٹ بولتا
ہے وہ کافر قطعی ملعون اور کتاب سنت و
اجماع امت کا مخالف ہے ہاں اہل ایمان کا
یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں
فرعون و هامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا
ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے
خلاف کبھی نہ کریگا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں
داخل کرنے پر قادر ضرور ہے، عاجز نہیں ہاں

عن ذلك ولا يفعل هذا مع اختياره
 قال الله تعالى ولو شئنا لآتينا كل
 نفس هداها ولكن حق القول من
 لا ملئ جهم من الجنة والناس
 اجمعين فتبين من هذه الاية
 انه تعالى لو شاء لجعلهم كلهم مومنين
 ولكنه لا يخالف ما قال وكل ذلك
 بالاختيار لا بالاضطرار وهو فاعل
 مختار فعال لما يريد۔ هذه عقيدة
 جميع علماء الامة كما قال البيضاوي
 تحت تفسير قوله تعالى ان تغفر لهم الخ
 وعدم غفران الشرك مقتضى الوعيد
 فلا امتناع فيه لذاته والله اعلم بالصواب
 كته الاقر رشيد احمد گنگوہی عنہ
 خلاصتہ تصحیح علماء مکة المکرمہ
 زاد الله شرفها الحمد لمن هو به
 حقيق ومنه استقام العون والتوفيق
 نا اجاب به العلامة رشيد احمد المذكور
 هو الحق الذي لا محيص منه وصلی
 الله على خاتم النبیین وعلى آله وصحبه
 وسلم امر برقمه خادم الشریعة سراجی

البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں وہ فرماتا
 ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت سے
 دیتے لیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دونوں
 بھروں گا جن و انس دونوں سے۔ پس اس آیت
 سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کے مومن
 بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا
 اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ
 وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔ یہ
 عقیدہ تمام علماء اہل سنت کا ہے۔ جیسا کہ
 بیضاوی نے قول باری تعالیٰ وان تغفر لهم
 الخ کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ مشرک کا
 بخشنا و عید کا مقصد ہے۔ پس اس میں
 امتناع نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
 کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عنہ
 کرا مکرم زاد الله شرفها کے علماء کی تصحیح
 کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا
 مستحق ہے اور اسی کی اعانت و توفیق درکار
 ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور حق
 ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا۔ وصلی اللہ علی
 خاتم النبیین و علی آله و صحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا
 خادم شریعت اُمیرید وار لطفب خفی

اللطيف حنفى محمد صالح ابن المرحوم
 صديق كمال الحنفى مفتى مكة المكرمة
 حالا كان الله لهما **محمد صالح بن المرحوم**
صديق كمال
 رقمه المرتبى من ربه كمال النيل محمد سعيد
 بن محمد بصيل بمكة المحمية غفر الله له و

لوالديه ولشأنه وجميع المسلمين **محمد سعيد بن**
محمد بصيل

الراجى العفو من واهب العطفية
 محمد عابد بن المرحوم الشيخ حسين
 مفتى المالكية ببلد الله المحمية
 مصليا ومسلما هذا وما اجاب
 العلامة رشيد احمد فيه الكفاية و
 عليه المعمول بل هو الحق الذى لا
 يحيص عنه رقمه الحقيقى خلف بن
 ابراهيم خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة
 والى جواب عما يقول البريلوى انه
 يضع عنده تمثال فتوى الشيخ المرحوم
 بغوتو كرات المشغل على ما ذكر هو انه
 من مختلفاته اختلقتها ووضعها عنده
 افتراء على الشيخ قدس سره ومثل هذه
 الاكاذيب والاختلافات هي عليه
 فانه امثاذا الساقطة فيها وكلام عيال

محمد صالح خلف صديق كمال المرحوم حنفى مفتى
 مكة المكرمة كان الله لهما - بلحا اميد وار
 كمال نسيل محمد سعيد بن بصيل نے ، حق
 تعالى ان کو اور ان کے مشائخ کو اور جملہ
 مسلمانوں کو بخش دے۔

اميد وار عفو از واهب العطفية محمد عابد
 بن شيخ حسين مرحوم مفتى مالكية۔

درود و سلام کے بعد جو کچھ علامہ مرتضیٰ
 نے جواب دیا ہے ، کافی ہے اور اس پر اعتبار
 ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفسر نہیں کھٹکا
 حقیر خلف بن ابراہیم حبیبی خادم افتاء
 مکہ مشرف نے

اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا
 کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس
 کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہستان
 باندھنے کو یہ جمل ہے جس کو گھر کر اپنے پاس رکھ
 لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جمل اسے آسان
 ہیں کیونکہ وہ اس میں استادوں کا استاد
 ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے کیونکہ

www.annammedia.com

عليه في زمانه فانه مُحَرَّفٌ مَلْبَسٌ دَجَالٍ
مَكَارٍ رِبِّيًّا يَصُورُ الْأَمَّهَارَ وَلَيْسَ بَادِي
مِنَ الْمَسِيحِ الْقَادِيَانِي فَا نَهْ يَدْعِي الرِّسَالَةَ
ظَاهِرًا وَعَلْنَا وَهَذَا يُسْتَمَرُّ بِالْمَجْدِ دِيَّةٍ
وَيَكْفُرُ عُلَمَاءُ الْأُمَّةِ كَمَا كَفَرُوا هَابِيَّةً
اتَّبَعَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْأَلَمَةَ خَلْفَهُ
اللَّهُ تَعَالَى كَمَا خَذَلَهُمْ.

تحریریت و تبلیغ و درجیل و مکر کی اسس کو عادت
ہے۔ اکثر نہیں بنا لیتا ہے، مسیح قادیانی سے
کچھ کم نہیں، اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا
مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے
علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے جس طرح
محمد بن عبد الوہاب کے دیوانی چیلے امت کی
تکفیر کیا کرتے تھے۔ خدا اس کو بھی انہیں کی طرح
رہوا کرے

السؤال الرابع والعشرون

هل تعتقدون امكان وقوع الكذب
في كلام من كلام المولى عز وجل سبحانه
ام كيف الامر

الجواب

نحن ومشائخنا رحمهم الله تعالى نؤمن
ونتيقن بان كل كلام صدر عن الباري
عز وجل او سيصدر عنه فهو مقطوع
الصديق مجزوم بمطابقته الواقع وليس
في كلام من كلامه تعالى شائبة كذب
ومظنة خلاف اصلا بلا شبهة ومن
اعتقد خلاف ذلك او توهم بالكذب في

چوبیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کلام
کلام میں وقوع کذب ممکن ہے؟ یا کبھی
بات ہے۔

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ
جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہو گا وہ
یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے
کبھی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا وہم
بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے
یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ
وہ کافر، مجرّم، زندیق ہے۔ اس میں ایمان

شی من کلامه فهو کافر ملحد زندق لیس کاش تبہ بھی نہیں۔
لہ شائتہ من الایمان۔

پچیسواں سوال

السؤال الخامس والعشرون

کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی
طرف امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا
ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب
پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند
ہے۔ واقعی امر میں بتلاؤ۔

هل نسبتم في تاليفكم الى بعض الاشاعرة
القول بامكان الكذب وعلى تقديرها
فما المراد بذلك وهل عندكم نص على
هذا المذهب من المعتمدين بينوا الامر
لنا على وجهه۔

جواب

الجواب

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندوئی منطقین
و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا
کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خیر دی، یا
ارادہ کیا، اس کے خلاف پر اس کو قدرت
ہے یا نہیں۔ سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان
باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیر سے خارج
اور عقلاً محال ہے۔ ان کا مقدر خدا ہونا ممکن
ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ
اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے

الاصل فيه انه وقع النزاع بيننا وبين
المنطقيين من اهل الهند والمبتدعة
منهم في مقدورية خلاف ما وعد به
البارئ سبحانه وتعالى او اخبر به او
ارادة و امثالها فقالوا ان خلاف هذه
الاشياء خارج عن القدرة القديمة
مستحيل عقلا لا يمكن ان يكون
مقدورا لله تعالى واجب عليه ما يطاق
الوعد بالخبر والارادة والعلم وقلنا

ان امثال هذه الاشياء مقدور قطعاً
 لكنه غير جائز الوقوع عند اهل السنة
 والجماعة من الاشاعرة و الماتريدية
 شرعاً و عقلاً عند الماتريدية و شرعاً
 فقط عند الاشاعرة فاعترضوا علينا
 بانه ان امكن مقدورية هذه الاشياء
 لزم امكان الكذب وهو غير مقدور
 قطعاً و مستحيل ذاتاً فاجبناهم باجوبة
 شتى مما ذكره علماء الكلام منها لو سلم
 استلزام امكان الكذب لمقدوره خلاف
 الوعد و الاخبار و امثالهما فهو ايضاً
 غير مستحيل بالذات بل هو مثل
 السفه و الظلم مقدور ذاتاً ممتنع
 عقلاً و شرعاً او شرعاً فقط كما صرح
 به غير واحد من الائمة فلما رأوا
 هذه الاجوبة عثوا في الارض و نسبوا
 اليها تجويز النقص بالنسبة الى جناب
 تبارك و تعالی و اشاعوا هذا الكلام
 بين السفهاء و الجهلاء تنفير اللوام
 و ابتغاء الشهوات و الشهرة بين الانام
 و بلغوا اسباب السموات الافتراء فوضعوها

اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت
 میں داخل ہیں، البتہ اہل سنت و الجماعت اثنائے
 و ماترید یہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز
 نہیں۔ ماترید یہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً
 اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں
 پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا
 تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو کذب کا امکان
 لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت نہیں
 اور ذاتاً محال ہے۔ تو ان کو علماء کلام کے ذکر
 ہوئے چند جواب دیے، جن میں یہ بھی تھا کہ
 وعدہ و خبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے
 سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جاوے تو وہ
 بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح
 ذاتاً مقدور ہے اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً
 ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اس کی تصریح کر
 چکے ہیں پس جب انھوں نے یہ جواب دیکھے تو
 ملک میں فساد پھیلانے کو ہماری جانب یہ
 غسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہ کی جانب
 نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے
 اور مخلوق میں شہرت پا کر اپنا مطلب پورا کرنے
 کو سفہاء و جہلہاء میں اس لغو بات کی خوب شہرت

مثلاً من عندہم لفعلیۃ الذنب بلا
 مخافة عن الملك العلام ولما اطلع
 اهل الهند علی مکائدہم استنصروا
 بعلماء الحرمین الکرام لعلہم بانہم
 غافلون عن خباثاتہم وعن حقیقۃ
 اقوال علمائنا وما مثلہم فی ذلک
 الا کمثل المعتزلة مع اهل السنة و
 الجماعة فانہم اخرجوا اثابة العاصی
 وعقاب المطیع عن القدرة القدیمۃ و
 اوجبوا العدل علی ذاته تعالیٰ قسموا
 انفسہم اصحاب العدل والتزیه و
 فسبوا علماء اهل السنة والجماعة الی
 الجور والاعتساف والتشویہ فکما
 ان قدماء اهل السنة والجماعة لم
 یبالوا بجهالہم ولم یجوزوا والعجز
 بالنسبة الیہ سبحانہ وتعالیٰ فی الظلم
 المذكور وعموا القدرة القدیمۃ مع
 ازالة النقائص عن ذاته الکاملۃ
 الشریفۃ و اتمام التزیه والتقدیس
 بجنابہ العالی قائلین ان ظنکم المنقصۃ
 فی جواز مقدورۃ العقاب للطائع و

دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہنچی کہ اپنی
 طرف سے فعلیت کذب کا فوٹو وضع کر لیا اور
 خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب
 اہل ہند ان کی مسکاریوں پر مطلع ہوئے تو انہوں
 نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے
 کہ وہ حضرات ان کی خباثت اور ہمارے علماء
 کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر نہیں اس معاملہ
 میں ہماری ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی
 سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو سزائے
 ثواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج
 اور ذات باری پر عدل واجب بنا کر اپنا نام
 عدل و تزویہ رکھا، اور علمائے اہل سنت والجماعت
 کی خیر اور تعصب کی طرف نسبت کی۔ اور علمائے
 اہل سنت والجماعت نے ان کی جہالتوں کی پروا
 نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالیٰ شانہ کی جانب
 بجز کافسوس کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ
 کو عام کہہ کر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور
 جناب باری کے کمال تقدس و تزویہ کو یوں کہہ کر
 ثابت کیا کہ نیکو کار کے لیے عذاب اور بدکار
 کے لیے ثواب کو تحت قدرت باری تعالیٰ
 ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ

الثواب للعاصي انما هو وخاة الفلسفة
 الشيعة كذلك قلنا لهم ان ظنكم
 النقص بمقدوره خلاف الوعد و
 الاخبار والصدق وامثال ذلك مع
 كونه مستنع الصداور عنه تعالى شرعا
 فقط او عقلا و شرعا انما هو من بلاد
 الفلسفة والمنطق وجهلكم الوخيم فهم
 فعلوا ما فعلوا الاجل التنزيه لكنهم لم
 يقدروا على كمال القدرة وتعميمها و
 اما اسلافنا اهل السنة والجماعة
 فجمعوا بين الامرين من تعميم القدرة
 وتعميم التنزيه للواجب سبحانه وتعالى
 وهذا الذي ذكرناه في البراهين مختصر
 وهاكم بعض النصوص عليه من الكتب
 المعتبرة في المذهب (۱) قال في شرح
 المواقف اوجب جميع المعتزلة والنواج
 عقاب صاحب الكيرة اذ مات بلا
 توبة ولم يجوزوا ان يعفوا الله عنه
 بوجهين الاول انه تعالى اوعده بالعقاب
 على الكبائر واخبر به اى بالعقاب
 عليها فلولم يعاقب على الكيرة وعفا

کی حماقت ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی ان کو
 جواب دیا کہ وعدہ و خبر و صدق وعدہ کے
 خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے
 حالانکہ صرف شرقا و عقلا دونوں طرح وقوع
 ممقوع ہے، نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت
 کا ثمرہ اور منطوق و فلسفہ کی بلا ہے۔ پس بدعتوں
 نے تنزیہ کے لیے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عالم
 کمال قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور جہالت
 سلف اہل سنت والجماعت نے دونوں امور
 ملحوظ رکھے حق تعالیٰ شانہ کی قدرت عامہ کی
 اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جس کی
 ہم نے براہین میں بیان کیا ہے۔ اب اصحیح
 مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات
 میں سن لیں :

(۱) شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام
 معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے عذاب
 کو جبکہ بلا توبہ مر جائے واجب کہا ہے اور
 جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی
 دو وجہ بیان کی ہیں: اول یہ کہ حق تعالیٰ نے
 کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وحید فرمائی
 ہے۔ پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے

لزم الخلف في وعيده والكذب في خبره
وانه محال والجواب غاية وقوع
العقاب فاین وجوب العقاب الذی
کلامنا فیہ اذ لا شبهة فی ان عدم
الوجوب مع الوقوع لا یستلزم خلفا و
لا کذبا لا یقال انه یستلزم جوازهما
وهو ایضا محال لانا نقول استحالة
ممنوعة کيف وهما من الممكنات التي
تسقطها قدرته تعالیٰ اه

(۲) وفي شرح المقاصد للعلامة المتفازاني
رحمه الله تعالیٰ فی خاتمة بحث القدرة
المنکرون لشمول قدرته طوائف منهم
النظام واتباعه القائلون بانه لا یقدر
على الجهل والكذب والظلم وسائر
القبائح اذ لو كان خلقها مقدورا له
لجاز صدوره عنه واللازم باطل لافضاً
الی السفه ان كان عالماً یفصح ذلك و
باستغناؤه عنه والی الجهل ان لم یکن
عالماً والجواب لا نسلم قبح الشئ بالنسبة
الیه کيف وهو تصرف فی ملکة ولو سلم
فالقدرة لا تنافی امتناع صدوره نظراً

تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا
ہے اور یہ محال ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ
خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع
لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ
بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلعت
ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلعت
اور کذب کا جواز لازم آئے گا اور یہ بھی محال
ہے کہ کیونکہ ہم اس کا محال ہونا نہیں مانتے اور نکال
کیونکہ ہو سکتا ہے جبکہ خلعت اور کذب ان ملکات
میں داخل ہیں جن کی قدرت باری تعالیٰ شامل ہے۔
(۲) اور شرح مقاصد میں علامہ قضا زانی
رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے آخر میں لکھا
ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں۔ ایک نظام
اور اس کے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہل
اور کذب و ظلم و نیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ
ان افعال کا پیدا کرنا اگر اس کی قدرت میں داخل
ہو تو ان کا حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور
صدور ناجائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبیح کے
بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو سلفہ لازم آئے گا
اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئے گا۔ جواب یہ ہے کہ
حق تعالیٰ کی جانب نسبت کے کسی شئی کا قبیح

الی وجود الصارف وعدم الداعی وان
کان ممکناً اذ ملخصه :

(۳) قال فی المسأرة و شرحه المسأرة
للعلامة المحقق کمال بن الهمام الحنفی
وتلمیذہ ابن ابی الشریف المقدسی الشافعی
رحمهما اللہ تعالیٰ ما نصه ثم قال ای
صاحب العمدة ولا یوصف اللہ تعالیٰ
بالقدرة علی الظلم والسفه والکذب
لان الحال لا یدخل تحت القدرة ای
یصح متعلقاً لها وعند المعتزلة یقدر
تعالیٰ علی کل ذلک ولا یفعل انتہی
کلام صاحب العمدة وکانہ انقلب
علیه ما نقله عن المعتزلة اذ لا شک
ان سلب القدرة عما ذکر هو مذهب
المعتزلة واما ثبوتها ای القدرة علی ما
ما ذکرتم الامتناع عن متعلقها اختیاراً
فهو مذهب الاشاعرة الیق منہ
بمذهب المعتزلة ولا یخفی ان هذا
الالیق ادخل فی التزیه ایضاً اذ لا
شک فی ان الامتناع عنہا ای عن المذكور
من الظلم والسفه والکذب من باب

ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ اس لیے کہ اپنے ملک میں
تصرف کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر ان بھی لیں کہ
قیح کی نسبت قبیح ہے تو قدرت حق اعتناء صدر
کے منافی نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت
قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور
مفقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممنوع ہو۔
(۴) مسأرة اور اس کی شرح مسأرة میں
کمال بن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد ابن ابی الشریف
مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرماتے ہیں
پھر صاحب العمدة نے کہا حق تعالیٰ کیوں نہیں
کہہ سکتے کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہے
(کیونکہ ہو سکتا ہے جبکہ خلف کذب ان ممکنات
میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے)
کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا
یعنی قدرت کا تعلق اس کے ساتھ صحیح نہیں اور
معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر
تو ہے مگر کرے گا نہیں صاحب العمدة کا کلام ختم
ہو گیا (اب کمال الدین فرماتے ہیں) کہ صاحب العمدة
نے جو معتزلہ سے نقل کیا وہ الٹ پلٹ ہو گیا
کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت
کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال

التزیهات عما لا یلیق بجناب قدسه
 تعالیٰ فلیستبر بالبناء للمفعول ای
 یختبر العقل فی ان ای الفصلین ابلیغ
 فی التزیه عن الفحشاء احوال القدرة
 علیہ ای علی ما ذکر من الامور الثلثة
 مع الامتناع ای امتناعہ تعالیٰ عنہ
 مختار الذلک الامتناع او الامتناع
 ای امتناعہ عنہ لعدم القدرة علیہ
 فیجب العول بادخل القولین فی التزیه
 وهو القول الیق بمنہب الاشاعرة اه
 (۳) وفی حواشی الکلبنوی علی شرح
 العقائد العنصریة للمحقق الدوانی
 رحمہما اللہ تعالیٰ ما نصہ وبالجملۃ
 کون الکذب فی الکلام اللفظی قبیحا
 بمعنی صفة نقص ممنوع عند الاشاعرة
 ولذا قال الشریف المحقق انه من جملة
 الممكنات وحصول العلم القطعی لعدم
 وقوعہ فی کلامہ تعالیٰ باجماع العلماء
 والانبیاء علیہم السلام لاینافی امکانہ
 فی ذاته کسائر العلوم العادیة القطعیة
 وهو لاینافی ما ذکرہ الامام الرازی الخ

مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود ان کا وقوع
 نہ کیا جائے۔ یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ سبب
 ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول
 مناسب کہ تشریح باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی
 بیشک ظلم و سفہ و کذب سے باز رہنا باب تشریح
 سے ہے۔ ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کے
 شایان نہیں پس عقل کا استیمان لیا جاتا ہے کہ ان
 صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کے تشریح
 الفحشاء میں زیادہ دخل ہے۔ ایک اس صورت میں کہ
 ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت پائی جائے مگر اختیار
 و ارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تشریح ہے یا اس
 طرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تشریح ہے کہ حق تعالیٰ
 کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس صورت کو
 تشریح میں زیادہ دخل ہو اس کا قائل ہونا چاہیے اور
 وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب یعنی امکان ابداً
 و امتناع بالاختیار۔

(۴) محقق دوانی کی شرح عقائد عنصریہ کے حاشیہ
 کلبنوی میں اس طرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ
 کلام لفظی میں کذب کا ایں معنی تبیح ہونا کہ نقص و عیب
 ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لیے شریف
 محقق نے کہا ہے کہ کذب صحیحاً ممکنات کے ہے اور

(۵) فی تحریر الاصول لصاحب فتح
 القدير الامام ابن الهمام و شرحه لابن
 امير الحاج رحمهما الله تعالى مانصه
 وحيث ان اي وحين كان مستحيلا
 عليه ما ادرك فيه نقص ظهر القطع
 باستحالة انصافه اي الله تعالى بالكذب
 ونحوه تعالى عن ذلك وايضا لو لم
 يمتنع انصاف فعله بالقبح سيرتفع
 الايمان عن صدق وعده وصدق
 خبر غيره اي الوعد منه تعالى وصدق
 النبوة اي لم يعجز بصدقه اصلا و
 عند الاشاعة كما اثر الخلق القطع
 بعدم انصافه تعالى بشئ من القبائح
 دون الاستحالة العقلية كما اثر العلوم
 التي يقطع فيها بان الواقع احد
 النقيضين مع عدم استحالة الآخر
 لو قدر انه الواقع كالقطع بسكته و
 بعد اد اي بوجودهما فانه لا يحيل
 عدمهما عقلا وحيث ان اي وحين كان
 الامر على هذا لا يلزم ارتفاع الايمان
 لانه لا يلزم من جواز الشئ عقلا عدم

جبکہ کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس
 طرح کہ کلام الہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اس
 پر علماء اہل علم علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے
 ممکن بالذات ہونے کے منافی نہیں جس طرح جملہ
 علوم عماد پر قطعاً باوجود امکان کذب بالذات حاصل
 ہو کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں
 (۵) صاحب فتح القدير امام ابن ہمام کی شرح
 الاصول اور ابن امير الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح
 منصوص ہے اور اب معنی جبکہ یہ افعال حق تعالیٰ پر
 محال ہوئے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گا کہ
 اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کے ساتھ متصف ہوا یا متصف
 محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبح کے ساتھ انصاف
 محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا
 اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور شاعرہ کے
 نزدیک حق تعالیٰ کا کسی قبح کے ساتھ تعیناً متصف
 نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً
 محال نہیں چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک
 نقيض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقيض محال ذاتی
 نہیں کہ وقوع مقدر نہ ہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا
 موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود
 ہوں اور اب معنی جب یہ ضدت ہوتی تو امکان

الجزم بعدمه والخلاف الجاری
 فی الاستحالة والامکان العقلی جار
 فی کل نقیضه اقدرته تعالیٰ علیہا
 مسلوبہ ام ہی ای النقیضہ بہا ای
 بقدرتہ مشمولہ والقطع بانہ لا یفعل
 ای والحال القطع بعدم فعل تلك
 النقیضہ الخ ومثل ما ذکرناہ عن
 مذهب الاشاعرة ذکرة القاضی
 العصفی فی شرح مختصر الاصول و
 اصحاب الحواشی علیہ ومثله فی
 شرح المقاصد وحواشی المواقف
 للچلی وغیرہ وكذلك صرح بالعلامة
 القوشجی فی شرح التجرید والقونوی
 وغیرہم اعرضنا عن ذکر نصوصہم
 مخافة الاطناب والسامة والله
 المتولى للرشاد والهدایة -

کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئیگا اس لیے
 کہ عملاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اس کے عدم
 پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالة وقوعی و
 امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ اور اہل سنت میں) ہر
 نقیض میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی
 نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقیض کو قدرت
 حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اس کے قیود
 کہ کر چکائیں (جیسا کہ اہل سنت کا قول ہے) یعنی
 نقیض کے عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا
 مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عصفی
 نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے
 ماشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور
 حواشی مراقف وغیرہ میں مذکور ہے اور القونوی
 ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور قونوی
 وغیرہ نے کی ہے جن کی نصوص بیان کرنے سے تطویل
 کے اندیشہ سے ہم نے اعراض کیا اور حق تعالیٰ
 ہی ہدایت کا متولی ہے۔

چھبیسواں سوال

السؤال السادس والعشرون

کیا کہتے ہو تو ادیان کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے

ما قولکم فی القادیانی الذی یدعی المسیحیۃ

کا دعویٰ ہے کیوں کہ لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اس کی تعریف کرتے ہو، تمہارے مکارم اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے پیشکش کرنے سے ہمارے دلوں میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے۔

والنبوة فان انا سا يفسبون اليكم
حبه ومدحه فالمرجو من مكارم
اخلاقكم ان تبينوا لنا هذه
الامور بيانا شافيا ليتضح صدق
القائلين و كذبهم ولا يبقى الرب
الذي حدث في قلوبنا من تشويشات
الناس -

جواب

الجواب

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا دعویٰ نبوت و مسیحیت کا دیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شرع مشنری میں جب تک اس کی بعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی بلکہ یہ خبر ہو چکی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے، ہم اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض ناشائستہ اقوال کو تادیل کر کے محل حسن پر عمل کرتے رہے۔ اس کے بعد جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھانے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے

جملة قولنا وقول مشائخنا في
القادياني الذي يدعي النبوة والمسيحية
انا كنا في بدء امره ما لم يظهر لنا
منه سوء اعتقاد بل بلغنا انه
يؤيد الاسلام ويبطل جميع
الاديان التي سواه بالبراهين و
الدلائل فحسن الظن به على ما
هو اللائق للمسلم بالمسلم وناول
بعض اقواله وغملة على محل حسن
ثم انه لما ادعى النبوة والمسيحية
وانكر رفع الله تعالى المسيح الى السماء
وظهر لنا من خبيث اعتقاده وزندقته

افتی مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
 بکفرہ وفتویٰ شریحنا و مولانا رشید
 الکنگوهی رحمہ اللہ فی کفر القاریانی
 قد طبعت و شاعت یوجد کثیر
 منها فی ایدی الناس لم یبق فیہا
 خفاء الا انہ لما کان مقصود
 المستدین تہییج سفہاء الہند و
 جہالہم علینا و تغیر علماء الحرمین
 و اہل فتیاءہما و قضائہما و اشرافہما
 من الہم علموا ان العرب لا
 یحسنون الہندیۃ بل لا یمیلغ
 لہم الکتب و الرسائل الہند
 افتروا علینا ہذہ الاکاذیب فاللہ
 المستعان و علیہ التوکل و بہ
 الاعتصام ہذا و الذی ذکرنا فی
 الجواب ہو ما نعتقدہ و ندین اللہ
 تعالیٰ بہ فان کان فی وایکم حقا
 و صوابا فاکتبوا علیہ تصحیح حکم
 و زینوہ بختکم و ان کان غلطاً
 و باطلا فدلونا علی ما ہوا الحق
 عندکم فاننا ان شاء اللہ لا نتجاوز

مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔
 قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت
 مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر
 شائع بھی ہو چکا ہے بکثرت لوگوں کے پاس
 موجود ہے کوئی دھکی چھپی بات نہیں مگر چونکہ
 بدتدین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے
 جملہ کوہم پر برا فروختہ کریں اور حرمین شریفین
 کے علماء و مفتی و اشراف و قاضی و ذور و
 ہم پر متنفر بنائیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ ان
 عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے
 ان تک ہندی رسائل و کتابیں پونجی بھی نہیں
 اس لیے ہم پر بھوٹے افتراء باندھے سو خدا ہی
 سے مدد و درکار ہے اور اسی پر اعتماد ہے
 اسی کا تمک جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارا
 عقیدے ہیں اور یہی دین و ایمان ہے سو اگر
 آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں
 تو اس پر تصحیح لکھ کر مٹھ سے مزین کر دیجئے
 اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے
 نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم انشاء اللہ
 حق سے تجاوز نہ کریں گے اور اگر ہمیں آپ
 کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہو گا تو

عن الحق وان عن لنا في قولكم
 شبهة نراجعكم فيها حتى يظهر
 الحق ولم يبق فيه خفاء واخر
 دعواتنا ان الحمد لله رب العالمين
 وصلى الله على سيدنا محمد سيد
 الاولين والاخرين وعلى اله
 وصحبه وازواجه وذرياتهم اجمعين
 قاله بعمه ورتبه بعامه حاتم
 طلبة علوم الاسلام كثير الذنوب
 والاثام الاحقر خلیل احمد
 وفقه الله التردد ولغد :

يوم الاثنين ثامن عشر

من شهر شوال ۱۳۲۵ھ

دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر
 ہو جائے اور خفا نہ رہے اور بخاری آخری
 پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیادہ ہے
 جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ
 کا درود و سلام نازل ہوا اولین و آخرین کے
 سردار محمد پر اور ان کی اولاد و صحابہ
 و ازواج و ذریات سب پر ۔

ربان سے کہا اور تسلیم سے لکھا، نا، والکلیف
 کثیر الذنوب والاثام حقیر خلیل احمد
 خدا ان کو توشہ آخرت کی تو شیعہ سزا
 فرمائے

۱۸ شوال ۱۳۲۵ھ

تمام شد

تمت



چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصادیقی علماء ہندوستان سے مکمل کرنے کے بعد حجاز
مصر و شام کے بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا، اس لیے اول علماء ہند کی تحریرات
درج کی جاتی ہیں :-

تصدیق ازین قدوة العارفين بذمة المشايخ بن حضرمولنا الحاج المولى محمود بن محمد بن فضل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر قسم کی تعریف زیادہ ہے اللہ کو جو غائب و حاضر
جاننے والا ہے اور دُرُود و سلام اس ذات پر جس سے
فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور ان
کی اولاد و اصحاب پر جو امت کے سردار و پیشوا
ہیں اس کے بعد عرض ہے کہ میں اس رسالہ کے ملاحظہ
سے شرف ہر جس کو مولانا علامہ و پیشوائے
علماء امام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب
نے لکھا ہے ان کے فیوض ہمیشہ جاری رہیں
ہر شیبہ فراز پر سوائد ہی کیلئے ہے ان کی
خوبی و اقصیٰ حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے
بدگمانی زائل مندرائی اور یہی ہمارا اور ہمارے

الحمد لله عالم الغيب والشهادة و
الصلوة والسلام على من قال ان
احسن الظن من العبادة وعلى اله
واصحابه هم سادة الامة وقادة
وبعد فقد تشرفت بمطالعة المقالة
التي رصفها المولى العلامة مقدم
علماء الانام مولانا المولى
خليل احمد لا زال فيوضه منسجمة
على السهول والاكمام فله درة ولا
مثل عشرة قداق بالحق الصريح
وازال عن اهل الحق الظن القبيح

جملہ شاخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں
پس حق تعالیٰ مصنف کو اس محنت کی جزا
عطا فرمائے جو حاسد کی افتراء پر دازی کے سبب
کے باطل کرنے میں انھوں نے کی ہے۔

طبع
العام

وہو معتقد ناو معتقد مشائخنا
جميعا لا ريب فيه فاثابه الله تعالى
جزاء عنائه في ابطال وساوس
الحاسد في افتراءه فقط
عمود عفی عنه المدرس الاول في
مدرسة ديوبند

تحریر نیت اعلیٰ صفاة الصلحی حضرت مولانا الحاج میر محمد حسن صاحب امرہی اس امر پر
خدا کے لیے ہے عادل مجیب کی خوبی کہ مستحکم عقائد

عجیب برکیاں ہر مسئلہ اور باب میں بیان کی، اور
پھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک و بطلان کے
گھونگٹ حق اور صواب کے چہروں سے کھینچ
دیے۔ کیونکہ نہ ہو مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق
تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین
زمانہ میں پیشوا ہے۔ پس حق یہ ہے کہ خدا ان کو
دام و باقی رکھے کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور
جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس
کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے
پیچھے سے، اور یہی حق صریح ہے جس میں
شک نہیں۔ پس یہی حق ہے اور حق کے
بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب

لله در المحیب اللیب حیث اتی
بتحقیقات منیفة وتدقیقات
بدیعة فی کل مسألة و باب و
میز القشر عن اللباب و کشف قناع
الریب و البطلان عن وجوه خرائد
الحق و الصواب کیف لا و المحیب
المحق المحقق هو مورد انعامه و
افضاله و مقدم المحققین فی اقرانه
وامثاله فالحق انه ادامہ الله تعالى
وابقاء اصحاب فی ما افادونی کل
ما اجاب اجاد لا یاتیه الباطل من
بین یدیہ ولا من خلفه و هو
حق صریح لا مرہب فیہ فهذا هو

الحق وما ذا بعد الحق الا الضلال
 وكل ذلك هو معتقدنا و معتقد
 مشائخنا و ساداتنا اماننا الله
 عليه و حشرنا مع عباده المخلصين
 المتقين و بوانا في جوار المقربين
 من النبيين و الصديقين و الشهداء
 و المهالحين اامين فامين فمن تقول
 علينا او على مشائخنا العظام بعض
 الاقاويل فكلها فرية بلا مرية و
 الله يهدينا و اياهم الى صراط مستقيم
 و هو تعالى و تقدس بكل شئ خبير
 و عليم و اخرد عوننا ان الحمد لله
 رب العلمين و الصلوة و السلام
 على خير خلقه و صفوة انبيائه
 سيدنا و مولانا محمد و اله و صحبه
 اجمعين و انا العبد الضعيف الخفيف
 خادم الطلبة احقر الزمن احمد حسن
 الحسيني نسا و الامروهي مولدا و
 موطننا و اچشتي الصابري و النقشبندی
 المجددی طریقہ و مشربا و الحنفی
 الماتریدی مسلکا و مذہبا۔

ہمارا ادز ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا
 عقیدہ ہے، حق تعالیٰ ہم کو اسی پر موت
 دے اور اپنے مخلص پر ہیزگار بندوں کے
 ساتھ محشور فرمائے اور انہیں یار و صدیقین
 و شہداء و صالحین مقرب بندوں کے ہم سایہ
 میں جگہ عطا فرمائے آمین، آمین۔ پس جس
 نے ہم پر یا ہمارے با عظمت مشائخ پر کوئی
 قول جھوٹ باندھا تو وہ بلاشبہ اقرار ہے
 اور اللہ ہم کو اور ان کو راہ مستقیم دکھائے
 اور وہ ہی حق تعالیٰ ہر شے سے باخبر ہے
 واقف ہے اور آخر پکار یہ ہے کہ سب
 تعریف اللہ کو جو رب العالمین ہے اور
 درود و سلام ہو بہترین خلق خلاصہ
 انبیاء سیدنا و مولانا محمد، اور
 ان کے آل و اصحاب پر اور سب پر۔
 میں ہوں بندہ ضعیف خادم الطلبة
 احقر الزمن، احمد حسن حسیني نسا امروی
 مولدا و موطننا چشتی صابری بقشبندي
 مجددی طریقہ و مشربا، حنفی ماتریدی
 مسلکا و مذہبا۔

طبع الخاتم

تحریر شریف عیونہ الفقہا و اسوۃ الاصفیاء حضرت مولانا الحاج المولوی عزیز الرحمن صاحب برکات تم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام الايمان الاكملان على من لا نبي من بعده اما بعد فيقول العبد المفتقر الى رحمة الرحيم المنان عزيز الرحمن عفا الله عنه المفتي والمدرس في المدرسة العالمية الواقعة في ديوبند ان ما نطقه العلامة المقدام البحر القمقام المحدث الفقيه المتكلم النبويه الرحلة الامام قدوة الانام جامع الشريعة والطريقة واقف رموز الحقيقة من قام لنصرة الحق المبين وقمع اساس الشرك والاحداث في الدين المويد من الله الواحد الصمد مولانا الحاج الحافظ خليل احمد المدرس الاول في مدرسة مظاهر العلوم الواقعة في السهارنپور وحفظها الله من الشرور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ تفریضیں اللہ کے لیے بنیں اور درود و سلام تمام و کامل اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں و کتنا ہے رحیم و مہربان کی رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمن عفا اللہ عنہ مفتی مدرس مدرس عالیہ واقع دیوبند جو کچھ تحریر فرمایا، علامہ پیشوا، دریاب تواج محدث فقیہ متکلم، عاقل، مرجع امام مقتدا سے خلق جامع شریعت طرہت واقف اسرار حقیقت کہ کھڑے ہوئے حق ظاہر کی مدد کے لیے اور اگلا بھیجیں شرک و بدعت کی بنیاد، مؤید من اللہ الواحد الصمد مولانا الحاج حافظ خليل احمد مدرس اول مدرسہ مظاهر العلوم واقع سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے محفوظ رکھے)، مسائل کی تحقیق میں وہ سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ سب سے پس اللہ ان کو عمدہ جزا دے قیامت کے

فی تحقیق المسائل هو الحق عندی
ومعتقدی و مشائخی فجازاه الله
احسن الجزاء یوم القیام ورحم الله
من احسن الظن بالسادات العظام
والله تعالیٰ ولی التوفیق وبالحمد
اولاً و آخراً حقیق و هو حسبی و
نعم الوکیل۔

اس کو لکھا بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ
کتبہ العبد عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبند
دیوبندی نے۔

کلمات باریکات طیبہ الملت حکیم الامت مولانا الحاج الحافظ شرف علی ادا اللہ فیہم

نُقِرُّه و نعتدہ و اکل امر
المفترین الی الله و انا اشرف علی
الہقاوی الحنفی الجشتی ختم الله
تعالیٰ له بالخیر۔

تصدیق لطیف شیخ الاقیام سند البرہان مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبدالرحیم صاحب

الذی کتب فی ہذہ الرسالتحق
صحیح و ثابت فی الکتب بنص صحیح
و هو معتقدی و معتقد مشائخی
رضوان الله تعالیٰ علیہم اجمعین
احیاناً الله بہا و اماناً علیہا و

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود
ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ، اور
یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے
اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو۔ اسی پر
اقتدایم کہ جلا دے اور اسی پر موت دے

انا العبد الضعیف عبد الرحیم عفی
 عنه الراجحی الخادم لحضرة مولانا
 الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ
 سرہ العزیز۔

میں ہوں بندہ شعیف عبد الرحیم عفی
 راجحی الخادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد
 گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

تسبیح منیرین الحکماء ام الفضل حضرت مولانا الحاج لکھنوی محمد حسن صاحب مجاہدین

الحمد لله التوحد في جلال ذاته
 المستورة عن شوائب النقص وسماته
 والصلوة والسلام على سيدنا محمد
 نبيه ورسوله وعلى اله وصحبه
 اجمعين وبعد فهذا القول الذي
 نطق به الشيخ الاجل الامجد و
 الفرد الاكمل الاوحد مولانا
 الحاج الحافظ خليل احمد دام ظله
 الظليل على رؤس المسترشدين و
 ابقاه الله تعالى لاحياء الشريعة و
 الطريقة والدين هو الحق عندنا و
 معتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان
 الله تعالى عليهم اجمعين الى يوم الدين
 وانا العبد الضعیف الخيف محمد
 حسن عفا الله عنه الديوبندي :-

سب تعرضين اللہ کے لیے جو کیا ہے اپنی ذات
 کے جلال میں، پاک ہے نقص کے شائبوں اور عیبوں
 سے اور درود و سلام سیدنا محمد پر جو اس کے
 نبی و رسول ہیں اور ان کی سب اولاد و اولاد
 پر ابا بعد پس یہ تقریر جو شیخ اجل امجد
 اور فرد اکمل و اوحد مولانا حاجی حافظ
 خلیل احمد دام ظلہ علی رؤس المسترشدين
 نے فرمائی ہے، خدا ان کو شریعت و
 طریقت اور دین کے زندہ کرنے کے
 لیے قائم رکھے، حتیٰ جہ ہمارے نزدیک
 اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ
 رضوان اللہ علیہم اجمعین، الی یوم
 الدین کا۔
 میں ہوں بندہ ضعیف خیف محمد حسن
 عفی عنہ دیوبندی۔

تحریر تشریف جامع الکمال صواعق الاحول جناب مولانا الحاج المومنی قدس سرہ صابورک احوالہ

یہی ہے حق اور صواب

هذا هو الحق والصواب

قدرت اللہ غفرلہ ولو الدیہ مدرس

قدرت اللہ غفرلہ ولو الدیہ مدرس

مدرسہ مراد آباد -

مدرسہ مراد آباد

تحریر تشریف صاحب الرائے اصحاب الفہم الشاہقہ مولانا الحاج المومنی صاحب بیت من صاحب فیض

سب تعریفیں اللہ کیلئے اور درود و سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو کچھ لکھا ہے شیخ امام دانا سردار سے سوالات مذکورہ کے جواب میں دیئے اور صواب ہے اور اس کے مطابق ہے جو سنت و کتاب کہ رہی ہیں اور ہم اس کو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لیے۔ اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کا۔ پس اللہ رحم فرمائے اس پر جو بحیثیت انصاف دیکھے اور حق کا یقین لائے اور صدق کا مطمح ہو۔

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده وبعد فما كتبه الشيخ الامام الحبر الهمام في جواب السوالات المذكورة هو الحق والصواب والمطابق لما نطق به السنة والكتاب وهو الذي نتدين لله تعالى وبه وهو معتقدنا ومعتقد جميع مشائخنا رحمهم الله تعالى فرحم الله من نظرهما بعين الانصاف واذعن للحق وانقاد للصدق

وانا القيد الضعيف

حبیب الرحمن دیوبندی

حبیب الرحمن دیوبندی

تحریر لطیف یقیمہ اسلف ۱۰۰۰ء و ۱۰۰۱ء مختلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب ابراہان

ماکتبہ العلامة وحید العصر ہو جو کچھ لکھا علامہ کی تائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔

احمد بن مولانا محمد قاسم النانوتوی ثم الديويندى ناظم المدرسة العالية الديوبندية
احمد بن مولانا محمد قاسم نانوتوی ثم الديويندى مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند۔

تحریر شریف حاوی الفروع الاصول جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج المولوی علامہ ابراہان صاحب

الحمد لله الذي قصرت عن وصف كماله السنة بلغاء الانام وضعفت عن الوصول الى ساحة جلاله اجنحة العقول والافهام والصلوة والسلام على افضل الرسل سيدنا محمد بن الهادي الى دار السلام وعلى اله واصحابه البررة الكرام ، اما بعد فالقول الذي نطق به في جواب السوال المذكورة اكمل كلاء الزمان واعلم علماء الدوران وقدوة جماعة السالكين وزبدة مجامع المتقين مولانا الحافظ الحاج

سب تصریفیں اللہ کو زیبا ہیں کہ اس کے کلام کا وصف بیان کرنے سے مخلوق کے ضمیر کی زبانیں قاصر اور اس کی عظمت کے میدان تک پہنچنے سے عقول و انہام کے بازو پھٹتے ہیں اور درود و سلام افضل رسل سیدنا محمد پر، اور ان کے آل و اصحاب نیکو کاران بزرگان پر۔ اما بعد یہ تقریر جو سوالات مذکورہ کے جواب میں کالمین زمانہ میں اکمل، اور علماء وقت میں اعلم اور گروہ سائلین کے مقتدا، اور جماعت تائے متقین کے خلاصہ مولانا حافظ حاجی خلیل احمد صاحب نے فرمائی ہے۔ قول حق اور کلام صادق

خلیل احمد سلمہ اللہ تعالیٰ قول حق
 وکلام صادق وهو معتقدنا و معتقد
 جمیع مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ
 اجمعین - وانا العبد الضعیف
 غلام رسول عفا اللہ عنہ القوی
 المدرس فی المدرسة العالیة الدیوبندیة

ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے
 تمام مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔
 میں ہوں بسندہ ضعیف
 غلام رسول عفی عنہ
 مدرس مدرسہ عالیہ
 دیوبند

تحریر نیک فاضل عصر کابل و جناب مولانا مولوی محمد شہول صاحب لائزہ مجاہدہ

حامد او مصلیا و مسلما و بعد فہذا
 الاجوبۃ التي حررها رافع راية العلم
 والهداية خافض رايات الجهل و
 الضلالة سيد ارباب الطريقة سند
 اصحاب الحقيقة زبدة الفقهاء و
 المفسرين قدوة المتكلمين والمحدثين
 الشيخ الاجل الاوحد الحافظ الحاج
 مولانا خليل احمد لائزالت فيضانة
 على المسلمين والمسترشدين الى ابد
 حقيقي بان يعتمد عليها كلها و يدين
 بها جلها وهو معتقدنا و معتقد مشائخنا
 وانا عبد الاارذل محمد بن افضل المدعو
 بالسهول عفى عنہ مدرس المدرسة العالیة الدیوبندیة - مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

حمد و صلوة و سلام کے بعد یہ جوابات جن کو علم و
 ہدایت کے چھٹوں کو اونچا کرنے والے اور جن کو گمراہی
 کے نشانوں کو نیچا کرنے والے اہل طریقت کے
 سردار اور اصحاب حقیقت کے مستند خلاصہ
 فقہاء و مفسرین، مقتدائے متکلمین و محدثین
 اہل اور حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب
 نے تحریر فرمایا ہے ان کے فیضان مسلمانوں
 اور طالبان ہدایت پر سدا قائم رہیں واقعی
 اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور
 ان سب کو مذہب قرار دیا جائے، اور یہی
 عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا اور میں
 ہوں بندہ ارذل محمد بن افضل یعنی سہول عفی عنہ

تحریر لطیف عالم تحریر فیاض بے نظیر حجاب مولانا المومنی عبدالصمد صاحب اللہ تبارہ

الحمد لله الذي علم ادم الاسماء
كلها واعطى صواعق النعوت الصفاة
كلها وانافض علينا النعم الشوامخ
قبل الاستحقاق وهذا انا الصراط
السوي مع تفرق السبل والشقاق
ونصلي ونسلم على محمد عبده و
رسوله الذي ارسل والحق خاتمة
اعوانه خاتمة اركانہ والباطل عالمة
نيرانه عالمة اشمانه داعياً الى الله
من كان كفروا امر بالمعروف ونهى
عن غيره وزجر - وعلى اله البررة
الكرام واصحاب الكلمة العظام -
الشافعين المشفعين في المحشر اما
بعد فالاجوبة التي حررها سبيع
رياض الطريقة وبركة هذه الخليفة
معي معالم الطريق بعدد روسها و
مجدد مراسم المعارف غب افول
اقمارها وشموسها الذي تفجرت
ينابيع الحكم على لسانه - وفاضت

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آدم کو تمام
نام سکھائے اور عطا فرمائی ہم کو عالی نعمتیں استحقاق
سے پہلے اور ہم کو دکھایا سیدھا راستہ مختلف متفرق
راستوں میں اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں۔
اس کے بندہ اور رسول محمد پر جو ایسے
وقت رسول بنے کہ حق کے مددگار مسند
اور ارکان مضمحل ہو چکے تھے اور باطل کی
شعلے بلند اور قیمت بڑھ گئی تھی۔ آسے
بلایا اللہ کی طرف ہر کفر کرنے والے کو
اور پہلے کام کی تاکید فرمائی اور منع کرنے
بڑے کام سے اور روکا، اور آپ کی اولاد پر
و محکوم اور صحابہ کا طین با عظمت پر، جو مشرکین
سفارش فرمائیں گے اور مقبول ہوگی (اما بعد)
جوابات جن کو تحریر فرمایا ہے ایسی ذات نے جو
باغنائے حقیقت کی بہار اور مخلوق میں مبارک
ہیں زندہ کرنے والے راہ کے نشانوں کے ان
کے مٹ جانے کے بعد اور معرفتوں کے مراسم کی
تجدید کرنے والے ان کے ماہتاب اور آفتاب
غروب ہو جانے کے بعد کہ جاری ہیں حکمتوں کے

عیون المعارف من خلل جنابہ۔
 وانبث اشعة انوارہ فی القلوب۔
 وبعث سرا یا اسرارہ الی کل طالب
 و مطلوب و سطعت شمس معارفہ
 و زکت اعراس عوارفہ۔ لازال الزهد
 شعارہ۔ والورع وقارہ۔ والذکر انیسہ
 والفکر جلیسہ مولانا العلام و استاذنا
 الفہام الشیخ الازہد والہام الامجد
 الحافظ الحاج بخلیل احمد صدر
 المدرسین فی مدرسۃ مظاہر العلوم
 الواقعة فی السہارنפור حریریۃ بان
 یمتقدھا اهل الحق والیقین و حقہ
 بان سلمھا العلماء الراسخون فی
 الدین المتین و ہذہ عقائدنا و
 عقائد مشائخنا و نحن بزجور من اللہ
 ان یحییانا و یمیتنا علیہا و یدخلنا
 فی دار السلام مع اساتذتنا الکرام و
 مو نعم المولی و نعم المعین و آخر
 دعوتنا ان الحمد للہ رب العلمین
 والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ
 و فخر رسلہ و آلہ و صحبہم اجمعین

چشتی ان کے وسط قلب سے اور پھیل رہی
 ہیں ان کے انوار کی شعاعیں دلوں میں اور
 پہنچ رہے ہیں ان کے اسرار کے لشکر ہر
 طالب و مطلوب تک اور چمک رہے ہیں ان
 کی معرفتوں کے آفتاب اور آگے ہوئے ہیں ان
 کی معرفتوں کے درخت سدا رہتے رہد ان کا طریقہ
 اور تقویٰ ان کا لباس اور یا حق ان کی مونس اور
 فکر حق ان کا ہم نشین مولانا العلام اور ہمارے استاذ
 فہم شیخ صاحب زہد اور سردار بزرگ حافظ علی
 یعنی مولانا بخلیل احمد مدرس اول مدرسہ
 مظاہر العلوم سہارنپور (یہ سارے جوابات
 اس لائق ہیں) کہ اہل حق ان کو عقیدہ بناویں اور
 مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط علماء ان کو تسلیم
 کریں اور یہی ہمارے عقائد اور ہمارے مشائخ کے
 عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انھیں
 جلاویں اور ہمارے اور ہم کو داخل فرمائے جنت
 میں ہمارے بزرگ استاذ کے ساتھ اور یہی بہتر
 کار ساز اور بہتر مددگار ہے، اور آخری دُعا
 ہماری یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العلمین کو
 اور درود و سلام بہترین مخلوق و فخر پیغمبران پر
 اور ان کی ساری اولاد و اصحاب پر۔

الراقم الاثم محمد عبد الصمد عفا عنه الاحد البجنوری المدرس في المدرسة العالية الديوبندية اقامها الله وادامها الى يوم القيمة.

راقم اثم محمد عبد الصمد عفا عنه الاحد مدرس مدرسته عاليه ديوبند، خدا اس کو تاقیامت دائم قائم رکھے۔

تحریر شریف لک شریعہ البیضا و رسالہ طریقہ الغر حضرت مولانا الحاج محمد اسحاق انیسوی صاحب المصیب

اللہ در العجیب المحقق المصیب صدقت بما فیہ بلا شک مریب۔ الاحقر محمد اسحق انیسوی ثم الدہلوی۔

اللہ کے لیے ہے خوبی حق و صواب جوابات دینے والے کی جو کچھ اس میں ہے بلا شک مریب تصدیق کیا ہوں۔

احقر محمد اسحق انیسوی ثم الدہلوی

تحریر طیف نام الدین عمیرہ اہل المتین بننا الحاج الموی ریاض الدین صبا طال البقا

اصاب من اجاب محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسه عالیہ میرٹھ۔

عجیب نے درست بیان کیا محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسه عالیہ میرٹھ۔

تحریر طیف ربیع ایض الاسلام مقمدا انام جناب مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب فیضہم

رأیت الاجوبه كلها فوجدتها حقة صريحة لا يجوم حول سرادقاتها شك ولا ريب. وهو معتقدی ومعتقد مشائخی رحمهم الله تعالى

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اس کے ارد گرد بھی شک و ریب نہیں گھوم سکتا۔ اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

وانا العبد الضعيف الراجى رحمة مولاي
المدعو بكفايت الله الشاھجھانفورى
الحنفى المدرس فى المدرسة الامينية
الدهلوية -

میں ہوں بندۂ ضعیف امیدوار رحمت
خداوندی محمد کفایت اللہ شاہجھانپوری حنفی
مدرس مدرسہ امینیہ
دہلی

تحریر شریف جامع علوم تعلیم و فنون العقلیہ جناب مولانا ابوالموی ضیا الحق صاحب فضلہ اعظم
اصاب من اجاب
العبد ضیاء الحق عفی عنہ المدرس فی
المدرسة الامينية الدهلوية -
بموجب نے درست بیان کیا
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ
دہلی

تحریر شریف جامع علوم تعلیم و فنون العقلیہ جناب مولانا ابوالموی محمد قاسم صاحب فضلہ اعظم
الجواب صحیح
العبد محمد قاسم عفی عنہ المدرس
فی المدرسة الامينية الدهلوية -
جواب صحیح ہے
بندہ محمد قاسم عفی عنہ
مدرس مدرسہ امینیہ، دہلی

تحریر شریف ذو الفضل الفضائل عذرة الاقران والامثال جناب الحاج ابوالموی شمس العابد صاحب کثر الشان
الحمد لله الذي هداانا للاسلام ما كنا
لننتدى لولا ان هداانا الله ، و
الصلوة والسلام على خير البرية
سيد محمد وآله الى يوم لقاءه و
بعد فاني تشرفت بمطالعة المقالة
سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم
کو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پاسکتے
اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا اور درود و سلام
بہترین مخلوقات سیدنا محمد اور ان کی آل پر قیامت
تک۔ میں اس مقالہ شریف کے ملاحظہ سے

الشریفة التي غمها الامام الیهمام
 الراجل الاكمل الاوحد ستيدنا و
 مولانا الحافظ الحاج المولوی خلیل
 احمد ادامہ اللہ لاساس الشریک فی
 الاسلام قاطعاً وقامعاً ولا بقیة
 البدع فی الدین هادماً وقالعاً فی
 اجوبة الاسئلة هو الصدق والصواب
 والحق عندی بلا ارتیاب هذا هو
 معتقدی ومعتقد مشائخی نقربه
 لساناً ونعتقدہ جناناً فللہ در الحجب
 الاریب البحر المقام والجر الفہام
 ثم للہ درہ قد اصاب فیما اجاب
 واجاد فیما افاد متعناً اللہ بطول
 حیاته وبقائه وجزاه اللہ عنی و
 عن سائر اهل الحق خیر اجزاء عانہ
 فی ابطال وساوس المقتوی فی افتراءہ
 وانا العبد الضعیف محمد بن المدعو
 بماسق الہی المیرٹھی عفا اللہ عنہ

مشرف ہوا جس کو پیشوا سردار مظلم کامل مکتا
 ہمارے سردار اور مولیٰ محافظ حاجی مولوی
 خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اللہ
 تعالیٰ ان کو سدا اسلام میں شریک کی بنیاد کا
 قلع اور قلع کرنے والا اور دینی بدعتوں کی
 بنیادوں کا گرنے والا اور اکھاڑنے والا
 رکھے۔ یہ سوالات کے جوابات صادق اور
 صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں
 یہی سیرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ
 ہے ہم زبان اس کے مقرر اور بدل اس کے
 معتقد ہیں۔ پس اللہ کے لیے ہے خوبی معیبت
 عامل درائے راج اور عامل فہم کی۔ پھر اللہ کے
 ہے ان کی خوبی جو کچھ جواب دیا صاحب دیا اور
 عہدہ نفع پہنچایا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات و بقا کے
 طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جنائے
 میری اور تمام اہل حق کی طرف سے۔ بہتر جزا اہل باطل
 کہ بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنے کی
 محنت کے صلہ میں۔ میں ہوں بندہ ضعیف
 محمد عاشق الہی عینی میرٹھی

تحریر لطیف مجدد الطغر و علم الخروم البابر الشاہد الزہر جناب مولوی حاج احمد رضا دم فیضیہ
 ان فی ذلک لذکر لی لمن کان لہ

بے شک اس میں صحت ہے اس کے لیے

قَلْبًا أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ سَهْمِيذٌ
 وانا الراجي الى الله الرحمن الرحيم
 المدعو بسراج احمد المدرس في
 المدرسة سردهنه

جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کہ کان لگائے
 میں ہوں امیدوار سوائے خدائے واحد
 محمد سراج احمد مدرس مدرسہ سردهنه
 ضلع میرٹھ۔

تحریر شریفین علم لاق مخزن سن الاطلاق جتنا موسیٰ ری محمد حق ضامنصر اللہ مبینہ
 ما کتبہ العلامة فهو حق صحیح بلا
 ارتیاب العبد الضعیف
 محمد اسحق میرٹھی المدرس فی
 المدرسة الاسلامیة الواقعة فی
 بلدة میرٹھ۔
 جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب
 حق صحیح ہے
 بندہ ضعیف محمد اسحق میرٹھی، مدرسہ
 مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

تحریر طبیب و الأمراض الروماتية و علاج الامراض الاربعة
 طبیب و الأمراض الروماتية و علاج الامراض الاربعة
 انہ لقول فصل و ما هو بالهزل
 العبد محمد مصطفیٰ الجینوری الطیب
 الوارد فی میرٹھ۔
 بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔
 بندہ محمد مصطفیٰ الجینوری طیب و ارد
 سال میرٹھ

تحریر طبیب عین الانسان الکامل و نسا عیو الاصل
 العبد محمد مسعود احمد بن
 حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
 حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ النور

تحریر شریف و منطقتہ و لفضائل مطرحة نظر السادة و الافاضل جناب مولانا محمد سعید صاحب اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي تقدست ذاته
الممدية عن أن يسائل أحد في
صفاته المختصة و أن كان من
الانبياء و ترفعت قدرته من
تطرف العقول و الأراء و الصلوة
و السلام على أفضل من يتوسل
به في الدعاء من المرسلين و
الصديقين و الشهداء و الصالحاء
و أكمل من يدعى من الأحياء بعد
الوصال و اللقاء و على آله و أصحابه
الذين هم أشداء على الكفار و
على المؤمنين من الرحاء أما بعد
فرايت هذه الاجوبة فوجدتها قولا
حقا مطابقا للواقع و كلاما صادقا
يقبله القانع و المانع - لا ريب فيه
هدى للمتقين الذين يؤمنون على
الحق و يعرضون عن باطل الفضالين
المضلين - كيف لا و قد تمعها من هو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی ذات
بے نیاز مقدس ہے کہ اس کی صفات خاصہ میں
کوئی اس کا ہم مثل ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہوں
اور اس کی قدرت عالی ہے عقل اور راسخ
کے دخل سے درود و سلام ان میں بہترین نیت
پر جن کو دعائیں وسیلہ پکڑا جاتا ہے۔ یعنی
پیغمبران و صدیقین اور شہداء و صلحاء اور
کامل جن کے لیے وصال و انتقال کے بعد
حیات ثابت ہے اور ان کی اولاد و اصحاب
پر جو کافروں پر سخت تر اور مسلمانوں پر
مہربان تر ہیں اما بعد میں نے یہ جوابات
دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق
اور کلام راست، جس کو ہر قانع و مخالف
قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے
پر ہیزگاروں کے لیے جو حق کو مانتے اور
گمراہوں و گمراہ کرنے والوں کی واہیات
سے منہ پھیرتے ہیں کیوں نہ ہو ان کو لکھا
ہے انہوں نے جو نقلی و عقلی علوم کی اطراف

محدد جهات العلوم النقلية و
العقلية - ذروة سنام الصناعات
العالوية و السفلية - منطقة بروج
الكمال و مطرقة لتصريف المبتدئين
من الفرق الاثني عشرية وغيرها
من الانقلاب الى الاعتدال شمس
ذلك الولاية - بدر سماء الهداية
الذي اصبح رياض العلم والهداية
بسحاب فيضه زاهرة - و امست
حياض الجهل و الغواية بصواعق
نقمة غائرة حامل لواء السنة
السنية - قاصع البدعة السيئة الشنيعة
رشيد الملة و الدين قاسم الفيوضات
للمستفيضين - محمود الزمان -
اشرف من جميع الاقران - مقتدى
المسلمين - محجة العلمين حضرتنا
و مرشدنا و وسيلتنا و مطاعنا مولانا
الحافظ الحاج المولوى خليل احمد
لا زالت شمس فيوضاته بارزعة
للمقتبسين من انواره - و دامت
اشعة بركاته ساطعة للسالكين على

کی مد بندی کرنے والے اور فنون عالی و سافل
کے رفیع المرتبہ شخص ہیں بروج کمال کے منطقہ
اور رواقض وغیرہ مبتدعین کو انقلاب سے
اعتدال کی جانب پھیرنے کے لیے بنزلہ نگرز
نفاک ولایت کے آفتاب آسمان ہدایت
کے ماہتاب جن کے فیض کی گھاٹوں سے
علم و ہدایت کے باغ لہلہا اٹھے اور جن
کے غصہ کی بجلیوں سے جہل و گمراہی کے
حوض پایاب بن گئے۔ روشن سنت کے علمبردار
پرعت سیئہ شنیعہ کے اکھاڑنے والے
طلت و دین کے رشید طالبین کے فیوضات
فیوضات کے قاسم محمود زمانہ، محجہ
اہل عصر میں اشرف، مسلمانوں کے
پسندیدہ عالم ہمارے حضرت و مرشد
اور وسیلہ و مطاع مولانا حافظ حاجی مولوی
خلیل احمد صاحب ان کے فیوضات
کے آفتاب سدا ان کا نور لینے والے
والوں کے لیے چمکتے رہیں۔ اور ان کی
برکات کی شعاعیں ان کے قدم بہ قدم
چلنے والوں پر ہمیشہ چمکتی رہیں۔ آمین
یا رب العلمین۔

خطواتہ و آثارہ، اُمین یارب العلمین
 وانا عبدہ الحقیق محمد بن المدعو بیحیی
 السہراچی المدرس فی مدرسة مظاهر
 علوم سہارنپور

میں ہوں بندہ ضعیف حقیر محمد بیحیی سہراچی
 مدرس مدرسہ مظاهر علوم
 سہارنپور

تحریر فیف نائش العلوم العربیہ و ما الفنون و بیہ جنبا من المومنی کفایت صبارا و علمہ

الحمد لله الذي لا حياة الا في رضاه
 ولا نعيم الا في قربه ولا صلاح للقلب
 ولا فلاح الا في الاخلاص له وتوجيه
 حبه و الصلوة والسلام على سيدنا
 و مولانا محمد عبده و رسوله الذي
 ارسله على حين فقرة من الرسل فهدى
 به الى اقوم الطرق و اوضح السبل و
 على اله و صحبه العظام الذين هم قادة
 الابرار و قدوة الكرام. و بعد فهذه
 نسيقة انيقة. و وجيزة وثيقة الفها
 عمدة العلماء جهيد الفضلاء الجامع
 بين الشريعة و الطريقة. الواقف بأسرار
 المعرفة و الحقيقة الذي درس من
 المعارف و العلوم ما اندرس و احيى
 مراسم الملة الحنيفة الرشيدية البيضاء
 جملة تعريفين اس الله کے لیے کہ حیات اس
 رضا اور آسائش اس کے قرب میں منحصر ہے
 قلب کی صلاح و بہبودی اس کے اخلاص اور کمال
 محبت پر موقوف ہے۔ اور درود و سلام
 سیدنا و مولانا محمد پر جو اس کے بندہ اور رسول
 ہیں کہ بھیجا ان کو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر
 بس ان کے ذریعہ سے سب سے اعلیٰ مرتبہ
 واضح طریق دکھلایا۔ اور ان کی اولاد با عظمت اسباب
 پر جو سرداران، نیکو کاران و مقتدیان بزرگان میں یہ
 تحریر کا نیزہ آید فہمہ و شیعہ جس کو ہائیت کیا عمدة
 العلماء سردار و فضلاء جماع شریعت و طریقت
 واقف رموز معرفت و حقیقت نے کہ تعلیم ہی
 معرفتوں اور علوم کی اس کے بعد کہ محو ہو گئے
 تھے اور جہاں چمکتی ملت حنیفہ رشیدیہ کے
 مراسم کو اس کے بعد کہ مٹ چلے تھے پناہ ال

بعد ما سجدت ان تنظس۔ کہت
 الکملاء خاتم الاولیاء الحدیث المتکلم
 الفقیہ النبیه سیدی و مولائی الحافظ
 الحاج المولیٰ خلیل احمد لا زالت
 شمس افاضتہ بازعة و بدور افاذتہ
 طالعة فلاہ درہ ثم لله درہ حیث
 نطق بالصواب فی کل ماب و ذلک
 فضل الله یؤتیہ من یشاء و الله
 ذو الفضل العظم و هو سیدی من
 یشاء الی صراط مستقیم و احوال و
 لا یوجہ الہ ما لله العلی العظیم العبد
 زاہد محمد بن المدعو بکفایت الله
 جعل الله اخرینہ خیرا من اولاہ
 الذکویٰ مسکنا مدرس مدرسه
 مظاہر العلوم الواقعہ فی سہارنפור۔

کمال، نمبر اولیاء، محدث متکلم فقیہ عاقل
 سیدی و مولائی حافظ حاجی مولانا خلیل احمد
 صاحب نے ان کے افاضے کے آفتاب
 چمکتے اور ان کے افادہ کے ماہتاب نکلتے
 رہیں۔ سو اللہ کے لیے ہے ان کی خوبی پس
 اللہ کے لیے ان کی خوبی کہ ہر باب میں صواب
 کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے
 دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ وہی
 ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ سیدی
 راستگی، اور نہ پھرنا سے نہ طاقت مگر اللہ
 بہتر با عظمت کے ہاتھ۔
 بندہ اداہ محمد کفایت اللہ اللہ اس
 آخرت دنیا سے بہتر بنائے
 گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس مدرسہ
 مظاہر علوم سہارنپور۔

هذه

خلاصہ تصدیقات السادة العلماء بمكة المكرمة

زادها الله تعالى شرفاً وفضلاً

یہ مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے

جن میں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید باصیل کی تصدیق نیت و تحریر ہے
ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

صورة ما كتبه حضرة الشيخ الاجل والفاضل الاجل امام العلماء

ومقدم الفضلاء رئيس الشيوخ الكرام وسند الاصفياء العظم

عين اعيان الزمان قطب فلك العلوم والعرفان حضرة مولانا

الشيخ محمد سعيد باصیل الشافعي شيخ العلماء بمكة المكرمة

والامام والخطيب بالمسجد الحرام لا زال محفوظاً بنعم الملك العلام

تقریظ مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تاسہ پیشائے علماء و مقتدائے فضلاء شیخ کرام

کے سردار اور با عظمت اصفیاء میں مستند محترم اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت جناب

حضرت مولانا شیخ محمد سعید باصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ اور امام خطیب مسجد حرام

ہمیشہ شاہنشاہِ علم کی نعمتوں سے گھرے رہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد (حمد و صلوة کے واضح ہو) میں نے بڑے

زبردست و نہایت سجدار عالم کے یہ جوابات

جو سوالات مذکورہ کے متعلق انہوں نے لکھے

اما بعد فقد طالعت هذه الاجوبة

للعلامة الفهامة المسطورة على الاسئلة

المذكورة في هذه الرسالة فرأيتها في

غاية الصواب شكر الله تعالى المجيب
اخى وعزيزى الاوحد الشيخ خليل
احمد ادام الله سعده واجلاله فى
الدارين وكسره رؤوس الضالين
والحاسدين الى يوم الدين بجاہ
المرسلين۔

امين رقمه بقلمه المرتجى من ربه
كمال النيل محمد سعيد بن محمد باصيل
مفتى الشافعية ورئيس العلماء بمكة
المكرمة غفر الله له ولجميع
المسلمين

طبع الخاتم

مهر

ہیں غور کے ساتھ دیکھے ہیں ان کو نہایت
درجہ درست پایا اسے تعالیٰ جواب لکھنے والے
میرے بھائی اور عزیز بیکت شیخ خلیل احمد
کی سحر پر مشکور فرمائے اور ان کی صلاح و جدت
کو دارین میں اتم رکھے اور ان کے ذریعہ سے گمراہوں
اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ مستند
الاسلمین توڑتا ہے آمین! لکھا ہے اپنے قلم سے
امیدوار کمال نیل محمد سعید خلیفہ محمد باصيل مفتی
شافعیہ اور شیخ علماء مکہ مکرمہ نے اللہ ان کو
ان کے دوستوں اور تمام مسلمانوں کو بچائے

مہورۃ ما کتبہ حضرت الامام الجلیل والفاضل النبیل منبع
العلوم ومخزن الفہوم محی السنۃ الغراء ما حی البدعۃ الظلماء
مولانا الشیخ احمد رشید الحنفی لازال منغمسا فی بحار
لطفہ الجلی والحنفی۔

تقریباً مسطورہ مقتدی صاحب جلالت وفاضل با عظمت چشمہ علوم و خزانہ فہوم
روشن سنت کے زندہ کرنے والے تاریک بدعت کے مٹانے والے مولانا شیخ
احمد رشید حنفی، حق تعالیٰ کے لطف کے سمندر میں مدافع ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو چپے ور لکھے

الحمد لله عالم الغیب والشہادۃ

الكبير المتعال والصلاة والسلام
 على سيدنا ونبينا وحبينا ومرشدنا
 وهادينا ومولانا واولنا محمد و
 صحبه و الال . وبعد فقد تتبعنا
 هذه الاحوية المنيفة الشرعية و
 المسائل اللطيفة المرعية للعالم
 المفضل انسان عين الافاضل عين
 الانسان الكامل صفوة الاماثل بقية
 الازاثل قاع الشرك ماحي المبدع
 مبيل اهل الزيغ والضلال سيف
 الله على رقاب الماردة المبتدعة
 الضلال المحذرت الوحيد والفقير
 الفريد سيدى ومولائى وملاذى حضرت
 المحافظ الحاج الشيخ خليل احمد لا
 زال ولم يزل مؤيدا امن مولانا ذى
 الجلال فله در من فاضل اديب و
 عارف اريب ومتكلم لبیب حيث
 تصدى لحماية الشرع الشريف وفاية
 الدين الحنيف وصيانة المذهب
 المنيف فاعلى منار الحق ورفع معالم
 الهدى وقوى بنيانه وتسيد اركانہ و

جاننے والا بڑائی اور علو والا ہے اور درود و سلام
 ہمارے سرور نبی اور محبوب و مرشد اور
 ہادی و مولا اور سب سے بہتر محمد اور ان کے
 صحابہ و اولاد پر میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ
 کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے
 شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب
 فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی تپلی اور حسرت
 کمال انسان کی آنکھوں میں متغیب و سلف
 کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیرنے والے بدعتوں کے
 مٹانے والے کبھی و گراہی والوں کو تباہ کرنے والے
 اور بدین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی
 توار بنے ہوئے ہیں۔ محدث دکانہ اور فقیر کیتا
 یعنی سیدی و مولائی و ملاذی حضرت حافظ حاج
 شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالیٰ کی طرف سے
 ہمیشہ ہمیشہ ان کی تائید ہوتی رہے پس اللہ
 ہی کے لیے ہے خوبی ان فاضل ادریب اور
 صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام و اناناک کہ
 شرع شریف کی حمایت اور دین مہبین کی
 حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لیے طیار
 ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کر دیا ہدایت کے
 نشان بلند کیے اس کی بنیاد مضبوط کی۔ اسکے ستون

وضع برهانہ فما احسن بیا نہ وما
 اطلق لسانہ وما افصح بقیانہ فلعمری
 لقد کشف الغطاء وازال العماء و
 اجمم العداء والبهم ثوب الهوان
 والروی وانار للمسترشدين سبل
 الهدی ميز الخبیث من الطیب و
 بین الحق والھواب ووافق السنة
 والکتب واطهر العجب العجاب ان
 فی ذلک لذکری لاولی الالباب ازال
 رب المرتابین وفضح تلبیس الملبسین
 وفرق جمع المحرفین وشتت شمل
 المفسدین وبدو حزب الملحدین و
 فت اکباد المبتدعین وکسر چند
 الضالین وهزم افواج المضلین واهلک
 اعداء الدین وخذل المغیرین المبلدین
 واخزی اخوان الشیاطین وابطل
 عمل المشرکین فقطع دابر القوم الذین
 ظلموا و الحمد لله رب العالمین۔
 وکیف لا الا ان حزب الله هم الغالبون
 فله درہ ثم لله درہ اجاب فاباد
 واما بجزاه الله عن الاسلام و

محکم کیے اور اس کی دلیل واضح کر دی کہ تمہاری
 بیان اور کتنی صاف زبان اور کسی فصیح تقریر ہے
 کہ واقعی پر وہ اٹھا دیا اور اندھا پن دور کر دیا
 دشمنوں کی زبان بند کر دی اور ان کو ذلت و
 ہلاکت کے کپڑے پہنا دیے اور طالبان ہدایت
 کے لیے حق کے راستے روشن کر دیے۔ گنہگار
 پاک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کر دیا
 اور حدیث و قرآن کی مراقت کی اور عجیب
 مضامین بیان فرمائے۔ واقعی اس میں اہل عقول
 کے لیے پوری نصیحت ہے۔ اہل شک کا شک
 زائل کر دیا اور غلط طوطیوں کو والوں کی گڑبڑ کو
 دی بخرام کرنے والوں کا گروہ منتشر بنا دیا اور
 پروازوں کا اجتماع متفرق اور محدود کی جماعت
 تباہ کر دیا۔ بدعتوں کے کلیجے بھاڑ دیے اور گمراہوں
 کے لشکروں کو توڑ دیا اور گمراہ کرنے والوں کی سپاہ
 کو بھگا دیا۔ دین کے دشمنوں کو ہلاک اور غیر و تبدیل
 کرنے والوں کو خوار کیا شیطان کے بھائیوں کو
 ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کردار باطل کر دیے پس
 ہتھیاروں کی جڑ ہی کٹ گئی۔ اللہ رب العظیم کا شکر
 ہے اور کہیں نہ ہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی
 رہا ہے۔ پس اللہ کے لیے ہے مولانا کی خوبی

المسلمين افضل اجزاء امين بجاه
سيد المرسلين والحمد لله اولوا وَاخِرَا
وباطنا وظاهرا و صلى الله على قرّة
اعيننا سيدنا محمد خاتم جميع الانبياء
واله وصحبه ومن تبعهم واهتدى
بهداهم وسلك سبيلهم واتبع
طريقهم وسار على منهجهم الى
يوم الدين امين امين امين
امين لا ارضى بواحدة حتى اضيف
اليه الف امينا.

قال بضمه وكتبه بقلمه الفقير الى
ربه التواب راجي رحمة الله الوهاب
عبده وعابده احمد رشيد خان
نواب المكي عفى الله عنه وعن والده
وتجاوز عن سيئاتهم بجاه النبي
الارباب شافع المذنبين يوم الحساب
حررة يوم الخميس التاسع عشر من
شهر ذي الحجة الحرام الذي هو من
شهور السنة الثامنة والعشرين
بعد الثمانمائة والالف من هجرة من

له العز والشرف عليه افضل الصلوة واكمل السلام واتم التحية امين!

کہ جو جواب دیا درست و صحیح دیا۔ اللہ ان کو سلام
اور اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے
آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ ہی کو زیبا ہے ہر
قسم کی تعریف اول و آخر اور ظاہر و باطن اور
روز قیامت تک رحمت نازل فرمائے حتی تعالیٰ
ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک سیدنا محمد پر جو تمام نبیوں
کی مُہر ہیں اور ان کی اولاد و صحابہ پر اور ان
جو ان کے تابع ہیں اور ان کی روش اختیار کریں
اور ان کی راہ چلیں اور ان کے طریقہ کا اتباع کریں
اور ان کے راستے کو سسک بناویں۔ آمین آمین
آمین آمین آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہ ہوں
یہاں تک کہ ہزار بار آمین کہی جائے۔

کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے
قرب پروردگار کے محتاج اور بخشش ماننے خدا کی
رحمت کے امیدوار بندہ احمد رشید خان نواب
مکی نے اللہ ان کی اور ان کے والدین کی خطاؤں
سے درگزر کرے اور معاف فرماوے بجاہ
شیخ گناہ گاراں بہریم قیامت۔

یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ نبوی

طبع الخاتم

صورة ما كتبه حضرة امام الاتقياء السالكين ومقدم
 النفساء العارفين جنيد زمانه و اوانه شبلي دهره وزمانه
 محمد و اولادهم من منبع الفيوض للخواص و العوام جناب الشيخ
 محب الدين المهاجر المكي الحنفي لا زال بمرجوده زاخراً
 و بدر فيضه لامعاً

تقدیر مسطورہ پیشوائے اقیار سالكين و مقدرائے فضلای عارفین جنید زمانہ شبلی وقت
 ممدوم الامام حنیفہ فیض برائے خواص و عوام جناب شیخ مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی
 حنفی ان کے سخا کا سمندر موزن اور فیضان کا ماہتاب روشن ہے۔
 الاجوبہ صحیحہ تمام جوابات صحیح ہیں۔

حرره خادم الولی الکامل حفصہ الشیخ
 امداد اللہ علیہ رحمۃ اللہ محب الدین
 کما اس کو ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب
 قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکی
 مہاجر مکہ معظمہ نے۔

صورة ما كتبه رئيس الاتقياء الصالحين و امام الاولياء و
 العارفين مركز دائرة الفنون العربية و قطب سماء العلوم العقلية
 جناب الشيخ محمد صديق الافغانى المكي۔

تقریظ جو تحریر فرمائی نیکو کار پرہیزگاروں کے سرور اولیاء اور عارفین کے پیشوا
 دائرۃ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ
 محمد صدیق افغانی نے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد لله الذی لا یغفران یشرک بہ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم
 سب تعریف اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشے گا،

www.abnmedia.com

اور اس کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے گا
 پناہ بخیر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا
 رب تم کو خراب بنانا ہے اگر چاہے تم پر رحم
 فرمائے اور اگر چاہے تم کو عذاب دے اور اسے
 تمہیں ہم نے تم کو لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا اور
 فرمایا کہ جس نے کفر کیا، اللہ اور اس کے فرشتوں
 اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کو اللہ
 بیشک تمہ پرے درجہ کی گراہی میں پڑا اور وہ لوگ
 اس ذات پر جس نے ظاہر فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ
 کہا وہ جنتی ہوا حضرت ابو ذر نے یہ سن کر عرض کیا
 کیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کرے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ
 زنا کرے اگرچہ چوری کرے، ابو ذر کو ناکوا
 تو ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 کیونکہ علم اس کا ذاتی ہے پس اللہ تعالیٰ متکلم ہے
 بذاتہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دینے
 والے ہیں جو آپ کی طرف اللہ وحی فرماتا ہے خواہ
 جلی ہو یا خفی جیسا کہ ارشاد فرمایا، حتی تعالیٰ نے
 اور تمہیں نہیں بولتے خواہش نفس سے ان کا ارشاد
 تو بس وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے جو
 کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں

ويعفروها دون ذلك لمن يشاء كما
 قال تعالى ربكم اعلم بكم ان يشاء
 يرحمكم او ان يشاء يعذبكم وما
 ارسلناك عليهم وكيلا والذي قال و
 من كفر بالله وملكته وكتبه ورسالة
 واليوم الآخر فقد ضل ضللا بعيدا
 والصلوة والسلام على من قال من
 قال لا اله الا الله دخل الجنة قال
 ابو ذر يا رسول الله وان زني وان
 سرق قال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم وان زني وان سرق على رغم
 انفت ابى ذر لله علم الغيب والشهادة
 لانه من تلقاء ذاته تعالى فالله متكلم
 من تلقاء نفسه واما رسول الله صلى
 الله عليه وسلم فهو خير لما اوحى اليه
 جليا كان او خفيا كما قال الله تعالى
 وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحى
 يوحى الذى كتب مولانا الشيخ خليل
 احمد فى هذه الرسالة فهو حق صحيح
 لا ريب فيه وماذا بعد حق الا
 الضلال وهو معتقدنا ومعتقد

مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔
 وانا العبد الضعیف محمد صدیق
 الاضافی المہاجر۔

لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھ شک نہیں اور
 حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ
 ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا۔
 میں ہوں بندہ ضعیف محمد صدیق افغانی صاحب مکہ مکرمہ

چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زید شرفاً وفضلاً
 کے سرور اور ان کے امام ہیں لہذا ان کی تصدیق و تقریر کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے آواز
 کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ مکرمہ کی تصدیقیں بلا جہد و جہد صحابہ
 ہوئیں وہ ثبت کر دی گئیں اور اسی وجہ سے اس وقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی
 مدینہ منورہ زید شرفاً وفضلاً جو تصدیقیں پیش ہوئیں انھیں پرکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی
 مخالفت وغیر میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اور اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب
 بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی، مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریر کو بحجۃ تقریرت کلمات لے لیا اور
 واپس نہ کیا۔ اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی۔ سو ہدیہ ناظرین ہے :-

تقریر مولانا العلامة الامام المہام الفقیر الزاہد الفاضل
 الماجد حضرت مولانا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ ادام اللہ تعالیٰ
 بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد لله الذی وفق من شاء من
 عبادة السادة الاتقياء لاقامة منار
 الدين يجمع كل منابذ لشريعة سيده
 المرسلين صلى الله عليه وسلم وعلى
 آله وصحبه وكل منتم اليه. أما بعد

سب تعریفیں اللہ کو جس نے اپنے مفتی بندوں
 میں جس کو چاہا دین کا منار قائم رکھنے کی توفیق
 بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت
 کرنے والے کا قلع قمع کرے۔ اما بعد میں اس تحریر
 اور جو کچھ ان چھپیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے

قد اطلعت بهذا التحرير وعلى جميع
ما وقع على هذه الاسئلة الستة و
العشرين من التقرير فوجدته هو الحق
المبين وكيف لا وهو تقرير عضد
الدين عصام الموحدين الا ان
عمود تفسيره كشاف لايات التمكن
فضلة الحاج خليل احمد لزال على
معراج الهداية يصعد فليصعد آمين
اللهم آمين!

امر برفقه مفتي المالکیت حالاً
بمكة المكرمة محمد عابد بن حسين

سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو لکھا ہوا حتی
پایا اور کریں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو
مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات
تمکین کا واضح کرنے والا یعنی بزرگ حاجی
خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا
چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں۔ آمین
آمین اللهم آمین۔

حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد بن حسین
مفتی مالکی نے۔

طبع الخاتم

تقریظ الشیخ الایجل والحدیث الاکمل حضرت مولانا محمد علی
بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب مدوح
انار الله برهانه۔

تمام حمد اللہ کے لیے ہے، اس کی نعمتوں پر
اور درود و سلام سرور انبیاء سیدنا محمد اور ان
کی اولاد کرام و اصحاب عظام پر۔

اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین
مالکی مدرس و امام مسجد حرام کہ علماء محقق بیگانہ
مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے

الحمد لله على الأئمة والصلوة
والسلام على سيد انبيائه سيدنا محمد
وعلى اله الكرام واصحابه السادة القادة
الاعلام. اما بعد فيقول العبد الحقير
المالكي محمد علي بن حسين احمد
الامام والمدرس بالمسجد المكي اني

ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے، تمام
 محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل
 نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے
 پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور
 ان کو ہمیشہ نیک اعمال اور حسنِ شانہ کی توفیق
 بخشے۔ آمین اللہم آمین!

لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرسہ
 امام مسجد مکی نے

طبع الخاتم

وجدت ما حرره العالم العلامة
 المحقق الاوحد فضلة الحاج الحافظ
 الشيخ خليل احمد على هذه الاسئلة
 الستة والعشرين هو الحق الذي لا ياتي
 الباطل من بين يديه ولا من خلفه
 عند جميع المحققين فجزاه الله تعالى
 خيرا الجزاء ووفقنا واياہ دائما لصلاح
 الاعمال الحميدة وحسن الشناء
 آمین اللہم آمین!

کتبہ الامام المدرس بالمسجد
 المکی محمد علی ابن حسین المالکی

خلاصہ تصادقِ علماءِ سنیہ منور زادہ اللہ شرفاً وعلیماً

سب سے اول امام فقہار زمانہ دسویں صدی میں وقت، مرکز علوم عقلیہ، منبع معارف نقلیہ، قلب فلک تحقیق و تدقیق، شمس سما اللامات والتصدیق حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا لخص تین مقام سے لکھتے ہیں :-

مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں فرمایا ہے :

وقد كتب الفاضل العالم
فی اول رسالته المسئلة بتتقیف الکلام
ما نضبه :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریف زینا ہے اللہ کو جس سے
لیے اس کی ذات و صفات میں کمال مطلق ہے
ہے منزہ ہے حدوث اور اس کی علامات سے
عکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں
مغز ہے اس کی ثنا اور عالی ہے اس کی شان
واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اس کی حمد اور درود
سلام ہرے سرور و مولانا محمد پر جن کو بھیجا اللہ نے
دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر اور ان کا وجود
بنایا تمام اگلے کچھلوں کے لیے نعمت اور ختم کیا
ان کی نبوت و رسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت
اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام ان کی اولاد

الحمد لله الذی له الکمال المطلق
فی ذاته و صفاته المنزهة عن الحدوث
وسمائه الحکیم فی افعاله الصادق
فی اقواله - عز شفاء تعالیٰ جده و
وجب علینا شکره و حمده و الصلوة
والسلام علی سیدنا و مولانا محمد
الذی بعثه الله رحمة للعالمین و
جعل وجوده نعمة عامة للاولین و
الآخرین و ختم بنبوته و رسالته نبوة
الانبياء و رسالته المرسلین و علی
الله و اصحابه و کل من تمسک به هدیه

الى يوم الدين اما بعد فقد قدم علينا
 بالمدينة المنورة والرحاب النبوة
 المطهرة جناب العلامة الفاضل و
 المحقق الكامل احد العلماء
 المشهورين بالهند الشيخ خليل احمد
 حين تشرف بزيارة خير الانام سيد
 الانام والمرسلين العظام سيدنا وولانا
 محمد عليه افضل الصلوة والسلام
 وقدم اليه رسالة مشتملة على اجوبة
 اسئلة وارادة اليه من بعض العلماء
 لكشف عن حقيقة مذهبه ومذهب
 معتقد مشائخه الفضلاء وطلب
 مني ان انظر في تلك الاجوبة بعين
 الانصاف ومجانبة الانحراف عن
 الحق وترك الاعتساف فجمعت ما
 في هذه الورقات مما اراه اليه
 نظري من التحقيقات مقتبساً لها
 من مشكوة ائمة الدين المتقدمين
 في التمسك بجبل الله المتين اجابة
 لمطلوبه وتلبية لمغلوبه وسميته كمال
 التثقيف والتقويم لعوج الافهام عما

اصحاب اور تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقہ
 پر چلیں قیامت کے دن تک، اما بعد ہمارے
 پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ منورہ
 میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے
 مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد
 صاحب بہترین خلق سید الانام و مرسلین سیدنا و
 مولانا محمد علیہ افضل الصلوة و التسلیم و
 زیارت سے مشرف ہونے کے وقت اور ان کی
 رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے
 جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور
 ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی
 حقیقت و ماہیت ظاہر کرنے کے لیے ان کی
 جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور
 شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ
 میں ان جوابات میں نظر کر دوں چشم انصاف سے
 اور حق سے انحراف کرنے سے بچ کر اور زیادتی
 چھوڑ کر پس میں نے ان کی خواہش کے موافق
 اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہاں
 تک میری نظر پہنچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جن
 کو ان کے پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ
 کیا ہے جن کا اقتدا کیا جاتا ہے، اللہ کی مضبوط

يجب لكلام الله القديم وسبب
 تسميته له بهذا الاسم ان الكلام
 على الاحوية التي اجابها عن تلك
 الاسئلة وان كان متنوعا متعلقا
 باحكام شتى من الفروع والاصول
 اهمها ما يتعلق بوجوب الصدق في
 كلام الله تعالى النفسى واللفظى و
 لهذه الاهمية قدمت العلامة على
 هذا المبحث على الكلام على غيره
 من تلك الاجوبة بالله المستعان
 منه التوفيق وعليه التكلان

وقال في وسط رسالة الشرفية
 في اخرا المبحث الاول مانصه
 وبعد اطلاءك على هذا البيان الشافى
 وادراك له بالفهم السليم الكافى
 تعلم ان ما ذكره الفاضل الشيخ
 خليل احمد فى جواب الثالث و
 العشرين والرابع والعشرين الخاص
 والعشرين كلام معروف فى كثير من

رسى کے مضبوط تھا منے میں اور میں نے اس کا ہم
 کمال التعميق والتعميم لعرج الانعام عما يجب
 لكلام الله القديم ركذا اور اس رسالہ کے یہاں لکھنے
 کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات
 دیے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع و اصول کے
 مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب سے زیادہ
 اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی لفظی
 میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور
 اسی کے اہم ہونے کی وجہ سے اس بحث پر گفتگو
 دوسرے جوابوں پر مقدم اور اللہ ہی سے شروع
 جاتی ہے اور اسی پر بھروسہ اس کے بعد کلام
 لفظی و نفسی کی تحقیق اور اس میں صدق و کذب
 کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید و احتمالات نقلیہ
 اور اپنے رسالہ شریفیہ کے وسط میں
 پہلی بحث کے آخریوں تحریر فرماتے ہیں :-
 اور جب اسے مخاطب تو اس شافی بیان
 پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اس کو
 سمجھ لیا تو معلوم کر لے گا کہ جو کچھ فاضل شیخ
 خلیل احمد نے تیس و چوبیس و پچیسین سوال
 کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہت سے
 معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں

الکتب المستبصرة المتداولة لعلماء الكلام
 المتأخرين كالمواقف والمعاصد و
 شروح التجريد والمسيرة وغيرها و
 محصل تلك الاجوبة التي ذكرها
 الشيخ خليل احمد موافقة علماء
 الكلام المذكورين في مقدورية مخالفة
 الوعد والوعيد والخبر الصادق لله
 تعالى في الكلام اللفظي المستزمنة
 للامكان الذاتي في ذلك عندهم مع
 الجزم والقطع بعدم وقوعها وهذا
 القدر لا يوجب كفرا ولا عنادا و
 لا بدعة في الدين ولا فسادا كيف
 قد علمت موافقة كلام العلماء الذين
 ذكرناهم عليه كما رأيت في كلام
 المواقف وشرحه الذي نقلناه قريبا
 فالشيخ خليل احمد لم يخرج عن
 دائرة كلامهم لكن اقول مع هذا
 نصيحة له ولسائر علماء الهند انه
 ينبغي لهم عدم الخوض في هذه
 المسائل الغامضة واخلصها
 الدقيقة التي لا يفهمها الا الواحد

میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید و مسائرہ وغیر
 کے شرحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جن
 کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء
 کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی
 میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور صحیح خبر کا
 خلاف کرنا حتیٰ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے
 جو ان کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے
 مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف
 کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم
 آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور فساد
 اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکے
 کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے ان کے جن کا ذکر
 ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اس کی
 شرح وغیرہ کی عبارتیں جن کو ہم نے ابھی نقل
 کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان
 حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن
 باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء
 ہند سے بطور نصیحت کتابوں کہ سب علماء
 کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان
 دقیق احکام میں خوض نہ کیا کریں جن کو عوام تو
 کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے بھی بھیند

بعد الواحد من فحول العلماء المحققين
 فضلا عن غيرهم فضلا عن عوام المسلمين
 لانهم اذا قالوا ان مقدورية مخالفة
 الوعيد والخبر الالهي لله تعالى مستلزقة
 لامكان الكذب في الكلام اللفظي المنسوب
 اليه تعالى بالذات لا بالوقوع وانشاعوا
 ذلك بين عامة الناس تبادلرت اذهانهم
 الى انهم قائلون بجواز الكذب في كلام
 الله تعالى فحينئذ يكون شان اولئك
 العامة مترددا بين الامر بين الاول
 يتلقوا ذلك بالقبول على الوجه الذي
 فهموه فيقعوا في الكفر والاحاد الثاني
 ان لا يتلقوه بالقبول ويتكروه غاية
 الانكار ويسنعوا على قائله غاية التشيع
 وينسبوهم الى الكفر والاحاد وكلا
 الامرين فساد في الدين عظيم فلاجل
 ذلك يجب عليهم عدم الخوض في هذه
 المسائل الا عند الاضطرار الشديد
 مع توجيه الخطاب الى ذي قلب يلقى
 السمع وهو شهيد وقد وفقنا الله
 بهد اياته وارشاده لسلك السبيل

ایک دو انحصار الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی
 نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ
 کی وہی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ
 کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم
 آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی طرف منسوب ہے
 کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو
 پھیلائیں گے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن پر
 اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں
 کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت ان عوام
 کی حالت ان دو امر میں متردد ہوگی کہ یا تو جنس کلام
 ان کی سمجھ میں آیا ہے اسی کو قبول کر کے مان لیں گے
 پس کفر والحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اس کو
 قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کرینگے
 اس کے قائل پڑھن و شیخ کرینگے اور ان کو کفر الحاد
 کی طرف نسبت کرینگے اور یہ دونوں باتیں دین
 میں فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب
 ہے کہ ان مسائل میں خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی
 سخت ضرورت ہی پیش آجائے تو عبوری ہے
 کہ ایسے شخص کو مخاطب بنا کر کہ طلب سمجھاویں جو
 صاحب دل ہو کہ توجہ کان لگا کر سنے اور ہم کو
 اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور

برایت سے اس راستہ پر چلنے کی جس میں اس بڑے
خطرے میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم
صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو اپنے والائے
تمام جہان کا۔

اور فرمایا اپنے رسالہ شریفیہ کے آخر میں
جس کی عبارت یہ ہے:

اور جب اس مقام تک تقریر پہنچ چکی تو ان
ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ
کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جس کو علامہ
فاضل شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے
اور اس کے احکامات میں غور کرنے کے لیے جو
سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات جو
میں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازمی
بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر
کیا ہے کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جس پر کوئی
باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور
یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب
تصنیف کرنے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش
کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل
مشہور ہے قدیم سے کہ جو مولف بنا وہ نشانہ
بنا اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

التي فيها التخلص من الوقوع في هذه
الخطر العظيم بالوجه الصحيح المستقيم
والحمد لله رب العالمين

وقال في اختتام رسالته
الشريفة ما نصه -

و اذا وصل بنا الكلام الى هذا
المقام فنقول قولاً عاماً لا شاملاً لجميع
هذه الرسالة المشتملة على ستة و
عشرين جواباً التي قدمها اليها
العلامة الفاضل الشيخ خليل احمد
للنظر فيها وناقل ما فيها من الاحكام
انالم نجد فيها قولاً يوجب الكفر و
الابتداع و لا ما ينتقد عليه انتقاداً
ما الا هذه المواضع الثلاثة التي
ذكرناها وليس فيها ما يوجب الكفر و
الابتداع ايضاً كما علمت ذلك من
كلامنا فيها و من المعلوم انه لا يسلم
كل عالم الف كتاباً من العثرات
في بعض المواضع من كلامه فقد ما قيل
من الف فقد استهدف وقال الامام

مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مامناً
 الورد و مردود علیہ الا صاحب ہذا
 القبر الکریم یعنی قبرہ صلی اللہ
 علیہ وسلم وحسبى اللہ وکفى والحمد
 رب العلمین۔ ثم جمعها وکتابتها فی
 الیوم الثانی من شهر ربیع الاول عام
 الف و ثلاثمائة وتسع وعشرین من
 الهجرة النبویة علی صاحبها افضل
 الصلوة وازکی التحیة۔

فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس
 نے دوسرے پر رونہ کیا ہو یا جس پر رونہ
 ہوا ہو، بجز اس بزرگ قبولے یعنی سیدنا محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم کو اللہ کافی و
 وافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے
 تمام عالم کا

ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب
 کتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ

شیخ مدوح کے اس رسالہ پر جوہر تامہ علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں
 جس کا مقصد اجوبہ مذکورہ پر تقریظ و تنقید کرنے والے اصحاب کی عبارت و مواہب کا نقل کرنا
 ہے اس رسالہ کے اول و آخر و وسط تین مقامات لکھ دیے گئے ہیں مفصلہ ذیل علماء کی موجود
 ثبت ہیں :-

المدرس مدرسة الشفا المدرس فی الحرم النبوی الخاری الخفی خادم العلم بالمحرم النبوی

راجی فیض الکریم
 خلیل بن ابراہیم

۱۳۲۶
 ملا محمد حاتم

۱۳۲۲
 رموحي عمر

شیخ المالکیہ مجرم خیر البریة خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی خادم العلم بالمحرم الشریف النبوی

محمد العزیز
 الوزیر التونسی

عمر بن حمدان
 المحرمی

السید احمد
 الجزائری

محمد السومی
 الخیاری

محمد بن کی
 البرزنجی

خادم العلم بالمسجد النبوی

من مشاهير علماء العرب

خادم العلم الشريف في دمشق الشام و
خطيب جامع السروجيخادم العلم والمدرس في
باب السلاماحمد بن المأمون
البيضاوي ١٣٦٨

محمد توفيق

موسى كاظم
بن محمد

خادم العلم بالمجد الشريف

خادم العلم الشريف في بلدة النجف عظيم
الله

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

احمد بن محمد خير
الحاج العباسيابن نعمان
محمد منصور
١٣٢٦معصوم
احمد
سيد

من علماء العرب

الفقيه اليه عزمانه احتفلوا بالشهد بالقرآن
الرشق

المدرس بالحرم الشريف النبوي

عبدالله القادري
محمد بن سوادة
العزيمي وابيهيسين عفي عنه
١٣٢٦

ملا عبد الرحمن

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

خادم بالحرم الشريف النبوي

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

محمود
عبد
انجواداحمد
بساطيمحمد حسن
سندي

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

الفقيه النابلسي الحنفي خادم العلم بالحرم النبوي

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي

احمد
ابن احمد
اسعدعبد الله
١٣٢٨محمد بن
عمر
الفلاني

صورة ما كتبه على اصل الرسالة حضرة شيخ العلماء
الكرام وسند الاصفياء العظام محي السنة الغراء وعضد
السلة البيضاء رئيس السادة العظام ومقدم الفضلاء
الفخام حيا اب الشيخ احمد بن محمد خير الشنقيطي المالكي
المدني لازل بحار فيضه زاخرة امين -

نقل تقریظ جس کو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علمائے کرام اور
سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شفاف ملت کے بازو
سرداران با عظمت کے مقتدا اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب
شیخ احمد بن محمد شیر شنیقظلی مالکی مدنی نے سدا ان کے فیضان کے سمندر
موجزن رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اس ذات کہ جو اس کا مستحق ہے اور درود
سلام بہترین مخلوق پر اس کے بعد واضح ہو کہ میں
نے صاحب تحقیق اتاذا اور صاحب تدقیق
علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کا مطالعہ کیا
بے نیاز شاہنشاہ کی توفیق سدا ان کے شان
حال رہے اور کیا و گناہ خدا کی عنایت ان پر
دام رہے جو کچھ اس میں ہے بالکل مذہب اہل سنت
کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش
نہ پائی جو ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام
اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور
حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ
کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولود شریف
اگر عارضی نام شریح باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل
مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ مدت سے
اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر مراد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمستحقه والصلوة و
السلام علی افضل خلقه اما بعد لما
اطلعت علی رسالۃ الاستاذ المحقق
والحبر المدقق الشیخ خلیل احمد
لازال مشغولاً بتوفیق الملک الصمد
وملحوظاً بعناية الواحد الاحد وجدت
ما فیها موافقاً لمذہب اهل السنة
كله ولم یبق للتکلم بما لا الافی
مسئلة القیام عند ذکر مولود الشریف
والاحوال التي تعرض لذلك والحق
كما اشار الیه الشیخ بل صرح ببعضه
ان المولد الشریف ان كان سامناً مما
يعرض له من المنکرات فهو امر
مستحب محمود شرعاً كما هو المعروف
عند اکابر العلماء جیلاً بعد جیل

وقرنا بعد قرن ان لم یسلم من المنکرات کما ذکره الاستاذ انه یقع فی الهند مثلاً واما فی غیر الهند بالنادر وقوعه بل لا نسمع بشئی مما ذکرانه یقع فی الهند واقع فی غیره فیمنع من جهة ما عرض له والحاصل ان العلة تدور مع العلول وجود او عدم ما فیث وجد المنکر لزم ترک الوسیلة الیه وحث عدم استحب اظهار ما هو من شعائر المسلمین و فی مسئلة السؤال الثانی والعشرون ان من اعتقد قدوم روحه الشریف من عالم الارواح الی عالم الشهادة الخ اما قدوم روحه علیه الصلوة والسلام فی بعض الاحیان لبعض الخواص امر غیر مستبعد ومعتقد لهذا القدر لا یعد خطأ لکونه امرا مسکناً فهو صلی الله علیه وسلم حی فی قبره الشریف یتصرف فی الکون باذن الله تعالی کیف شاء لکن لا بمعنی کونه صلی الله علیه وسلم مالکاً للنعف والضرر

منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ اساذ نے ذکر فرمایا ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے علاوہ دوسری جگہ ساذ نادور ایسا ہوتا ہوگا بلکہ وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سنا تو اس پیش آجانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود سے ضرور منع کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ وہ مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائیگا۔ وہ ان اس شی کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کیا مستحب ہوگا اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص معتقد ہو جناب سول اللہ صلی علیہ وسلم کی روح مبارک کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے کا الخ پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی خاص وقت میں جناب سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر فوج کے تشریف لانے میں تو کچھ استعجاب نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا بے غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن

فانه لا نافع وارضار الا الله تعالى
قال تعالى قل لا املك لنفسي نفعا
ولا ضررا الا ما شاء الله واما اعتقاد
تجدد الولاية فلا يتصور من ذي عقل
تام واما قول الاستاذ فهو محط تشبه
بفعل المجوس فكان ينبغي للاستاذ
عبارة هو اليق من هذه لكونه حاكما
لهم بالاسلام كان يقول فيه بعض
شبه مثلا والله تعالى اعلم وفي
مسئلة الكلام في الفصل الخامس
والعشرين اقول المسئلة الخلاف
فيها مشهور وينبغي عدم الخوض مع
اهل البيع في مثلها واما الاستاذ
فهو ناقل من كلام اهل السنة لا محالة
وحيث كان ناقلا من كلام اهل السنة
بأني حال كان على هدى قال في
الوسيلة وكل راى لاتباع السلف
ادى من المجمع والمختلف فيه فمن
يراه لا فضلا له فيما يراه له ولا
اضلا له وكل ما اجمع اهل السنة
على خلافه فكل سنة يهلك اما

الاولى
التي

خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں
مگر نہ باین معنی کہ حضرت جعلی اللہ علیہ وسلم نفع اور
نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر
پہنچانے والا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد
خداوندی ہے کہ کہہ دو اے محمد! میں مالک نہیں
اپنے نفس کے لیے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا مگر
جو کچھ اللہ چاہے اب رہا پیدائش کے از سر نو
ہونے کا عقیدہ ہو کسی کو جسے عقل والے کے
اس کا احتمال بھی نہیں ہوتا۔ ماں اساذ کا یہ فرمانا
کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطا دار اور مجوس کلام
سے مشابہت کرنے والا ہے۔ سو اساذ کو زبردستی
کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان بجز
اسلام کا حکم قائم رکھتی مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں
کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم۔ اور پھر یہی سوال ہیں
کلام کے مسئلہ کے متعلق ہیں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں
اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسکوں میں
بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جائے اور
اساذ فقینا اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور
جب کلام اہل سنت کے ناقل ہوتے تو بہر حال ہدایت
پر چلتے اسی وسیلہ میں سطور بہ بہرہ رہتے جو
سلف کے اتباع میں ہو سکتا تھا فقیر میں یا اختلافیہ

يعسل الانسان - فيه وان زينته
 الشيطان فحيث كان دائرا بين
 الاشاعرة و الماتريدية فهو على
 ملة الحق قال في الواضع المبين و
 اعلم بان الملة المرضية هي التي
 عليها الاشعرية و الماتريدية اذ
 هي التي اتى بها احمد هادي الامة
 و من يجدها عنها يكن مبتدعا فنعم
 من كان لها متبعا -

کتابہ خادم العلم بالحرم النبوی
 احمد بن محمد خیر الشقیظی
 عفی اللہ عنہ :-

احمد
 ابن محمد
 الشقیظی

میں تو اس رائے کو کون شخص گراہی کہ سکتا ہے
 نہیں ہرگز نہیں، نہ وہ منکال ہے اور نہ اضلال،
 البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع
 ہو نیزوں کی طرح ہلک ہے اگر انسان اس میں
 خوض کرے اگرچہ شیطان اس کو آراستہ بنا دے۔
 پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان
 دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح میں رہیں
 مذکور ہے کہ جان لے لے مخاطب پسندیدہ طریقہ
 وہی ہے جس پر اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ
 ہے جس کو راہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے
 پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکور کا متبع ہو

لکھا حرم نبوی میں علم کے خادم،
 احمد بن محمد خیر الشقیظی عفی اللہ عنہ

مر

خلاصۃ التصدیقات لسادة العلماء بمصر الجامع الازهر

صورة ماكتبه حضرة امام الفضلاء الكاملين ومقدم
الفقهاء العارفين بسند العلماء المتقين وسيد الحكماء
المتقين حجة الله على العالمين ظل الله على المؤمنين
نور الاسلام والمسلمين مخزن حكم رب العالمين
حضرة الشيخ سليم البشري شيخ العلماء بالجامع الازهر
الشريف متع الله المسلمين بطول بقائه امين!

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور
علماء متقین میں مستند اور حکماء متقین کے سرور، اہل دنیا پر اللہ کی محبت اور مومنین
پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں کے نور اور رب العالمین کے حکمتوں کے مخزن،
حضرت شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے بہرہ یاب فرمائے
اللہ مسلمانوں کو ان کی بقا طویل فرما کر آمین!

الحمد لله وحده - والصلوة والسلام
على من لا نبي بعده - اما بعد فقد
اطلعت على هذه الرسالة الجليّة
فوجدتها مشتملة على العقائد الصحيحة
وهي عقائد اهل السنة والجماعة
سب تعريف الله لكانه کے لیے اور درود و
سلام اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں
اس بعظمت رسالہ پر مطلع ہوا۔ پس میں نے اس
کو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں
اہل السنۃ والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ

غیر ان انکار الوقوف عند ذکر
ولادته صلی اللہ علیہ وسلم والتشہیح
علی فاعل ذلك بتشہیح بالمجوس
او بالروافض لیس علی ما ینبغی لان
کثیرا من الائمة استحسن الوقوف
المذکور بقصد الاحوال والتعظیم
للسبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلك امر
لا محذور فیہ۔ واللہ اعلم
شیخ الجامع الازھر

سلیم البشیری

کتبہ سلیمان
العبد بالازھر

کتبہ محمد ابراہیم
القایانی بالازھر

صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت
قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا
روافض سے مشابہت دے کر تشہیح مناسب
نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور
کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت
عظمت کی شان کے ارادہ سے ستم سمجھا ہے
اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی
نہیں۔

سلیم البشیری شیخ الجامع ازہر

لکھا اس کو محمد ابراہیم القایانی نے ازہر میں

لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازہر میں

خلاصۃ التصدیقات لسادة العلماء بدمشق الشام

خلاصۃ تصاویر علمائے دمشق الشام

صورة ما كتبه النحرير الفاضل والعلامة الكامل شمس العلماء الشاميين ويدر الفضلاء الحنفيين مفخر الفقهاء والمحدثين ملاذ الادباء والمفسرين جامع الفضائل كابرل عن كابر حضرة مولانا السيد محمد ابوالخير الشهير بابن عابدين بن العلامة احمد بن عبد الغني بن عمر عابدين الحسيني النقشبندی دمشقی متع الله المسلمين بطول بقائه امين - وهو من احفاد العلامة ابن عابدين صاحب الفتاوى الشامية رحمة الله تعالى -

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی، فاضل نحریر علامہ کامل علمائے شام کے آفتاب اور فضلاء اخلاف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے مایہ فخر ادباء و مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل آباء و اجداد سے، حضرت مولانا سید محمد ابوالخیر معروف بہ ابن عابدين خلف علامہ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدين حسینی نقشبندی دمشقی، اللہ ان کی درازی عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدين کے جو مصنف تھے فتاویٰ شامی کے، رحمة اللہ علیہ !

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو، اور سلام اس کے برگزیدے

الحمد لله وسلام على عباده الذين

اصطفیٰ اما بعد فقد اطلعني المولى
 الفاضل المكرم المحترم على هذه
 الرسالة فوجدتها مشتملة على التحقيق
 الذي هو بالقبول حقيق ولقد اتى
 مؤلفها بحفظه الله بالعجب العجاب
 ما هو معتقد اهل السنة والجماعة
 بلا ارتياب مما يدل على فضله وسعته
 اطلاعه فلا زال كثافا للمشكلات
 حلولا للمعضلات جزاه الله اجزاء
 الآوفي في هذه الدنيا وفي الآخرة
 حرره على عجل العقير اليه تعالى خادم
 العلماء ابو الخير محمد بن العلامة احمد
 بن عبد الغنى ابن عمر عابدين الحسيني
 نسا دمشقي بلدا عفا الله عنه بمنه
 وكرمه -

ابو الخير

محمد
عابدين

بندوں پر مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ
 مجھے دکھایا، پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس
 تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور
 اس کے مولف نے حق تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے
 عجیب تحریر رکھی جو بلاشک اہل السنۃ و
 الجماعت کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر
 رہا ہے مصنف کے وسعت معلومات پر
 پس وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے ہیں
 اور دشواریوں کے حل کرنے والے اللہ تعالیٰ
 کو پوری جزا عطا فرمائے اس دنیا میں
 اور آخرت میں۔ عجلت میں لکھا محتاج رسالہ
 خادم العلماء ابو الخير محمد بن علامہ احمد بن عبد الغنى
 ابن عمر عابدين نے جو بروئے نسب حسینی ہیں
 اور وطن دمشق اللہ اپنے لطف و کرم سے
 ان کو بخشے۔

مہر

صورة ما كتبه الفاضل الجليل الامام النبيل رئيس القضاة
 وسند الكلاء محقق عصره ومدقق دهره وحيد الزمان صفي الدوران
 جناب الشيخ مصطفى بن احمد الشطي الحنبلي لا زال مغمورا في
 رضوان الملك العلامة امين

نقل تقریظ جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلار سند کلمار امام عاقل
 محقق وقت مدق زمانہ کیتائے زمان برگزیدہ دوران جناب شیخ مصطفیٰ بن احمد
 شطی حنبلی نے سدشاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں۔ آمین!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو اول ہے
 بلا ابتدا کے اور آخر ہے بلا انتہا کے پس
 پاک ہے وہ معبود جس نے فضیلت سنجی اس
 امت محمدیہ کو بے شمار فضائل سے اور خلائق
 فرمایا لانتہا خصوصیتوں سے خصوصاً اس
 نعمت سے ان میں علماء کلمار اور فضلاء
 ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت
 کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور
 خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوٰۃ
 والسلام کے وارث اور امید کی جاتی ہے
 کہ انہیں خاصان خدا میں سے عالم فاضل
 فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مولف بھی ہیں
 جو چند شرعی مسالوں اور شریف علمی بحثوں
 پر مشتمل ہے۔ وہابی فرقہ کی تردید کے علیہ
 علماء حنبلی کے مذہب کے موافق بعض
 مسائل میں اور یہ رد انشاء اللہ اپنے موقع
 پر ہے۔ پس اللہ بہتر جزا دے ان مولف کو

الحمد لله الاول بلا بداية والآخر
 بلا نهاية ف سبحانه من الله تفضل على
 هذه الامة المحمدية بفضائل لا
 تحصى خصهم بخصائص لا تستقصى سيما
 وقد جعل منهم علماء ونبلاء و
 فضلاء وانا قلوبهم بنور معرفته
 وجعل منهم اولياء وورثة لخاتم
 الرسل عليه الصلوة والسلام ولسائر
 الانبياء وان ممن يرجي انه يكون
 منهم الشيخ حضرة العالم الفاضل و
 النبیه الاربیب الكامل مؤلف هذه
 الرسالة المشتملة على مسائل شرعية
 واجاث شريفة علمية نشر للرد على
 فرقة الوهابية في بعض مسائل على
 مذهب السادة الحنبلية والرد انشاء
 الله في محله فجزا الله تعالى هذا المؤلف
 عن سعديه خيرا وقابله باحسانه و

سہا ما صاۓة فی اشدۃ من زاع
 عن الحق وفرقہ والصلوۃ والسلام
 علی من هو الوسیلة العظمی لنیل کل
 فضیلة والغایة القصوی لوصول
 المراتب الجلیلة وعلی الہ واصحابہ
 واتباعہ واحزابہ لا سیما من ذب
 عن الدین المحمدی کل جہول وھابی
 معتدی اما بعد فانی وقفت علی هذا
 المؤلف الجلیل فوجدتہ سفرا حافلا
 لکل دقیق وجلیل من الرد علی
 الفرقۃ المبتدعة الوھابیة اکثر اللہ
 تعالیٰ من امثال مؤلفہ واعانہ بعناۃ
 الربانیة کیف لا والکلام من هذا
 الموضوع من اہم ما یعتنی بہ فی الوصول
 والفرع فجزا اللہ مولفہ العالم
 الفاضل والانسان الکامل افضل
 ماجوزی عامل علی عملہ وسقاہ
 اللہ من الرحیق عللہ ونہلہ ونرجو
 منہ الدعاء بحسن الخاتمة والتوفیق
 لمانیہ النجاة فی الاخرة۔ کتبہ الفقیر

الی اللہ تعالیٰ

محمد بن
 رشید
 العطاری

اور توفیق بخششی اور ان کے کلام کو بنا دیا تیر
 پہنچنے والے ان کے کلچوں میں جو حق سے پھرے
 اور علیحدہ ہوئے اور دو دو سلام اس ذات پر
 جو بڑا وسیلہ ہے ہر فضیلت کے حاصل کرنے
 کو اور مہتمائے مراد سے مراتب جلیلیہ تک
 پہنچنے کو اور ان کی اولاد و اصحاب اور
 تابعین و جماعت پر خصوصاً ان پر جنہوں نے
 دین محمدی سے ہر جاہل و باہمی معتدی کو دفع
 کیا۔ اما بعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف
 جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر بار یک
 با عظمت مضمون کا جس میں روسے بدعتی
 و با بیوں کے گروہ پر، مؤلف جیسے علماء کو
 حق تعالیٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرمائے
 عنایت ربانیر سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں
 گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل تو جو مسائل
 میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اس
 کے مؤلف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں
 بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی
 ہے اور ان کو شراب جنت سے میراب کرے
 بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعا حسن ناترکی
 اور ان اعمال کی توفیق کہ جس میں نجات اخروی حاصل ہو
 لکھا اس کو فقیر محمد بن رشید عطاری نے۔

صورة ما كتبه الزحير العلام رئيس الفضلاء الاعلام
حضرة الشيخ محمد البوشي الحسوي تغداه الله بكره البهي

بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریف اللہ رب العالمین کو جس نے

ارشاد فرمایا کہ (اے امت محمدیہ) تم سب سے

بہتر است ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئیں کہ حکم

کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور

دروہ و سلام بہترین مخلوقات اور برگزیدہ پیغمبرین

پر جس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری

میں سے غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت

آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اور ان

کی اولاد و اصحاب پر جو دین کی مدد پر قائم رہے

جنگ و صلح میں اور سلام نازل ہو بکثرت

قیامت تک اے جہاں سے رب کج نہ فرما ہمارے

دلوں کو اس کے بعد کہ ہم کو ہدایت دے چکا اور

عطا فرما ہم کو اپنے پاس سے رحمت بیشک تو

بہت زیادہ عطا فرمائے والا ہے اس کے بعد

میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات پر مطلع ہوا جن

کو تحریر فرمایا ہے، زبردست عالم صاحب فضل

اور سردار کامل کیتے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوا

بحر ساج میرے شیخ اور میرے استاذ اور مستعد اور

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين القائل كنتم

خير امة اخرجت للناس تا مرون

بالمعروف وتنهون عن المنكر و

الصلوة والسلام على اشرف خلقه و

خاصته من انبيائه القائل لا تزال

طائفة من امتي ظاهرين حتى ياتيهم

امر الله وهم ظاهرون وعلى الله و

اصحابه القائمين بنصرة الدين في

الحرب والسلام وسلم تسليما كثيرا

الي يوم الدين ربنا لا تزغ قلوبنا

بعدا اذ هديتنا وهب لنا من

لدنك رحمة انك انت الوهاب

اما بعد فاقول قد اطلعت على هذه

الاسئلة واجوبتها للعلامة الفاضل

والجهد الكامل فرید عصره ووجید

الهمام القم مقام شیخی و استاذی و عدلی

وملاذی مولانا المولوی الشهیر

بخلیل احمد فوجدتها لما عليه السواد

الاعظم من اهل السنة والجماعة
ولما عليه مشائخنا الاعلام والسادة
الفخام سقى الله روحهم صوب الرحمة
والعفوان فجزى الله ذلك الفاضل
عن السنة خيرا الجزاء والسلام قاله
بفسه ونطقه بلسانه ورقمه لسانه
الفقيه الحقير ذى العجز والتقصير محمد
البوشى الحموى الازهرى المدرس و
الامام فى الجامع الشهير بجامع المدین
بعمارة الشام۔

پشت و پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے
پس میں نے پایا ان کو اس کے موافق جس پر عظمت
گر وہ یعنی اہل سنتہ والجماعہ ہیں اور اس کے
مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران
عظام ہیں حق تعالیٰ ان کی ارواح کو رحمت و مغفرت
کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزائے ان
ناضیل مولف کو سنت کی طرف سے بہتر جزا
والسلام کہا اپنے دہن سے اور ظاہر کیا زبان سے
اور لکھا تلم سے فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتہ جامع
مدرس امام جامع مدین واقع شہر حما ملک شام

صورة ما كتبه الامام الاجل والمام الاكمل حضرة الشيخ
محمد سعيد الحموى غطاه الله بلطفه الخفى والجلى۔

احمد لله الواحد فلا يعجد الاهد
الذى فى سرمدية توحد الفرد
الذى فى ريو بيته تفرد والصلوة
والسلام على سيدنا محمد المجدو
على اله واصحابه الذين جاودامع
من تمرد اما بعد فاني لما سرحت
نظري فى الرسالة المنوية للعالم
الفاضل والامام الكامل مولانا
سب تعريف الله احد كوجس كا انكار نبين جو
سكتا، يتما كه اپنى بقاين يكانه سب فر و كه اپنى
ربر بيت مي لا شريك سب اور رو و و سلام
سيدنا محمد محمد پر اور ان كى اولاد و اصحاب پر
جنهن نى جها د كيا هر اس شخص سب جس نى
شرا رت كى، اما بعد مي نى سب نظر ڈالى
اس رساله مي جو منسوب سب عالم فاضل امام
كامل مولانا خليل احمد صاحب كى طرف

خلیل احمد و جدتہا مطابقتہ
لاعتقادنا و اعتقاد مشائخنا
فاللہ یجزیہ الجزاء الاوفی و یحشرنا
وایاہ تحت لواء المصطفیٰ امین

محمد
سعید

آمین!

تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے
مشائخ کے اعتقاد کے پس اللہ جزا دے
ان کو پوری جزا اور ہم کو اور ان کو جمع فرمائے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تہذیب کے نیچے

صورة ما كتبه البارع النبيل الفاضل الجليل صاحب الكمان
حضرة الشيخ علي بن محمد الدلال الحموي لزال مغورا بالافاضل

الحمد لله الذي وقانا من الاهواء
والبلاء والضلالات - ووفقنا
لاتباع سيدنا محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم صاحب المعجزات الباهرة
وثبتنا على ما كان عليه هو و
اصحابه الكرام - (اما بعد) فاني لم
اعرف في هذه الرسالة المنسوبة للعلامة
الفاضل مولانا خليل احمد الاعلى
ما يوافق اعتقادنا و اعتقاد مشائخنا
رحمهم الله تعالى من معتقدان اصل
السنة و الجماعة فجزاه الله تعالى خير
الجزاء و حشرنا و اياه معهم في زمرة
سيد الانبياء و المرسلين العلمين

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہم کو غفلت
رکھا برائے نفسانی و بدعات اور گمراہیوں
اور ہم کو توفیق بخشی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ
کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور
ہم کو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جس پر آپ
اور آپ کے صحابہ تھے - اما بعد میں نے کوئی بات
اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل مولانا
خلیل احمد صاحب کی طرف ایسی نہیں پائی جو
موافق نہ ہو اہل سنت و الجماعت کے عقیدوں میں
ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد
کے پس اللہ ان کو جزا دے اور ہم کو اور ان
کو اہل سنت و الجماعت کے ساتھ مید الانبیاء
کے زمرة میں محشور فرمائے والحمد لله رب العالمین

خادم العلماء علی بن محمد الدلال خادم العلماء علی بن محمد دلال -
الحموی عفی عنہ -

صورة ما كتبه الاديب الكامل والخبر الفاضل الامام
الرباني حاضرة الشيخ محمد اديب الحوراني متع الله بعلمه
القاصي والداني -

الحمد لله على ما انعم وعلما
ما لم تكن تعلم والصلوة والسلام
على ائمة من نطق بالضاد والخم
بباهر حجة كل من عاند وحاد
عن طريقة الرشاد سيدنا محمد
الذي جاء بالحق المبين ومحا يبراهينه
القاطعة شبه الضالين المضلين وعلى
اله واصحابه المتسكين بسنة المتادين
بآداب شريعته (وبعد) فقد اطلعت
على هذه الاجوبة الظاهرة والعقود
الفاخرة فوجدتها موافقة لما عليه
اهل السنة والدين مخالفة لمعتقد
المبتدعين المارقين جزى الله مؤلوه
كل خير واكثر من امثاله - وايداه
في اقواله وافعاله امين
الراجي نيل الرباني محمد اديب

اللہ کے لیے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اس نے
میں اور جو کر سکھایا جو ہم جانتے نہ سکتے اور
ورد و سلام اس ذات پر خدا بولنے میں
زیادہ فصیح ہیں اور معاند و منحرف کو اور اس کی
جو ان کی راہِ رشد سے پھرا باظہار دلیل مستحکم
زیادہ چسپ کرنے والے ہیں یعنی سیدنا محمد
کھلا ہوا حق ہے کہ آئے اور اپنے دلائل قاطعہ
سے گمراہوں کو گمراہ کنندوں کے شبہات مٹانے
اور ان کی اولاد و اصحاب پر جنھوں نے آپ
کا طریقہ مضبوط کیا اور آداب شریعت کے اعمال بنے
ہیں ان کھلے جوابوں اور فخر کے لائق باروں پر مطلع
ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت
اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بدین بدعتوں
کے عقیدہ کے اللہ صلہ سے اس کے مولف کو ہر
قسم کی بھلائی کا اور زیادہ کرے ان جیسے علماء اور
ان کی تائید فرمائے ان کے اقوال و افعال میں آمین

المحورانی المدرس فی جامع السلطنة امیدوار عطار ربانی محمد اویب حورانی مدرس

بجماعة طبع الخاتم جامع مسجد سلطنة حما ملک شام مهر

صورة ما كتبه صاحب الفضل الباهر والعلم الزاهر حضرة
الشيخ عبد القادر لزال معد وحامن الاضاعرو والاكابر

قد اطلعنا على رسالة الفاضل الشيخ
خليل احمد المشتملة على الاسئلة و
الاجوبة بخصوص العقائد وشد الرجال
لزيارة سيد المرسلين فوجدناها موافقة
لعقائدنا اهل السنة والجماعة خالية
عن الخلل ما عليها رد من جهة بذلك
فشكر فضل الاستاذ المذكور كتبه
الفقير اليه تعالى عبد القادر البابدي

بمطلع برسے صاحب فضل شیخ مولانا خلیل احمد
کے اس رسالہ پر جو متبل ہے چند سوالات و
جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سفر
غلام کے لیے سفر کرنے پر پس ہم نے ان کو
پایا موافق عقائد اہل سنت و الجماعت کے
بالکل خالی خلل سے جس پر کسی طرح کسی قسم کا
رد نہیں ہو سکتا۔ پس ہم استاد مذکور کی فضیلت
کے شکر گزار ہیں۔ لکھا فقیر عبد القادر نے

صورة ما كتبه العلامة الوحيد الدر الفريد حضرة الشيخ
محمد سعيد من الله عليه باحسانه المديد وكرمه الجيد-

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله فحمده ونستعينه و
نشهد به ونستغفره و اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك
له - و اشهد ان سيدنا محمدًا عبداً

سب تعریف اللہ کو ہم اس کی حمد کرتے اور
اس سے مدد چاہتے اور اس کا دل سے اقرار
کرتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں اور گواہی
دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ کیا لا شریک

ورسوله ارسله الله رحمة للعالمين
 بشيرا ونذيرا و سراجا منيرا
 اصله الله عليه وعلى اله واصحابه
 نجوم الاهتداء وائمة الاقتداء
 وسلم تسليما كثيرا. اما بعد فقد
 اطلعت على هذه الاجوبة الجليلة
 التي كتبتها العالم الفاضل
 الشيخ خليل احمد فلايتها
 مطابقة لما عليه السواد
 الاعظم من علماء المسلمين و
 ائمة الدين من الاعتقاد الحق و
 القول الصدق وهي جديرة بان
 تشرى بين المسلمين وتعلم لسائر
 المومنين فجزى الله مولفها
 الخيرو وقاه الاذى والضير
 وها انا قد اجريت قلمي
 بالتصديق عليها ولاحول
 ولا قوة الا بالله العظيم
 ١٤ ربيع الثاني ١٣٢٩ هـ
 كته الفقير اليه تعالى محمد سعيد

اور گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمد اس کے
 بندہ اور رسول ہیں جن کو اللہ نے بھیجا
 بھر کے لیے رحمت بنا کر مشرورہ سنانے والا
 ڈرانے والا روشن چراغ اللہ کی رحمت ہوا
 پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو ہدایت کے
 تارے اور ائمہ امیر کے امام ہیں اور سلام ہو
 بکثرت۔ میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات
 کو لکھا ہے عالم فاضل شیخ خليل احمد نے
 میں نے ان کو پایا مطابقت اس اعتقاد
 اور سچے قول کے جس پر علماء مسلمین
 شہید ہیں اور یہ جوابات اس
 میں کہ ان کو پھیلا دیا جائے تمام
 مسلمانوں کو اور سکھا دیا جائے
 سارے مومنین کو پس اس کے مولف
 کو جزائے خیر سے اور محفوظ رکھے
 تکلیف و ضرر سے اور لو میں نے اس
 کی تصدیق پر قلم چلا دیا۔

محمد سعید

١٤ ربيع الثاني ١٣٢٩ هـ

مہر

طبع الحاتم

صورة ما كتبه الفصيح الشفاء والناظم المدرار حضرة الشيخ
محمد سعيد لطفى حنفى غمرة الله بفضله العلى -

احمد الله على الؤنة واصلى
واسلم على خاتم انبيائه وعلى اله
واصحابه الذين فازوا بنصرتهم و
ولائهم اما بعد فقد اطلعت على هذه
الاجوبة الفاضلة فوجدتها مطابقة
للحق خالية من كل شبهة باطلة
كيف لا وطرز بردها شمس سماء
البلاد الهندية ودُر تاج علماء تلك
البقعة البهية فقد احرز قصبات
السبقة فى مضمار العلم والقيت اليه
مقاليد الذكاء والفهم عيد اعيان
هذا الزمان وانسان عين الانسان
مقتدى اهل الفضل والصلاح و
وسيلة النجاة والنجاح حضرة
الحافظ الحاج المولوى خليل احمد
دام بعناية الملك العبد ولا زالت
اشعة شمس مشرقة مضيئة و
انوار بدورة فى افق السماء العلم
بازعه منيرة امين يارب العالمين

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اس کے احسانات پر
اور روڑو بھیجتا ہوں خاتم الانبیاء پر اور ان کی
اولاد و اصحاب پر جو آپ کی مدد اور محبت
سے مالا مال ہوئے۔ اما بعد میں مطلع ہوا ان
فضیلت والے جوابوں پر۔ پس ان کو پایا حق
کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی رکھوں
ہو جب کہ اس کے سرقت آسمان ہند کے
آفتاب اور اس جانب کے علماء کے تہذیب
کہ جنھوں نے علم کے میدان میں مراتب سبقت
فضل کو لیا اور ذکر و فہم کی گنیمیاں ان کے
قبضہ میں آئیں۔ بزرگان زمانہ کی وجہ اور بزر
انسان کی آنکھ کی پستی اہل فضل و جلالت کے
پیشوا، اور نجات و کامیابی کے وسیلہ حضرت
حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں
بے نیاز شاہنشاہ کی عنایت سے دائم قائم
رہیں اور ان کے آفتاب کی شعاعیں روشن
اور چمکتی رہیں اور ان کے ماہتاب کے انوار
آسمان علم کے افق پر تاباں درخشاں رہیں۔
آمین یارب العالمین!

سرحت طرفی فی میا دین السؤل مع الجواب
 الفیت ما فیہا حقیقاً کله عین الصواب
 لا عز و اذاب اذ ذوالقدر العلی الیث المہاب
 من صیئہ قد طارہا بین السہول والہضاب
 و یحفظ احکام الشرفیۃ جاء بالعبج العجاب
 وهو الحسام الفضل فی اعناق اهل الارتیاب
 وهو الامام اللوذعی وقولہ فصل الخطاب
 دم بالرعایۃ یا خلیل و انت محمود الجناب

ترجمہ: سوال و جواب کے میدانوں پر میں نے نظر ڈالی تو اس کا سبب مضمون بالکل صحیح اور حق پایا، ایسا ہونا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اس کو بلند مرتبہ والے قابل بصیئت شریک ظاہر کیا ہے جس کا شہرہ نیک نامی زرم و سخت غرض تمام زمین میں اڑ گیا اور شہادت کے احکام کی حفاظت میں عجیب مضمون بیان فرمایا اور وہ ایک فصیل کی تلوار ہیں اہل شک کی گردنوں میں۔ اور وہ پیشوائے ذکی ہیں اور ان کا قول گفتگو فیصلہ ہے۔ اے خلیل تم محمود بارگاہ ہو کر ہمیشہ بحفاظت قائم رہو۔

وانا العبد الفقیر امیر التقصیر
 الراجی لطف ربہ الجلی والحفی
 محمد سعید لطفی الحنفی عفا اللہ عنہ
 میں ہوں بسندہ فقیر
 محمد سعید لطفی حنفی عنہ

طبع الخاتم

صورة ما كتبه الشيخ الاوحد ذوالفضل المجيد
 حضرة فارس بن محمد امداء الله بمنه المخلد
 الحمد لله حمد من اعترف بجنابه تمام حمد اللہ کے لیے ہے اس کی حمد جس

الاقدمس مجييع الكملات و عرف
 انه تعالى و تنزه عن جميع ما يقوله
 البتدعة و اهل الضلالت و
 اعتقد بان حجتهم و احضرة و
 ترهاتهم متناقضة و الصلوة و
 السلام على سلطان دوائر الحضرات
 الربانية و سيد سادات المرسلين
 اولي المشاهد القدسية سيدنا و
 مولانا محمد الذي هو محمد دولة
 الموجودات و احمد كاتب الكائنات
 و على اله اقسام و سموات المفاخر و
 اصحابه نجوم المحافل و المحاضرات
 الى يوم الدين اما بعد فيقول العبد
 الذي اذا غاب لا يذكروا اذا حضر
 لا يوقر خويدم السنة السنينة و الفقراء
 الاحمدية فارس بن احمد الشفقة
 الحسوي مولدا و وطننا و الشافعي نذوبا
 و الرفاعي طريقة و المدرس في جامع
 البصرة الكائن بمدينة حماه الحمية
 اهدى البلاد الشامية قد طالعت
 الرسالة الساركة المشقلة على ستة

کی بارگاہِ اقدس کے لیے تمام کمالات کا معترف
 ہوا در جانتا ہو کہ وہ عالی اور منزہ ہے اور
 تمام ان باتوں سے جو کہتے ہیں بدعتی اور اہل
 ضلال اور معتقد ہو اس بات کا۔ ان کی دلیل
 ضعف ہے اور ان کی بکواس باہم معارض ہے
 اور درود و سلام ربانی بارگاہوں کے دائروں
 کے بادشاہ اور پاک مجالس والے بزرگ پیغمبر
 کے سرور سیدنا و مولانا محمد پر جو تمام عالم
 کی حکومت کے ستودہ اور سارے جہان
 کے مخلوقات کے مدوح ہیں اور آپ کی
 اولاد جو آسمان ہائے مفاخر کے ماہتاب ہیں
 اور آپ کے صحابہ پر جو محافل و مجالس کے
 تارے ہیں روز قیامت حنا اما بعد کہتا ہے
 بندہ جو غائب ہو تو نہ یاد آوے اور موجود
 ہو تو عظمت نہ کی جائے روشن سنت اور مجری
 فقرا کا ادنیٰ خادم فارس ابن احمد شفقة جس کی
 جائے ولادت و وطن حما ہے اور مذہب شافعی
 اور مشرب فاعی اور ملک شام کے شہر حما کی
 جامع مسجد بحصہ میں مدرس ہے۔ میں اس
 مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھپیس جواہروں پر
 مستل ہے۔ جو عالم کمال زریک فاضل محقق

مدقق پیشوائے یگانہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے دیے ہیں اور جب میں نے ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے کچھپے مشائخ کے عقیدے کے موافق پایا۔ پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہم کو اور ان کو سید المرسلین کے زیر لواء محشور فرمائے والحمد للہ رب العالمین۔

کما اپنے دہن سے اور لکھا قلم فقیر فارس بن شقفہ احمد حموی نے۔

طبع الخاتم

وعشرين جوابا التي اجاب بها العالم الكامل والجهد الفاضل المحقق المدقق والمقدم المفرد مولانا مولوی خلیل احمد وعند ما تصفحت تلك العبارات الفائقة وتعلقت هاتيك المعاني الرائقة وجدتها للشرعية المطهرة موافقة ولما عليه معتقدنا ومعتقد اشيقنا من السلف والخلف مطابقة فجزاه الله تعالى خيرا وحسنا واياه تحت لواء سيد المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

قاله بضمه وكتبه بقلبه الفقير لربه المعتز بن ذنبه فارس بن احمد الشفقة الحموي۔

صورة ما كتبه البحر الجواد قدوة الزهاد والعباد
حضرة الشيخ مصطفى الحداد سقاه الله بالرحيق يوم التناد

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

سب تعریف اللہ کو جو کتا ہے کہ اس کی
کوفی نظیر اور شبہ نہیں ہے نیاز ہے کہ اس

الحمد لله الواحد الذي عدت
له النظائر والاشباه۔ الحمد الذي

اقرت بر بوبیتہ الفمائر والافواه
الجليل الذی سجدت لهیبته
الاذقان والجباه القادر الذی
جرت خاضعة لقدرته الرياح و
الامواه المقدر الذی اطاع امره
الفلك الاعلی وما علاه الاحد الذی
نطقت حکمته بوحدا ینته فیما
ابتدعه وسواه واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شریک له شهادة
یزعم بها الجاحد المنافق وبعظم
بها الرب القدوس الخالق واشهد
ان سیدنا ونبینا ومولانا وحبیبنا
وقرة عیوننا ابا القاسم محمدا
عبده ورسوله المبعوث باعد
الطریق وحبیبه و امینه المکاشف
بغیوب الحقائق صلی الله علیه و
علی آله و صرحبه وسلم ما لاح و
میض بآرق وبعده فقد وقفتم فی
هذه الاوانة علی رسالة تتضمن
ستة وعشرين سوالا نسق لبعثها
العالم الفاضل الشیخ خلیل احمد

کے رب ہونے کا اقرار دل اور منہ سے کرتے
ہیں با عظمت ہے کہ اس کی مہیبت سے ٹھوڑی
اور ماتھے جھکے ہوئے ہیں با قدرت ہے کہ
اس کی طاقت سے جو انہیں اور پانی مسخر نہیں
زور آور ہے کہ فلک اعلیٰ اور اس سے بالا
بھی اس کے حکم کے مطیع ہیں یگانہ ہے کہ جو
کچھ ایجاد فرمایا ہے اس کی حکمت اس قدر
وحدانیت بتا رہی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں
کہ معبود نہیں سجز اللہ یگانہ لا شریک کے
کو منافق نہیں مانتا اور جس سے پاک پروردگار
پیدا کرنے والے کی عظمت ظاہر ہو اور گواہی
دیتا ہوں کہ سیدنا و مولانا ہمارے محبوب
اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابوالقاسم محمد اس
بندہ اور رسول ہیں جو سب کے علمہ اور پیار اٹھانے
وے کر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ نہی حقیقتیں
ظاہر فرماتے ہیں اللہ ان پر اور ان کی اولاد
و اصحاب پر رحمت نازل فرمائے جب تک
ان کی سچک ظاہر ہے۔ اما بعد دریں دلائل
اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس سوالات
کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ
خلیل احمد صاحب نے دیے ہیں۔ اللہ ہم

وفقی اللہ وایاہ و المسلمین لہابہ
 فی الدارین تسعدونی فی الملاء بہ
 نعمد۔ فوجدتہ قد نہج فی اجوبتہ
 المذكورۃ المنہج الصحیح ووافق
 بہا الحق الصریح ورد بمنطوقہا المین
 وجلا بمفہومہا الغین عن العین
 والحمد للہ الہادی الی سبیل
 الصواب والیہ المرجع والمآب و
 صلی اللہ علی سیدنا و مولانا محمد
 عالی القدر العظیم الجاہ وعلی الہ
 وصحبہ و من والاہ۔

کتبہ العبد الضعیف السلجی الی
 مولانا خادم السنۃ السنیۃ فی مدینۃ
 ہماہ الراجی من ربہ فی الدنیا
 التوفیق للقیام علی قدم السداد و فی
 الآخرۃ کھیئۃ السؤال والمراد بہ
 الفقیر الیہ سبحانہ المصطفیٰ الحداد
 عفی عنہ۔

کو اور ان کو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال
 کی توفیق بخشے جن کی بددلت ہم داریں میں
 صاحب نصیب ہوں اور عالم بالا میں ہماری
 تعریف ہو پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح
 ان مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر ہیں اور
 صریح حق کی موافقت کی اور اس کی عبارت
 سے باطل کو رد کیا اور مضمون سے آنکھوں کی
 ظلمت رفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو
 درست طریقہ کا راہ نما ہے اور اسی کی طرف
 لوٹنا اور آخر جاننا ہے اور رحمت فرماتے ہیں
 سیدنا و مولانا محمد پر جو عالی قدر اور عظیم الجاہ
 ہیں اور ان کی اولاد و اصحاب اور ان کے
 دوستوں پر۔

بکھانبندہ ضعیف :

مصطفیٰ احمد و جموی نے

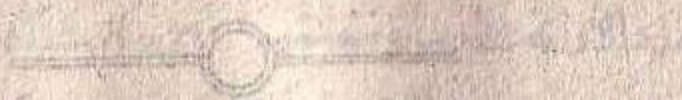
طبع الحاتم



Handwritten text in Arabic script, appearing as bleed-through from the reverse side of the page. The text is arranged in approximately 20 horizontal lines.

Handwritten text in Arabic script, appearing as bleed-through from the reverse side of the page. The text is arranged in approximately 20 horizontal lines.

Handwritten text enclosed in a rectangular box, likely a signature or a specific note.



عقائد اهل السنّة والجماعة

یعنی

خلاصہ عقائد علمائے دیوبند

مع

تصدیقاتِ جدیدہ



ترقیب

حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور ترمذی صاحب مدظلہم
ہیتم مدرسہ عربیہ حقانیہ، ساہیوال، ضلع سرگودھا



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی یحقّ الحقّ بکلماته ویبطل الباطل
بسطواته فصر المؤمنین وقال کان حقاً علینا نصر
المؤمنین وقطع کید الخائنین فقطع دابر القوم الذین
ظلموا والحمد لله رب العلمین. والصلوة والسلام علی
مفرق فرق الکفر والظفیان ومشتت جیوش بفاة
القربین والشیطان. وعلی اله وصحبہ اشدا علی الکفار
رحماء بینهم تر لهم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من
الله ورضواناً. ما تعاقب الیزان وتضاد الکفر والایمان
بعد الحمد والصلوة!

گزارش آنکہ عرصہ سے بعض احباب کا یہ اصرار اور تقاضا تھا کہ اکابر علماء دین
کے جو عقائد، جو درحقیقت تمام اہل سنت والجماعت کے مسلم عقائد ہیں، ان کی متفرق
کتاب ”المہند“ وغیرہ میں مفصل اور مبسوط طریقہ پر لکھے ہوتے ہیں۔ ان میں
سے اس وقت کے مناسب حال بعض اہم اور ضروری عقائد کا انتخاب کر کے ان کو
مختصر طریقہ پر ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ کیونکہ اس زمانہ میں عقائد اکابر سے عوام تو
کیا، اکثر نئے علماء اور طلبہ کرام بھی ناواقف ہوتے جا رہے ہیں اور ان کے نزدیک
”دیوبندیت“ صرف بریلویت کی تردید اور اس کی نقیض کا ہی نام رہ گیا ہے۔ اس
کے سوا ان کو کچھ خبر نہیں کہ اکابر کاسلک کیا تھا۔

اس وجہ سے یہ چند عقائد ”المہند“ وغیرہ کتب سے انتخاب کر کے جمع کر دیئے گئے ہیں اور چونکہ اس میں اختصار اور ناظرین کی سہولت مد نظر ہے۔ اس لئے ”المہند“ میں سے ایسے عقائد کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، جو مشکل اور دقیق تھے یا وہ زیادہ وضاحت طلب تھے، البتہ باقتضای ضرورت وقت بعض ایسے عقائد کا بھی ذکر کر دیا گیا ہے جو ”المہند“ کے علاوہ اکابر کی دوسری کتابوں میں مذکور ہیں اور بعض عقائد کے دلائل کی طرف بھی حسب اقتضای زمانہ حال مختصر طور پر اشارہ کر دیا گیا ہے۔ اس مختصر مجموعہ کا نام ”عقائد اہل سنت والجماعت“ معرووف ”عقائد علماء دیوبند“ تجویز کیا گیا ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے اور روشن صداقت ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہما حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کے علمی خاندان کے ارشد تلامذہ میں سے تھے اور ۱۸۵۷ء کے بعد یہ دونوں حضرات ہندوپاک میں اس خاندان کے جائز طور پر علمی وارث قرار پائے اور بدعات کو مٹانے اور سنت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے کی خدمت انہی کے مقدس ہاتھوں میں دی گئی جس کو دارالعلوم دیوبند نے بحمد اللہ پورا کیا اور بمصداق و مثل کلمۃ طیبۃ کثیرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء توتی اکلہا کل حین باذن ربہا۔ ہندوستان ہی میں نہیں، بلکہ روم و شام، عرب و عراق، کابل و قندھار، بخارا و خراسان، چین و تبت وغیرہ، دنیا کے گوشہ گوشہ میں اس کا فیض جاری اور عام ہے۔ اس قبول عام اور نفع عظیم نیز احیاء سنت اور امانت بدعت کو دیکھ کر بعض ”بدعت پسند حضرات“ سے رہانہ گیا اور وہ ”علماء دیوبند“ کی مخالفت اور بدعت کی حمایت پر کمر بستہ اور آمادہ ہو گئے اور انہی نے لوگوں کو علماء دیوبند سے متنفر کرنے اور ان کو بدنام کرنے کے لئے طرح طرح کے غلط عقائد اور نظریات کا الزام ان پر لگانا شروع کر دیا۔

”بدعت پسند حضرات“ کی اس کارروائی کی نمبر جب بعض علماء مدینہ منورہ (زادیم اللہ شرفاً) کو ہوئی تو انہوں نے پھیلے ۲۴ سوالات حضرات علماء دیوبند کی خدمت میں لکھ کر بھیجے اور ان کے جوابات طلب کئے۔ چنانچہ فخر العلماء و المتکلمین، شیخ المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم بہارن پور قدس سرہ، نے ان سوالات کے جوابات عربی میں تحریر فرمائے اور ان کو اس وقت کے اکابر علماء دیوبند (جن میں خصوصیت سے شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب، حضرت مولانا احمد حسن صاحب امر وہی، حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب دہلوی قابل ذکر ہیں) کی تصدیقات سے مزین کر کے علماء حرمین شریفین کی خدمت میں بھیج دیا، تو علماء حرمین شریفین نیز مصر و شام اور حلب و دمشق کے علماء کرام نے بھی ان جوابات کی تصحیح اور تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ عقائد صحیح ہیں۔

اسی مجموعہ سوالات و جوابات اور ان کی تصدیقات کا نام ”الہند علی المفند“ معروف ”بہ التصدیقات لدفع التلبیسات“ ہے۔ یہ مجموعہ ۱۳۲۵ھ میں مرتب کیا گیا تھا۔ اس مجموعہ کے مندرجہ عقائد کی چونکہ صرف یہی حیثیت نہیں ہے کہ وہ کسی فرد یا ایک شخص کی انفرادی رائے یا ذاتی عقیدہ ہے اور نہ ان عقائد کی خدا نخواستہ یہ حیثیت ہے کہ ان کو غیر واقعی اور غیر تحقیقی سمجھتے ہوئے اہل بدعت کے جواب میں محض رفع الزام اور دفع الوقتی کے طور پر لکھ دیا گیا ہو (جیسا کہ سنا گیا ہے کہ بعض لوگ ایسا کہہ دیتے ہیں کیونکہ اس صورت میں اکابر کی دیانت مجروح ہو جاتی ہے اور ان پر سخت الزام آتا ہے کہ انہوں نے غلط اور خلاف حق سمجھتے ہوئے ان عقائد کا اظہار کر دیا۔ یہی تو اہل بدعت کا ان پر الزام ہے۔ اس لئے یہ کہنا اکابر کی کھلم کھلا توہین کرنا اور ان کو بر ملا کتمان حق کا مجرم ٹھہرانا ہے۔ اس سے بڑھ کر اکابر کی توہین اور کیا ہو سکتی ہے) بلکہ ان عقائد کو علماء مدینہ منورہ کے سوالات کی روشنی میں اس وقت

کے اکابر دیوبند کے تحقیقی مسلک کے طور پر اور وہ بھی بحیثیت ”جماعتی مسلک دیوبند“ کے پیش کیا تھا۔ اس لئے یہ مجموعہ علماء دیوبند کے عقائد کے معلوم کرنے کے لئے ایک تحریری دستاویز اور متفقہ مسلکی وثیقہ ہے اور ”مسلک دیوبند“ کے دیکھنے اور جاننے کے لئے بمنزلہ آئینہ اور کسوٹی کے ہے اور ساتھ ہی یہ ہر اس شخص کا جواب بھی ہے جو ”علماء دیوبند“ کی طرف کسی بھی عقیدہ کو غلط طور پر منسوب کرے۔

”المہند“ کے ملاحظہ سے واضح ہے کہ ”علماء دیوبند“ کے عقائد و اعمال قرآن و حدیث کے بالکل موافق ہیں اور ان کا سلوک و تصوف عین سنت کے مطابق ہے اور یہ حضرات نہایت درجہ کے پکے حنفی اور اہل سنت والجماعت ہیں۔ ان کا کوئی عقیدہ قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہے۔

مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں بعض وہ حضرات جن کو تلمذ اور شاگردی کا انتساب بھی علماء دیوبند کے ساتھ حاصل ہے اور اسی لئے وہ اپنے کو دیوبند کی طرف منسوب کرتے اور دیوبندی کہلاتے ہیں، لیکن اس کے باوجود عقائد دیوبند کی اس مسلکی دستاویز اور وثیقہ کے مندرجات سے ان کو نہ صرف اختلاف ہی ہے، بلکہ وہ ”علماء دیوبند“ کے ان ”اجماعی عقائد“ کے خلاف علی الاعلان تحریر و تقریر میں مصروف ہیں اور طرفہ تماشہ یہ کہ پھر بھی وہ اپنے آپ کو دیوبندی کہلانے پر اصرار کرتے ہیں۔ اس لئے اس رسالہ ”عقائد علماء دیوبند“ میں اکثر و بیشتر عقائد ”المہند“ سے بھی لئے گئے ہیں اور اس کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے۔ مگر اختصار کے سبب اس میں سے سوالات کو بالکل حذف کر دیا گیا ہے اور جوابات میں بھی انتخاب سے کام لیا گیا ہے اور ان کو ”عقیدہ“ کے عنوان سے بیان کر دیا گیا ہے اور جو عقیدہ کسی کتاب سے لیا گیا ہے، اس کے ساتھ اس کا حوالہ درج کر دیا گیا ہے۔

”عقائد علماء دیوبند“ کے ملاحظہ سے جہاں یہ معلوم ہو گا کہ علماء دیوبند کے عقائد بالکل وہی ہیں جو تمام اہل سنت والجماعت کے مسلمہ میں اور اہل سنت کے خلاف

علماء دیوبند کے اپنے مخصوص عقائد کچھ نہیں ہیں، بلکہ اہل سنت والجماعت کے عقائد کا ہی دوسرا نام ”عقائد علماء دیوبند“ ہے۔

اسی طرح یہ بھی واضح ہو گا کہ اصلی دیوبندیت کیا ہے اور اس زمانہ میں بعض مقررین جن عقائد کو علماء دیوبند کی طرف منسوب کر رہے ہیں اور دیوبندیت کی جو تصویر اور اس کا جو نقشہ وہ عوام کے سامنے پیش کر رہے ہیں، جس سے روز بروز توشش اور تنفر بڑھتا جا رہا ہے اور کشیدگی زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ اس کو اصل دیوبندیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے اور یہ تصویر اور نقشہ حقیقتِ حال کے بالکل برعکس اور واقعہ کے قطعاً برخلاف ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائدِ حقہ اختیار کرنے اور اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ آمین!

وہوالموفق والمعین!

اب آگے ”عقائد علماء دیوبند“ لکھے جاتے ہیں۔ ان کو ملاحظہ فرمایا جائے۔

فقط۔!

سید عبدالشکور ترمذی گتھلی عفی عنہ

مہتمم
مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہی وال ضلع سرگودھا

۷ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ

عقائد علماء دیوبند

عقیدہ ۱ :

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارتِ قبرتہ الرسلین صلی اللہ علیہ وسلم (ہماری جان آپ پر تمہاری جان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سببِ حصولِ درجات ہے، بلکہ واجب ہے کہ قریب سے گونہ گونہ حال اور بدل جان و مال (یعنی کجاوے کسے اور جان و مال کے نخرچ کھڑے) سے نصیب ہو! (المہند ص ۱)

عقیدہ ۲ :

اور سفر مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی نیت کرے۔ پھر وہاں حاضر ہوگا، تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ :

”جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اُسکو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اسکا شفیع بنوں“

عقیدہ ۵ : ۳

وہ حصہ زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے۔ (یعنی پھوٹے ہوئے ہے) علی الاطلاق افضل ہے۔ یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (المہند ص ۱۱۳ زبدۃ الناسک حضرت گنگوہی)

عقیدہ ۵ : ۴

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء علیہم السلام صلیا و اولیاء شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ ان کی حیات میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی۔ اس طریقہ پر کہ، کہے: یا اللہ! میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت برآری چاہتا ہوں، یا اسی جیسے اور کلمات کہے۔ (المہند ص ۱۱۳، اور فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۳)

عقیدہ ۵ : ۵

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں! (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۳، فتح القدیر ج ۱ ص ۳۳۵ اور طحطاوی علی المراقی ص ۲۰۰) نیز حضرت گنگوہی تحریر فرماتے ہیں:-
”پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے“ کہے

لے اللہ کے رسول! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کو اللہ تعالیٰ

يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ
وَأَتَوَسَّلُ بِكَ إِلَى اللَّهِ فِي ذَلِكَ

اموت مسلماً علی ملتک
وسنتک :
(زبدۃ المناسک ص ۹)

کے یہاں بطور وسیلہ پیش کرتا ہوں کہ
میں بحالت اسلام آپ کی ملت اور سنت
پر سروں !“

عقیدہ ۵ : ۶

اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ و سلام پڑھے تو اس کو آپ خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور دُور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ و سلام کو فرشتے آپ تک پہنچاتے ہیں۔
(طحطاوی علی المراقی ص ۴۴۸)

حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی فرماتے ہیں :-
”انبیاء علیہم السلام کو اسی وجہ سے مستثنیٰ کیا ہے کہ ان کے سماع (سننے) میں کسی کو اختلاف نہیں“ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۲)
حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری فرمایا کرتے تھے :-
”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حیات ہیں۔ لہذا پست آواز سے سلام کرنا چاہیئے۔ مسجد نبوی کی حد میں کتنی ہی پست آواز سے سلام عرض کیا جائے، اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں“

(تذکرۃ الخلیل ص ۲۰۶)

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی لکھتے ہیں :-
”سلام سننا نزدیک سے خود اور دُور سے بذریعہ ملائکہ (اور) سلام کا جواب دینا۔ یہ تو دائماً (ہمیشہ) ثابت ہیں“

(نشر الطیب ص ۲۹۷)

حضرت گنگوہی کی عبارت بالا سے یہ بات بھی واضح ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے سماع عند القبر میں کسی کو اختلاف نہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

البتہ ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہا السلام
نازل ہوں گے۔ منصف اور امام عادل
ہوں گے اور البتہ وہ فوج (جگہ کا نام ہے)
کے راستہ پر حج یا عمرہ کے لیے چلیں گے
اور بلاشبہ وہ میری قبر پر آئیں گے یہاں
تک کہ وہ مجھے سلام کہیں گے اور میں
اُن کے سلام کا ضرور جواب دوں گا۔

لیہبطن عیسیٰ ابن مریم حکما
وامام مقسطا ویسکن فجا
حاجا و معتمرا ولیا تین
قبری حتی یسلو علی
ولاردن علیہ!
(الجامع الصغیر)
وقال صحیح!

فائدہ: یہ روایت مسند احمد ج ۲ - ص ۲۹۰ اور مستدرک حاکم ج ۲ - ص ۵۹۵ میں ہے
ہے اور حاکم اور علامہ ذہبی دونوں نے اس کو صحیح کہا ہے۔ جب اس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سلام سنیں گے اور اس کا جواب مرحمت
فرمائیں گے۔ کیونکہ سماع سلام کے بغیر جواب دینے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے تو آپ
عند القبر صلوة و سلام کا نڈنا اور اس کا جواب دینا کیوں ناممکن ہے اور حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے سماع سلام کو خصوصیت اور اعجاز پر اس لئے محمول نہیں کیا جاسکتا۔
حدیث من صلی علی عند قبری سمعته الخ میں ہر اس شخص کے صلوة و سلام کو
خود بنفس نفیس سننے کی خبر آپ نے دی ہے جو آپ پر آپ کی قبر مبارک کے پاس سے
صلوة و سلام پڑھتا ہو۔

اور اس حدیث کی سند کے بارہ میں شیخ ابن حجر فتح الباری ج ۶ - ص ۳۷۹
میں اور حافظ سخاوی القول البدیع ص ۱۱۶ میں اور علامہ علی قاری مرقات ج ۲ - ص ۱
میں اور علامہ شبیر احمد عثمانی فتح الملہم ج ۱ - ص ۳۳۰ میں فرماتے ہیں کہ :-
”یہ سند جدید ہے اور محدثین کرام کے نزدیک ایسی سند کے حجت
ہونے میں کوئی کلام نہیں ہے۔ خاص کر جبکہ اُمت مسلمہ کا اجماع

اور تعال بھی اس کی تائید کر رہا ہے !

عقیدہ : ۷

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سچی بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے۔ آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے، تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو۔ چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ ابناء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء میں تبصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ: ”علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے۔ جیسی دنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے“ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کو برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے۔ نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل۔ جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام ”آب حیات“ ہے۔

(المہند ص ۱۳)

”عبارت بالا میں ”نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے“ کے بعد یہ لکھنا کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے“ صاف طور پر اس کی دلیل ہے کہ دنیوی حیات سے اکابر دیوبند سے مراد یہ ہے کہ یہ حیات اس دنیوی جسم مبارک میں ہے اور اس دنیوی حیات کے اثبات کا مطلب یہ ہے کہ قبر مبارک میں اسی دنیا والے جسد اطہر کے ساتھ آپ کی روح اقدس کا ایسا تعلق ہے کہ جس کی وجہ سے اس بدن اطہر میں حیات اور زندگی حاصل ہے اور یہ

صرف روح مبارک کی زندگی نہیں ہے، لیکن اس سے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ عالم برزخ میں اس حیاتِ جسدی کے لئے دنیوی حیات کے جملہ لوازمات ثابت ہیں اور یہ کہ آپ کو کھانے پینے وغیرہ کی جس طرح دنیا میں حاجت ہوتی تھی۔ اس طرح قبرِ اطہر میں بھی ہوتی ہے، لیکن چونکہ دنیوی حیات کی طرح انبیاء علیہم السلام کو اس قبر شریف والی حیات میں بھی ادراک اور علم اور شعور حاصل ہوتا ہے۔ اسلئے ان اہم امور کے حاصل ہونے کی وجہ سے اس حیات کو بھی دنیوی حیات کہہ دیا جاتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ
يُصَلُّونَ !
حضرات انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

اس حدیث کو امام بیہقی، علامہ سبکی کے علاوہ امام ابویعلیٰ نے بھی روایت فرمایا ہے۔ ابویعلیٰ کی اس حدیث کی سند کے بارہ میں علامہ بیہقی فرماتے ہیں :-

رجال ابی یعلیٰ ثقات !
ابویعلیٰ کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۱)

علامہ عزیزی لکھتے ہیں :-

وہو حدیث صحیح !
یہ حدیث صحیح ہے !

(السراج المنیر ج ۲ ص ۱۳۴)

علامہ ابن حجر نے فرمایا ہے :-

وصحہ البیہقی !
امام بیہقی نے اسکو صحیح کہا ہے !

(فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۲)

حضرت ملا علی قاری فرماتے ہیں :- ”صح خبر الانبیاء احياء في قبورهم“

الانبياء احياء في قبورهم — حدیث صحیح ہے۔ (مرقات ج ۲ ص ۲۱۲)

علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں:-

ووافقہ الحافظ فی المجلد السادس - (فیض الباری ج ۲ ص ۶۴) -
 "امام بیہقی کی تصحیح پر حافظ ابن حجرؒ نے اتفاق کیا ہے۔" اور اس حدیث کی مراد بیان فرماتے
 ہوئے، حضرت علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں:- ولعل المراد بحديث الانبياء
 احياء في قبورهم يصلون انهم ابقوا على هذه الحالة ولو تسلب عنهم
 (تحتیہ الاسلام ص ۳۶) الانبياء احياء في قبورهم يصلون کی حدیث سے شاید
 یہ مراد ہو کہ وہ اسی (مذہبی) حالت پر باقی رکھے گئے ہوں اور یہ حالت ان سے مسلوب
 نہیں کی گئی۔" نیز فرماتے ہیں:- یرید بقولہ الانبياء مجموع الاشخاص لا
 الأرواح فقط (تحتیہ الاسلام ص ۳۶) الانبياء احياء سے حضرات انبیاء علیہم السلام
 کے مجموعہ اشخاص مراد ہیں نہ فقط ارواح یعنی انبیاء علیہم السلام اپنے اجسام مبارک
 ساتھ زندہ ہیں۔

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اس حدیث کی تصحیح پر حافظ ابن حجرؒ کی تائید
 کرتے ہیں۔ (فتح الملہم ج ۱ ص ۳۲۹) نیز فرماتے ہیں:-

ان النبي صلى الله عليه وسلم
 كما تقرروا انه صلى الله عليه وسلم
 يصل في قبره باذان واقامة -
 (فتح الملہم ج ۳ ص ۴۱۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔
 جیسا کہ اپنی جگہ یہ ثابت ہے اور آپ
 اپنی قبر میں اذان و اقامت سے نماز
 پڑھتے ہیں۔

حضرت علامہ انور شاہ صاحبؒ بھی اسی طرح فرماتے ہیں:-

ان كثيرا من الاعمال قد ثبتت
 في القبور كالاذان والاقامة
 عند الدارمي وقراءة القرآن
 عند الترمذي - (فیض الباری ج ۱ ص ۱۸۳)

قبروں میں بہت سے اعمال کا ثبوت
 ملتا ہے۔ جیسے اذان و اقامت کا
 ثبوت دارمی کی روایت میں اور قرأت
 قرآن کا ترمذی کی روایت میں۔

عقیدہ زیر بحث میں مسلک دیوبند تو المہند کی عبارت سے ہی پوری طرح عیاں ہے۔ اور سطور بالا میں اس مسلک کی دلیل کی طرف کسی قدر اجمالی طور پر اشارہ ہو گیا ہے۔ اب تائید کے لئے بعض اکابر دیوبند کی مزید تصریحات بھی اس عقیدہ پر پیش کی جاتی ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی فرماتے ہیں:-
 ”ارواح انبیاء کو بدن کے ساتھ علاقہ بدستور رہتا ہے، پر اطراف
 و جوانب سے سمٹ آتی ہے۔“ (جمال قاسمی ص ۱۳)

اور فرماتے ہیں:-

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنوز قبر میں زندہ ہیں اور مثل گوشہ نشینوں اور چلہ کشوں کے عزلت گزریں۔ جیسے ان کا مال قابلِ جراثیم حکم میراث نہیں ہوتا، ایسے ہی آپ کا مال بھی محلِ توریت نہیں۔“
 (آب حیات ص ۲)

نیز فرماتے ہیں:-

”انبیاء کو ابدانِ دنیا کے حساب سے زندہ سمجھیں گے۔ پر حسبِ ہدایت کل نفس ذائقۃ الموت اور انکِ میت وانہم میتون تمام انبیاء کرام علیہم السلام خاص کر حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت موت کا اعتقاد بھی ضروری ہے۔“
 (لطائف قاسمیہ ص ۳)

قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

ولان البینین صلوات اللہ علیہم
 اجمعین لما كانوا احياء فلامعنى
 لتوريت الاحياء منهم!
 چونکہ انبیاء علیہم السلام سب کے سب
 زندہ ہیں۔ اس لیے ان کی آگے وراثت
 پہلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اور فرماتے ہیں :

”آپ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مضمون حیات کو بھی مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ نے اپنے رسالہ ”آب حیات“ میں بمالامزید علیہ ثابت کیا ہے“

(ہدایۃ شیعہ ص ۱۸)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں :

”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے لئے بہت کچھ شرف حاصل ہے۔ کیونکہ جسد اطہر اس کے اندر موجود ہے۔ بلکہ حضور خود یعنی جسد مع تلبس الروح اس کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ قبر میں زندہ ہیں۔ قریب قریب تمام اہل حق اس پر متفق ہیں۔ صحابہ کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ حدیث میں بھی نص ہے۔ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور آپ کو رزق بھی پہنچتا ہے“

(المجور ص ۱۴۹)

اور دوسرے مقام پر فرماتے ہیں :

”حضور کے لئے بعد وفات کے بھی حیات برزخی ثابت ہے۔ اور وہ حیات شہدار کی حیات برزخی سے بھی بڑھ کر ہے اور اتنی قوی ہے کہ حیات ناسوتی کے قریب قریب ہے۔ چنانچہ بہت سے احکام ناسوتی کے اس پر متفرع بھی ہیں۔ دیکھئے زندہ مرد کی بیوی سے نکاح جائز نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات سے بھی نکاح جائز نہیں اور زندہ کی میراث تقسیم نہیں ہوتی۔ حضور کی بھی میراث تقسیم نہیں ہوتی اور حدیثوں میں صلوٰۃ و سلام کا سماع وارد ہوا ہے“

(الطہور ص ۴۹)

حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی تحریر فرماتے ہیں:

” وہ (وہابی) وفاتِ ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیاتِ جسمانی اور بقاءِ علاقہ بین الروح والجسم کے منکر ہیں اور یہ حضرات (علمائے دیوبند) صرف اس کے قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں۔“

(نقش حیات ج ۱ ص ۱۰۳)

مفتی پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم (کراچی) (سابق مفتی دارالعلوم دیوبند) تحریر فرماتے ہیں :-

” جمہور اُمت کا عقیدہ اس مسئلے میں یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام برزخ میں جسدِ عنصری کے ساتھ زندہ ہیں۔ ان کی حیاتِ برزخی صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے۔ جو حیاتِ دنیوی کے بالکل مماثل ہے۔ بجز اس کے کہ وہ احکام کے مکلف نہیں۔“

آگے لکھتے ہیں :-

” خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیاتِ دنیوی کے ہے۔ جمہور اُمت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ میرا اور سب بزرگانِ دیوبند کا ہے۔“

(ماہنامہ الصدیق، ملتان، جلدی الاولیٰ ۱۳۷۸ھ)

مخدوم العلماء حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدنی وضمیمہ تحریر فرماتے ہیں :-

” احقر اور احقر کے مشائخ کا مسلک وہی ہے جو المہند میں بتفصیل مرقوم ہے، یعنی برزخ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام

انبیاء علیہم السلام بحسد عنصری زندہ ہیں۔ جو حضرات اس کے خلاف
 ہیں۔ وہ اس مسئلہ میں دیوبند کے مسلک سے ہٹے ہوئے ہیں“
 (الصدیق مذکور)

مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا سید محمدی حسن صاحب دامت فیوضہم تحریر
 فرماتے ہیں :-

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مزار مبارک میں بجز وہ موجود اور حیات
 میں۔ آپ کے مزار مبارک کے پاس کھڑا ہو کر جو سلام کرتا اور درود
 پڑھتا ہے، آپ خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں“
 (الصدیق مذکور)

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب (رحمۃ اللہ علیہم) لکھتے ہیں
 ”تمام اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ
 والسلام وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز و عبادات
 میں مشغول ہیں اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام، کی یہ برزخی حیات
 اگرچہ ہم کو محسوس نہیں ہوتی، لیکن بلاشبہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے
 اس لئے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عامہ مومنین بلکہ ارواح
 کفار کو بھی حاصل ہے“
 (حیات نبوی ص ۲)

عقیدہ : ۸

اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ قبر شریف کی زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف
 منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے
 مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعامانگنے کا ہے۔ جیسا کہ امام مالکؒ سے مروی ہے جبکہ
 وقت کے خلیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہیؒ اپنے

رسالہ ”زبدۃ الناسک“ میں کرچکے ہیں۔

(المہند ص ۱۵)

عقیدہ : ۹

ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح جملہ انبیاء علیہم السلام) اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ حسن و علم سے موصوف ہیں اور آپ پر اُمت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور آپ کو صلوة و سلام پہنچائے جاتے ہیں۔

(طبقات الشافیه ج ۲ ص ۲۸۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُمت اجابت کے اعمال کافرشتوں کے ذریعہ اجمالی طور پر پیش کیا جانا مسند بزار کی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

علامہ عثمانی ”اس حدیث کے متعلق فرماتے ہیں: ”اس کی سند عمدہ ہے۔“

(فتح الملہم ج ۱ ص ۴۱۳)

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری ”براین قاطعہ“ (جس کی تصدیق صرف حنفیوں سے ہوئی ہے) میں فرماتے ہیں: ”اور صلوة و سلام ملائکہ پہنچاتے ہیں اور اعمال اُمت آپ پر پیش ہوتے ہیں“ (براین ص ۲۰)

حکیم الامت حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں:-

”مجموعہ روایات سے علاوہ فضیلتِ حیات اور اکرامِ ملائکہ کے

برنخ میں آپ کے یہ مشاغل ثابت ہوتے ہیں۔ اعمال اُمت کا

ملاحظہ فرمانا، نماز پڑھنا، الخ (نشر الطیب ص ۲۹۷)

ان عبارات سے صاف واضح ہو رہا ہے کہ صلوة و سلام کے علاوہ بھی برنخ

میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال اُمت پیش ہوتے ہیں اور صلوة و سلام کے پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ کو اطلاع دیتے ہیں۔ جیسا کہ دوسرے اعمال اُمت کی بھی اطلاع دیتے ہیں۔ آج کل صلوة و سلام کے پہنچنے کی جو مراد بتلائی جا رہی ہے، کہ

صلوٰۃ و سلام کا ثواب آپ کو پہنچ جاتا ہے،۔ اجماع اُمت کے خلاف ہے۔

عقیدہ ۵ : ۱۰

ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام) وفات کے بعد بھی اپنی قبور مبارکہ میں اسی طرح حقیقتہً نبی اور رسول ہیں۔ جس طرح وفات سے قبل ظاہری حیات مبارکہ میں تھے۔

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے :-

”اہل سنت کے امام ابو الحسن اشعریؒ (المتوفی ۳۲۰ھ) کی طرف ان کے دشمنوں نے جو یہ بات منسوب کی ہے کہ وہ وفات کے بعد آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کے قائل نہیں ہیں، یہ ان پر خالص بہتان اور محض افتراء ہے۔ امام ابوالقاسم قشیریؒ (المتوفی ۴۶۵ھ) نے اس افتراء کی سختی سے تردید کی ہے“ (شامی ج ۳ ص ۳۲۷)

فائدہ: نبوت و رسالت کے لئے حس و علم سے موصوف ہونا لازم ہے۔ اس لیے یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے ابدان مبارکہ میں وفات کے بعد بھی بہ تعلق روح اور اک و شعور ہوتا ہے۔ ورنہ جس بدن میں ادراک و شعور نہ ہو، اُس پر حقیقی اعتبار سے رسول اللہ کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ تو اس میں بعد وفات وصفِ نبوت سے انزال لازم آتا ہے اس لیے کہ بغیر تعلقِ روح کے ابدان مدفونہ میں جو شعور مثل جمادات کے (نعوذ باللہ) قبور کے اندر ایجاد کیا جا رہا ہے۔ اس میں چونکہ احساس و علم نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے وہ ابدان وصفِ نبوت و رسالت سے متصف نہیں ہو سکتے۔ (والعیاذ باللہ)

عقیدہ ۵ : ۱۱

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمدؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء اور رسل علیہم السلام کے، اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے، جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین اور ایمان، اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیرے تصانیف میں کر چکے ہیں۔ (المہند ص ۲۰)

عقیدہ : ۱۲

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شیخ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

”ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں“

اور یہی ثابت ہے، بکثرت حدیثوں سے جو معنی حد تو اتر تک پہنچ گئیں، اور نیز اجماع امت سے۔ سو حاشا! ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے۔ کیونکہ جو اس کے منکر ہے۔ وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ اس لئے کہ وہ منکر ہے۔ نص صریح قطعی کا۔

(المہند ص ۲۱)

عقیدہ : ۱۳

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ

”جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے آسمان پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا نصیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونیکا قوی

دیا۔ قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر شائع ہو چکا۔ بکثرت لوگوں کے پاس موجود ہے۔

(المہند ص ۴۴)

عقیدہ : ۱۴

جو شخص اسکا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے۔ جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ دائرہ کا خلاف مصرح ہے۔

(المہند ص ۲۳)

عقیدہ : ۱۵

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں۔ جن کو ذات و صفات اور نشانی یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی و رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونے والے واقعات میں سے ہر جزئی کی اطلاع و علم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدہ شریفہ سے غائب رہے تو آپ کے علم (تشریح اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آ جائے۔ اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو۔ جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر واقعہ عجیبہ مضمنی رہا کہ جس سے بدد کو آگاہی ہوئی۔ اس سے سلیمان علیہ السلام کے اسلم (زیادہ عالم) ہونے میں نقصان نہیں آیا۔ چنانچہ بدد کہتا ہے کہ :-

”میں نے ایسی چیز دیکھی ہے۔ جس کی آپ کو اطلاع نہیں، اور شہر
سب سے میں ایک سچی خبر لے کر آیا ہوں۔“ (المہند ص ۲۵)

عقیدہ ۱۶ :

ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا عالم
نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہے، وہ کافر ہے، چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں بلکہ
بہترے علماء کر چکے ہیں۔ (المہند ص ۲۷)

عقیدہ ۱۷ :

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نیک
وجوب اجر و ثواب طاعت ہے، خواہ دلائل اثبات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر مسائل
مؤلفہ کی تلاوت سے ہو، لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت
(صلی اللہ علیہ وسلم) سے منقول ہیں۔ گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں
اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائے گا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا، حق تعالیٰ
اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ (المہند)

عقیدہ ۱۸ :

وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے۔ اُن
کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ ذکر ولادت شریف
ہو یا آپ کے بول برزاشت بر فاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو، جیسا کہ ہمارے رسالہ
برایں قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتویٰ میں مسطور ہے۔

عقیدہ : ۱۹

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام) کی نیند میں صرف آنکھیں مبارک سوتی تھیں، دل مبارک نہیں سوتا تھا۔ اسی لئے آپ کی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔
(نشر الطیب ص ۲۲۷ اور ص ۱۹۴)

بخاری شریف میں ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ان عینیں سے تمام ولاینام قلبی۔ (بخاری ج ۱، ص ۱۵۴) ”میرمی آنکھیں سوتی ہیں، میرا دل نہیں سوتا۔“ نیز بخاری شریف میں ہے۔ وکذلک الانبیاء تمام اعینہم وولاینام قلوبہم۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۰۴) ”اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں۔ اُن کے دل نہیں سوتے۔“

اور ایک سفر میں جو نیند کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر فوت ہو گئی تھی تو اس سے شبہ نہ کیا جائے کہ اگر نیند میں دل نہیں سوتا تھا تو آپ کو فجر کے طلوع کا علم کیوں نہیں ہوا۔ اس لئے کہ طلوع وغیرہ کا ادراک آنکھ سے متعلق ہے، دل سے اس کا تعلق نہیں اور چونکہ آنکھ پر نیند کا اثر ہوتا تھا۔ اس لئے طلوع فجر کا ادراک نہ ہو سکا۔ اس کے لئے نووی شرح مسلم ج ۱ ص ۲۵۴ اور فتح الملہم ص ۲۴۱، اور امداد الفقہی ص ۱ پر ملاحظہ ہو۔

عقیدہ : ۲۰

انبیاء علیہم السلام کا رویا (خواب) بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے:

رویا الانبیاء وحی۔
نبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے۔

(بخاری - ج ۱، ص ۲۵)

عقیدہ ۲۱ :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے، جیسا کہ
لنگے کی جانب سے دیکھتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۲۲۸)

حضرت انسؓ روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:
” (نماز میں) صفوں کو سیدھا کیا کرو۔ کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے
سے دیکھتا ہوں۔“ (بخاری شریف ج ۱ ص ۱۰۰)

عقیدہ ۲۲ :

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید
کی جائے بلکہ واجب ہے۔ کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے
نفس و ہونہی کے اتباع کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جاگنا ہے۔ اللہ تعالیٰ
پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین حضرت
ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا
مشر ہو اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو
چکی ہیں۔ (المہند ص ۱۷)

عقیدہ ۲۳ :

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل
ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ کی بیعت ہو، جو شریعت میں راسخ العقیدہ
ہو۔ دنیا سے بے رغبت ہو، آخرت کا طالب ہو۔ نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو۔ نوگر ہو
نجات دہندہ اعمال کا اور علیہ ہو تباہ کن افعال سے۔ خود بھی کامل ہو، دوسروں کو بھی

کامل بنا سکتا ہو۔ ایسے مرشد ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنی نظر اس کی نظر میں متصور رکھے، اور صوفیہ کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا تام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب کرے جو نعمتِ عظمیٰ اور غنیمتِ کبریٰ ہے، جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے، اس کو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

”آدمی اس کے ساتھ ہے۔ جس کے ساتھ اُسے محبت ہو۔ وہ ایسے

لوگ ہیں۔ جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا“

اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شائل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(المہند ص ۱۷)

عقیدہ : ۲۲

مشائخ (اور بزرگوں) کی روحانیت سے استفادہ اور اُن کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا سوبے شک صحیح ہے۔ مگر اس طریقہ سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے۔ نہ اُس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

(المہند ص ۱۸)

عقیدہ : ۲۵

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہو یا آئندہ ہو گا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے۔ اس کے کسی کلام میں کذب (جھوٹ) کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کلام میں کذب کا وہم کرے۔ وہ کافر، ملحد و زندیق ہے کہ اس میں

ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔

(المہند ص)

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین۔ وصلى الله
تعالى على سيدنا محمد سيد الاولين والآخرين وعلى
اله وصحبه وازواجه وذرياته اجمعين!

احقر العباد

سید عبدالشکور ترمذی

ابن مولانا مفتی سید عبدالکریم گتھی

(سابق مفتی خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون

مہتمم مدرسہ عربیہ حقانیہ ساہیوال ضلع سرگودھا

(۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ)



تصدیقات

اکابر علماء دیوبند دامت برکاتہم،

”اصَابُوا بِمَا آجَابُوا“

محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

دارو حال، لاہور

۱۵ رجب ۱۳۸۸ھ، ۹ اکتوبر ۱۹۶۸ء

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى!

رسالہ ”عقائد علماء دیوبند“ مصنف عزیز محترم مولانا عبدالشکور صاحب کا کچھ اہم حصہ احقر نے دیکھا۔ میں اگرچہ طبعاً اس کو پسند نہیں کرتا، کہ عقائد علمائے دیوبند کے عنوان کوئی کتاب لکھی جائے۔ جس سے ناواقفوں کو یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ ان کے عقائد کچھ مخصوص ہیں۔ حالانکہ علماء دیوبند کے عقائد تمام اہل السنۃ والجماعت کے مسلمہ عقائد ہیں۔ اس لیے بے کم و کاست ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ کتب عقائد اہل السنۃ والجماعت کو دیکھ لیجیے۔ جو عقائد ان تمام کتابوں میں صراحت کے ساتھ مذکور ہیں، علماء دیوبند انہیں عقائد کے زبردست حامل اور ان کے خلاف کرنے والوں کی تردید میں پیش پیش ہیں۔

لیکن چونکہ ایک خاص طبقہ نے عقائد اہل السنۃ والجماعت کو صرف علماء دیوبند کی طرف منسوب کر کے ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے اگر اسی نام سے اہل سنۃ والجماعت کے عقائد کو پیش کیا جائے تو شکوک و شبہات میں پڑنے والوں کے

لئے نافع ہو گا۔

عزیز محترم مولانا عبدالشکور صاحب نے اسی کا اہتمام کر کے الحمد للہ ایک عوامی ضرورت کو پورا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں اور رسالہ کو نافع و مفید بنائیں۔

واللہ المستعان وعلیہ التکلان —!

بندہ محمد شفیع

۲۱ — ۸۸

دارالعلوم، کراچی ۱۳

○

۳ — الحمد لله ذي العزة والعظمة والكبرياء والصلاة

والسلام على خيرته من خلقه سيدنا محمد خاتم النبيين

سيد الانبياء وعلی اله واصحابه البررة الاتقياء وتابعيهم

باحسان واتباعهم من العلماء والفقهاء والاولياء وعلی المسلمين

والسلامات الاموات منهم والاحياء وبعد :

فقد سرحت النظر في هذه الرسالة خطفة فوجدتها

صحيحة نفسيا علقه قد ذكر المؤلف فيها عقائد علمائنا ومشائخنا

اخذا من المهند وغيره من مؤلفات اكارنا من علماء ديوبند جزى

الله خيرا مؤلفه الكريم واولاه اجرا جزيلا بفضل العليم و

انا المفتقر الى رحمته ربه الصمد

عبده ظفر احمد العثماني التهانوي

غفر الله له ولوالديه وماؤلا ولشائخه

واصحابه واحبابه

۳ شعبان ۱۳۸۸ھ — ابد الابد!

○

۴۔ رسالہ کو بغور پڑھا۔ جو کچھ حضرت مفتی (محمد شفیع) صاحب (کراچی) مدظلہ نے تحریر فرمایا، میں بھی تصدیق کرتا ہوں۔

محمد یوسف بنوری

۲۳ شعبان ۱۳۸۸ھ — عفا اللہ عنہ



۵۔ ”ای واللہ الاجوبۃ کلہا لحق والحق احق ان یتبع“

احقر خیر محمد عفا اللہ عنہ

۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ — مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان



۶۔ مذکورہ سب مسائل حق ہیں!

جمیل احمد تھانوی مفتی

جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن، لاہور



۷۔ العقائد المسطورہ کلہا حقاۃ اتفق علیہا

مشائخنا واللہ اعلم!

محمود عفا اللہ عنہ

مفتی قاسم العلوم ملتان، ۶/۸۸ ۲۵



۸۔ حضرت مولانا سید عبدالشکور صاحب ترمذی مہتمم مدرسہ حقانیہ

سابقہ وال ضلع سرگودھا کا رسالہ مشتمل بر عقائد اہل السنۃ والجماعت

بندہ نے دیکھا۔ فجزی اللہ المؤلف عنی وعن سائر المسلمین۔

نہایت عمدہ اور مسلک اسلاف کے عین مطابق ہے۔ اس کی مندرجہ

سے ہمیں اتفاق ہے۔ فقط۔

نیاز مند

محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

۲۳۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ مفتی خیر المدارس، ملتان

○

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

۹

ناشب مفتی خیر المدارس، ملتان! ۲۳۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۸ھ

○

عبدالحق

۱۰

مہتمم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ ننگ

○

۱۱۔ رسالہ کے جملہ مندرجات سے انحراف کو کلی اتفاق ہے۔

محمد احمد تھانوی

مہتمم مدرسہ اشرفیہ، سکھر

○

۱۲۔ علمائے دیوبند کے عقائد وہی اہل سنت والجماعت کے عقائد

ہیں۔ سرسوفرق نہیں۔ مگر بعض حاسدین نے دیوبندیوں کے عقائد کے

عنوان سے علمائے دیوبند کے خلاف موقع بے موقع غلط پراپیگنڈہ

اپنا شعار بنا رکھا ہے۔

مخدوم دارالعلوم بھی عوام کو ان حاسدین کے دام فریب سے

بچانے کی غرض سے اپنے مسلک کی توضیح کرتے رہے۔ یہ رسالہ اس

سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہے۔

مصنّف کو اللہ تعالیٰ اپنے اس نیک عمل کی بہتر جزا دے۔
عبدالحق نافع عفی عنہ



۱۳۔۔۔۔۔ بسم اللہ حامداً ومصلياً۔ بندہ کا اس مولف سے تمام امور میں اتفاق ہے۔
جزی اللہ تعالیٰ عننا المؤمنین خیر الجزاء۔

اللهم تقبل منا ومنه انك انت السميع العليم۔

(مولانا) عبداللہ (بہلوی) عفی عنہ

مہتمم مدرسہ حبیب آباد اشرف العلوم (شجاع آباد)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱۴۔۔۔۔۔

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا ! ۱۳۳۳ھ میں جب حضرت علامہ رشید رضا

مصری دارالعلوم دیوبند میں تشریف لائے تو علماء و طلباء کے مجمع میں حضرت شیخ الہند کے حکم سے حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب نے ایک عربی زبان میں بسبوط تقریر فرمائی تھی اس میں فرمایا تھا کہ :

”ہم نے عقائد میں تو امام تسلیم کیا ہے۔ حضرت مولانا نوٹوی کو، اور
فروع میں امام تسلیم کیا ہے۔ حضرت حافظ مولانا رشید احمد گنگوہی
کو اور دونوں سے ہم کو صاف اور مبیض علم ملا تو اب معلوم ہوا کہ
دیوبندیہت منحصر ہے۔ ان دونوں بزرگوں کے اتباع میں۔ اب ایک
کے تو اتباع کا دعویٰ کرنا اور ایک میں نقائص کا لانا، یہ کوئی دیوبندیہت
نہیں۔“

چنانچہ آپ حیات کی توشیح حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایتہ الشیعہ میں

فرمائی ہے۔

اب یہ رسالہ جو کہ حضرت مولانا قاری عبدالشکور صاحب ترمذی نے تصنیف فرمایا ہے۔ میں نے اس کو حرف بحرف سنا اور اپنے اساتذہ اور مشائخ کے اصول کے حرف بحرف مطابق پایا۔ میرا بھی یہی اعتقاد پہلے ہی سے ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف علامہ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی نجات اخروی کا ذریعہ بنائے۔ یہ رسالہ سن کر بہت ہی پسند آیا کہ اس میں حد اعتدال سے نہیں بڑھے، اور افراط و تفریط سے پرہیز ہے۔

بجز اہل اللہ خیر الجزاء۔ فصلی اللہ تعالیٰ علی
خیر خلقہ محمد بن المصطفیٰ و علی آلہ و اصحابہ
و اہل بیتہ اجمعین!

احقر محمد عفا اللہ عنہ

لائل پوری۔ انوری۔ قادیانی

مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام، سنت پورہ،

لائل پورہ۔

۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ

تصدیق از

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ التفسیر جامعہ اسلامیہ بہاولپور

○

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده!

اما بعد! میں نے رسالہ ہذا کے مختلف حصص کو دیکھا، سند درجات رسالہ وہی مسائل ہیں، جن پر اہل السنۃ والجماعۃ متفق ہیں۔ جن میں علماء دیوبند بھی داخل

ہیں۔ بہر حال معنون جن مسائل کا مجموعہ ہیں۔ وہ سب صحیح اور صواب میں اور موافق مسک اکابر دیوبند ہیں۔

اللہ تعالیٰ مصنف کو جزاء خیر دے کہ اس نے محنت کر کے حق کو مرتب کیا اور اہل سنت والجماعت اور ان کے خلاف گروہ میں حد فاصل قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبولیت بخشیں۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور
صدر شعبہ تفسیر ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ

○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ وفضل علی رسولہ الکریم۔

اما بعد!

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہم کا رسالہ ”عقائد اہل سنت والجماعت“ دیکھا۔ مولانا نے جو عقائد تحریر فرمائے ہیں۔ وہی میرا عقیدہ ہے جو ہم سب کے اکابر و اسلاف کا بھی چلا آ رہا ہے۔

علامہ دیوبند ”ابلسنت والجماعت“ کا ایک عظیم حصہ ہیں۔ ان کی طرف جن عقائد کی غلطی کی نسبت کی گئی تھی۔ مفتی صاحب موصوف نے ”المہند“ وغیرہ کی عبارات سے اس کا بہت بہتر انداز میں دفتیر فرما دیا ہے۔ اکابر کی عبارات کے ساتھ دلائل جمع کر کے انھوں نے اُسے مزید مفید وقت بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور جزاء خیر دے۔

سید حامد میاں، جامعہ مدنیہ، لاہور

۲۷ رجب، ۱۴۰۲ھ

۲۲ مئی، ۱۹۸۲ھ

۱۷ — [حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانومی دارالارشاد، کراچی۔]
اس کتاب میں مندرجہ عقائد صحیح ہیں۔ اہل سنت والجماعہ اور علماء
دیوبند کے یہی عقائد ہیں۔

بندہ رشید احمد
دارالافتاویٰ والارشاد، ناظم آباد، کراچی
۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

۱۸ — [مولانا محمد فرید صاحب، دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک]
اس رسالہ عقائد علماء دیوبند میں جتنے عقائد مسطور ہیں۔ وہ تمام
کے تمام حق ہیں۔ قرآن و حدیث و فقہ حنفی سے موافق ہیں۔ اہل
زیغ کی طرف سے علماء راسخین پر بدظن شدگان کے لئے اکیس اور
تربیاق ہیں۔

محمد فرید حنفی عنہ

قادم الافتاء والحدیث بدارالعلوم الحقانیہ
الحقانیہ، اکوڑہ خٹک۔

۱۹ — [مولانا مفتی احمد سعید صاحب، سراج العلوم، سرگودھا۔]

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى! اما بعد!
برادر محترم حضرت مولانا سید عبدالشکور صاحب ترمذی نے ایک
اہم اور نہایت ضروری کام کو پورا فرمایا۔ عقائد علماء دیوبند، جو
درحقیقت عقائد اہل سنت والجماعہ ہیں طبع کرانے اور فساد
عنصر کے منہ پر طمانچہ لگایا۔

هذا هو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال۔

احقر مفتی احمد سعید عفی عنہ،
جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

۲۸-۱-۸۵

۲۰۔ [حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ صاحب، دارالعلوم الاسلامیہ]
ٹنڈو والہیارہ۔ سندھ۔

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى!
صديق محترم و مکرم بناب مولانا المفتی الحافظ الناری سید عبد الشکور
ترندی دام مجدم کے رسالہ عقائد علماء دیوبند کو بغور دیکھا۔ تمام
مسائل صحیح و حق ہیں۔ مصنف موصوف نے وقت کے اہم تقاضے
کو پورا اور حال میں پیدا ہونے والی تلبیس کا ازالہ فرما کر امت پر
احسان فرمایا اور واقعی غیر واقعی دیوبندی میں امتیاز پیدا فرمایا۔
فجزاه الله احسن الجزاء عن سائر المسلمين۔

محمد وجیہ غفرلہ، دارالعلوم الاسلامیہ

ٹنڈو والہیارہ، ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

۲۱۔ [حضرت مولانا علی محمد صاحب دارالعلوم، کبیر والہ]

بسم الله الرحمن الرحيم

بعد الحمد والصلوة: رسالہ ہذا کا اتھرنے مطالعہ کیا۔ بہت
مفید پایا۔ اس میں عقائد حقہ صحیح ہیں۔ یہ عقائد بلا ریب ہمارے اور ہمارے
مشائخ کے ہیں۔

نفع اللہ بہما ایافا وجميع المسلمين ووقفنا باشتاعتہما
وجعلہما اللہ زاداً المولفہما۔

احقر الانام علی محمد عفا اللہ عنہ،

خادم الحدیث، مدار العلوم، کبیر والا، ملتان

۲۲

حضرت مولانا مفتی عبدالقادر صاحب، دار العلوم، کبیر والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جامعہ و مصلیا: بندہ نے حضرت مولانا مفتی سید عبد الشکور صاحب
ترمذی مدظلہم کے رسالہ ”خلاصہ عقائد علماء دیوبند“ کا مطالعہ کیا
یہ رسالہ ہدایت مقالہ بقامت کہتر بقیمت بہتر کا مصداق ہے۔
اور عقائد صحیحہ پر مشتمل ہے۔ اور ان حضرات کے لئے دیدہ بصیرت
ہے، جو قافلہ دیوبند سے علیحدہ ہو کر شذوذ کی راہ اختیار کر رہے
ہیں اور اس کے باوجود ان کو اس مقدس گروہ کے ساتھ انسلاک
اور انتساب پر اصرار بھی ہے۔ تقبل اللہ ہذا الرسالة
وجزی المؤلف عنا وعن المسلمين جزاء یلیق
بشأنہ۔

بندہ عبدالقادر عفا اللہ عنہ

خادم حدیث ووقفہ جامعہ دار العلوم عید گاہ

کبیر والا، ملتان۔

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

- ۲۳ [حضرت مولانا محمد شریف صاحب کشمیری مدظلہ، جامعہ خیر المدارس۔]
 ۲۴ [حضرت مولانا فیض احمد صاحب، جامعہ قاسم العلوم، ملتان]

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم!

اما بعد: کتاب خلاصہ عقائد علماء دیوبند، میں مندرجہ عقائد بعینہ علماء اہل سنت والجماعت کے عقائد ہیں۔ اس سے انحراف کرنے والا اہل سنت والجماعت کے گروہ سے خارج ہے۔

محمد شریف غفرلہ

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۰۵ھ

بندہ فیض احمد غفرلہ، مہتمم

مہتمم جامعہ قاسم العلوم، ملتان

۲۶ - ۴ - ۱۴۰۵ھ

- ۲۵ [حضرت مولانا سید صادق حسین صاحب، فاضل دیوبند، جھنگ صدر۔]

عارف باللہ عالم باعمل حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہ کے رسالہ مشتمل بر عقائد اہل سنت والجماعت کا مطالعہ کیا ہے۔ اس میں وہ تمام عقائد بہتر انداز میں لائے گئے ہیں جو واقعی اہل سنت کے عقائد ہیں۔ اسقرآن تمام مندرجہ عقائد میں اپنے اسلاف کی اتباع کرنا ہی عین نجات سمجھتا ہے۔

سید صادق حسین غفرلہ

مہتمم مدرسہ علوم الشرعیہ، جھنگ، صدر

۱۹ - ۵ - ۱۴۰۵ھ

۲۶ — [حضرت مولانا عبدالحی صاحب مدظلہ، شجاع آباد، ملتان۔]
العقائد التي كتب شيخنا ومكرهني السيد المولانا عبد الشكور
الترمذي كلها موافقة لعقائد اهل السنة والجماعة
وحقة عندي۔

الفقيه عبدالحی غفرله الساكن
في قرية، فاروق آباد۔
قريب من بلدة شجاع آباد، ملتان۔

۲۷ — [حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اپوری جامعہ رشیدیہ ساہیوالہ]
ماقال الاستاذ العلامة (حضرت مولانا خیر محمد جاندہ تھری،
فہم کاف لنا۔

عبداللہ رائے پوری غفرله
۲۵ جمادی الاولیٰ - ۱۴۰۵ھ

۲۸ — [حضرت علامہ مولانا محمد عبدالستار صاحب تونسوی]
صدر تنظیم اہل سنت والجماعة، ملتان۔

نحمدہ وفضل علی رسولہ الکریم۔
حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہ کے رسالہ کو
ابتدا سے اختتام تک بغور پڑھا۔ جس میں مرقومہ عقائد اہل سنت
علماء دیوبند کتاب و سنت سے مانجوز ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ رسالہ ہذا
اس پر فتن دور میں مسلک حقہ کی اشاعت اور عقائد باطلہ کے رو
میں نہایت ہی مؤثر رہے گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف

کو اس عظیم دینی خدمت پر ہزالتے کثیر عطا فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ علمی مذہبی خدمات کی توفیق بخشیں۔ آمین۔

دعا گو

محمد عبدالستار تونسوی عفی عنہ

صدر تنظیم اہل سنت، پاکستان

دفتر مرکزی، نوال شہر، ملتان

۱۹ جمادی الاخریٰ، ۱۴۰۵ھ۔

۲۹ — [حضرت مولانا محمد شریف جالندھری، سابق مہتمم خیر المدارس ملتان
احقر محمد شریف جالندھری مدرس و
نائب مہتمم خیر المدارس، ملتان۔

۳۰ — [حضرت مولانا نذیر احمد صاحب شیخ الحدیث جامعہ امدادیہ اسلامیہ
فیصل آباد۔

مندرجات رسالہ کی صحت میں قلب سلیم والے کے لئے شک کی
گنجائش ہی کہاں ہے۔

ناپیز نذیر احمد غفرلہ

۳۱ — [حضرت مولانا محمد ادریس صاحب، بنوری ٹاؤن، کراچی۔]
العقائد کلہا صحیحۃ۔ مسلمۃ عندا سلافنا۔

احقر محمد ادریس غفرلہ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ، کراچی۔

۳۲ — [حضرت مولانا محمد علی جانندھری امیر مجلس مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت
پاکستان۔
لاشک فیہ وانہ لحق۔]

۳۳ — [حضرت مولانا محمد ایوب بنوری، مہتمم دارالعلوم پشاور
الاجوبۃ کلہما صحیحۃ۔]

محمد ایوب بنوری غفرلہ، مہتمم دارالعلوم پشاور

۳۴ — [حضرت مولانا فضل عینی صاحب بنوں۔]

فضل عینی عینہ، مدرس مدرسہ معراج العلوم
بنوں۔

۳۵ — [حضرت مولانا فیض احمد صاحب، مہتمم جامعہ قاسم العلوم ملتان]

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے۔ یحسب ہذہ
العلوم من کل خلف عدولہ ینفقون عنہ تحریف
الخالین وانشمال المبطلین وتادیل الجاہلین۔

پاک و ہند کے خطے میں اس مبارک حدیث کا اولین مصداق
اس دور میں علماء دیوبند ہیں۔ جو ایک صدی سے زیادہ عرصہ
سے کتاب و سنت فقہ اسلامی اور دیگر علوم اسلامیہ کی ہمہ
نوع دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ فارسی، عربی، فارسی، اردو
متعدد زبانوں میں ان کی ہزاروں تصنیفات اور ہزاروں عربی
و دینی مدارس متعدد اصلاحی تبلیغی سیاسی تنظیمیں و تحریکیں اور

فکرمی و عملی مساعی اس کا بین شاہد ہیں کہ یہ اکابر دین اسلام کے کامیاب مخلص خادم اور فکر و عمل میں اسلاف اہل سنت و الجماعت کے صحیح ترجمان ہیں۔

مکرم و معظّم حضرت مولانا عبدالشکور ترمذی دامت برکاتہم کا رسالہ 'عقائد علماء دیوبند' بھی اس سنہری سلسلہ کی ایک کڑی ہے مولانا موصوف نے بروقت حق اور اہل حق کی صحیح ترجمانی فرمائی ہے۔
جزاهم اللہ عنا وعن سائر الاسلام۔ آمین۔

بندہ فیض احمد غفرلہ

مہتمم جامعہ قاسم العلوم، ملتان

۲۵۔ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

حضرت مولانا ابوالزہد سرفراز خان صاحب، صفدریخ الحدیث،
نصرت العلوم گوجرانوالہ۔

مبسلا و محمدلا و مصلیا و مسلما۔ اما بعد :
جوں جوں قیامت قریب آئے گی۔ ہر صاحب رائے اپنی رائے پر ناز کرے گا اور اعجاب کل ذمی رائی برائے کا خوب مظاہرہ ہو گا۔ لیکن کامیابی صرف اسی میں ہے۔ لکن یصلح آخر هذه الامّة
الاجما صلح بہ اولہما۔

ان مسائل میں سے ایک مسئلہ حیات الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور سماع صلوٰۃ و سلام عند القبور بھی ہیں۔ جس میں ۱۳۷۳ھ سے پہلے از مشرق تا مغرب از شمال تا جنوب کسی فرقہ کے کسی عالم کا کوئی اختلاف نہ تھا۔ جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ اور امداد الفتاویٰ وغیر

وغیرہ سے بالکل عیاں ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ راقم اشتم نے اپنی مفصل کتاب تسکین الصدور میں اس پر بسوٹ بحث کی ہے۔ جس کی تائید و تصدیق دوبر حاضر میں پاک و ہند کے مسلم اکابر علماء دیوبند نے کی ہے اور یہی علماء دیوبند کا مسلک ہے۔ اللہ تعالیٰ اجزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی دامت برکاتہم کوجتہوں نے المہند علی المفند کو عمدہ کتابت و طباعت سے آراستہ کر کے اور آخر میں موجودہ زمانہ کے علماء دیوبند کی تصدیقاً ثبت فرما کر عوام الناس کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ فجزاهو اللہ عنہ وعن سائر المسلمین خیر الجزاء۔ وصلى الله تعالى وسلم على خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين۔

احقر ابوالزابد محمد سرفراز خطیب جامع مسجد
گکھڑ و صدر مدرس، مدرسہ نصرت العلوم
گوہر نوالہ۔ ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ

۳۷

[حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب جہلمی]۔
حضرت مولانا مفتی سید عبدالشکور صاحب ترمذی مدت فیوضہم نے
المہند کا خلاصہ آسان اردو زبان میں لکھ کر بڑی خدمت سرانجام
دی ہے اور ہند و پاک میں اہل سنت و الجماعت کے عقیدہ و
مسلک کے صحیح ترجمان اور جانشین علماء دیوبند کی کتاب المہند
علی المفند۔ جس پر حرمین شریفین اور مصر و شام و عراق وغیرہ بلاد
اسلامیہ کے چاروں فقہ مفتیوں کی تصدیقات موجود ہیں اور جس

کی حیثیت ایک دستاویز کی ہے۔ اس کی اشاعت عمرہ طباعت
کے ساتھ بھی کر دی گئی ہے۔

مفتی صاحب موصوف کا ہم سب پر احسان ہے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

فقط

خادم اہل سنت عبداللطیف غفرلہ

۲۳، جمادی الاخریٰ ۱۴۰۵ھ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عقائد اهل السنة والجماعة

مُصَدِّقَةٌ

اکابرین علماء دیوبند

حسب ارشاد

یادگارِ اسلاف حضرت سید عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

یکے از متوسلین حضرت تھانویؒ و خلیفہ ارشد

محدث العصر حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانیؒ

و

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیعؒ دیوبندی

مرتبہ

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

ناشر

ادارۃ اسلامیات. لاہور. کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد الحمد و الصلوة! اکابر اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کی متفقہ عقائدی اور مسلکی دستاویز کتاب ”المہند“ میں جو عقائد درج ہیں وہ قرآن و سنت اور اجماع امت کے عین مطابق اور اہل سنت والجماعت کی کتب میں صدیوں سے موجود ہیں۔ ہم ذیل میں افادہ عام لئے ”المہند“ اور اس کے ”خلاصہ“ سے اختصار کے ساتھ بعض عقائد درج کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ (آمین)

عقیدہ نمبر ۱: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت کرنا بہت بڑا ثواب ہے۔ بلکہ واجب کے قریب ہے۔ اگرچہ سفر کرنے اور جان مال خرچ کرنے سے نصیب ہو۔ (المہند - ص: ۱۰)

عقیدہ نمبر ۲: مدینہ منورہ کو سفر کے وقت زیارت آنحضرت ﷺ کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی کی اور دیگر مبارک جگہوں کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر مبارک کی نیت کرے اس میں حضور اکرم ﷺ کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی تائید آپ کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ ”جو میری زیارت کو آیا اور میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیق بنوں“۔ (المہند - ص: ۱۱)

عقیدہ نمبر ۳: زمین کا وہ حصہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو چھوئے ہوئے

ہے سب سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔ (المہند - ص: ۱۱)

عقیدہ نمبر ۴: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعائیں انبیاء اور اولیاء اللہ کا وسیلہ جائز ہے ان کی زندگی میں بھی اور ان کی وفات کے بعد بھی مثلاً یوں کہے کہ اے اللہ! میں بوسیہ فلاں بزرگ دعا کی قبولیت چاہتا ہوں۔ (المہند - ص: ۱۳)

عقیدہ نمبر ۵: آنحضرت ﷺ کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مغفرت کی شفاعت فرمائیں۔

عقیدہ نمبر ۶: اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ و سلام پڑھے تو اس کو آپ خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور دور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ و سلام کو فرشتے آپ تک پہنچا رہے ہیں۔ (طحاوی - ص: ۴۲۸)

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں کہ ”انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سننے (سننے) میں کسی کو اختلاف نہیں۔“ (فتاویٰ رشیدیہ - ص: ۱۱۴)

حکیم الامتہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں ”سلام سننا نزدیک سے خود اور دور سے بذریعہ ملائکہ اور سلام کا جواب دینا یہ تو دائماً (ہمیشہ) ثابت ہیں (نشر الطیب) حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ”البتہ ضرور عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور میں ان کے سلام کا ضرور جواب دوں گا۔“ (الجامع الصغیر وقال صحیح)

عقیدہ نمبر ۷: ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء اور شہداء اپنی قبر میں زندہ ہیں اور آپ ﷺ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ صرف روح مبارک کی زندگی نہیں ہے جو سب آدمیوں کو حاصل ہے بلکہ روح مبارک کے تعلق سے جسد اطہر کو بھی حیات حاصل ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

”حضرات انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔“

حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ ”الانبیاء احیاء“ سے حضرات انبیاءؑ

کے مجموعہ اشخاص مراد ہیں نہ صرف ارواح یعنی انبیاءؑ اپنے اجسام مبارکہ کے ساتھ زندہ ہیں۔

(تحیۃ الاسلام۔ ص: ۳۶)

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (سابق مفتی دارالعلوم دیوبند)

تحریر فرماتے ہیں ”خلاصہ یہ ہے کہ انبیاءؑ کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیات دنیوی کے ہے۔ جمہور امت کا یہی عقیدہ ہے اور یہی عقیدہ میرا اور سب بزرگان دیوبند کا ہے۔“

(ماہنامہ الصدیق ۱۳۷۸ھ)

مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا سید مہدی حسن صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں کہ

”آنحضرتؐ اپنے مزار مبارک میں بحسدہ موجود اور حیات ہیں آپ کے مزار مبارک کے پاس

کھڑا ہو کر جو سلام کرتا اور درود پڑھتا ہے آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے

ہیں۔“ (ماہنامہ الصدیق مذکور)

عقیدہ نمبر ۸: بہتر یہ ہے کہ قبر شریف کی زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا

ہونا چاہئے اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے، اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے۔

عقیدہ نمبر ۹: ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ اور اسی طرح تمام انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں

نماز پڑھتے ہیں آپ ﷺ پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔ اور صلوٰۃ و سلام پہنچایا جاتا

ہے۔ (طبقات الشافیہ۔ ص: ۲۸۲ ج: ۴)

صلوٰۃ و سلام پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ ﷺ کو اطلاع دیتے ہیں آج کل صلوٰۃ و سلام

کے پہنچنے کی جو یہ مراد بتلائی جا رہی ہے کہ صلوٰۃ و سلام کا ثواب آپ ﷺ کو پہنچ جاتا ہے یہ

(المجدد)

اجماع امت کے خلاف ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۰: ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ (اسی طرح تمام انبیاء) وفات کے بعد بھی اپنی قبور مبارکہ میں اسی طرح حقیقت نبی اور رسول ہیں جس طرح وفات سے پہلے ظاہری حیات مبارکہ میں تھے۔ (المہند)

عقیدہ نمبر ۱۱: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے قرب میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ تمام انبیاء اور رسل کے سردار اور خاتم ہیں۔ (المہند۔ ص: ۲۰)

عقیدہ نمبر ۱۲: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور یہ ثابت ہے قرآن و حدیث اور اجماع امت سے جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۳: ہمارا اور ہمارے مشائخ کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ ”جب اس نے نبوت و مسیحیت کا دعویٰ کیا اور حضرت عیسیٰ مسیح کے اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث عقیدہ اور زندقہ ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ (المہند۔ ص: ۴۴)

عقیدہ ۱۴: جو شخص اس کا قائل ہو کہ نبی کریم ﷺ کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے کہ جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو وہ ہمارے نزدیک دائرہ ایمان سے خارج ہے۔ (المہند)

عقیدہ نمبر ۱۵: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو تمام مخلوق سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں، مخلوق میں سے کوئی بھی آپ ﷺ کے علمی مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی اور رسول۔ اور بے شک آپ ﷺ کو اولین اور آخرین کا علم عطا ہوا لیکن اس سے یہ

لازم نہیں آتا کہ آپ ﷺ کو ہر وقت ہر چیز کا علم ہو کہ اگر کسی واقعہ کا آپ ﷺ کو علم نہ ہو اور آپ

ﷺ کے علاوہ کوئی دوسرا اس سے آگاہ ہو تو آپ ﷺ کے ساری مخلوق سے افضل ہونے اور

وسعت علم میں نقص آجائے۔

عقیدہ نمبر ۱۶: ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مثلاً شیطان) کا علم آپ ﷺ سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ (المہند - ص ۲۷)

عقیدہ نمبر ۱۷: ہمارے نزدیک حضور اکرم ﷺ پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب ثواب ہے خواہ کوئی بھی درود شریف ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود شریف ہے جس کے لفظ بھی آپ سے منقول ہیں۔ (المہند - ص ۲۹)

عقیدہ نمبر ۱۸: وہ تمام حالات جن کا حضور اکرم ﷺ سے ذرا سا بھی تعلق ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ آپ ﷺ کی ولادت مبارک کا ذکر ہو یا کسی اور حالت کا تذکرہ ہو۔ (المہند - ص ۳۱)

عقیدہ نمبر ۱۹: آنحضرت ﷺ (اور اسی طرح تمام انبیاء) کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا کیونکہ نیند میں آپ ﷺ کی صرف آنکھیں مبارک سوتی تھیں دل مبارک نہیں سوتا تھا۔ (نثر الطیب) آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا“۔ (بخاری - ج ۱: ۱)

عقیدہ نمبر ۲۰: انبیاء کا خواب بھی وحی کے حکم میں ہوتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے ”رؤیا الانبیاء وحی“ کہ نبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے۔ (بخاری - ج ۱: ص ۲۵)

عقیدہ نمبر ۲۱: آنحضرت ﷺ نماز میں پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ آگے کی جانب سے دیکھتے تھے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے۔ ”صفوں کو سیدھا کیا کرو“ کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔“ (بخاری شریف - ج ۱: ص ۱۰۰)

عقیدہ نمبر ۲۲: اس زمانہ میں واجب ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے۔ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین حضرت ابوحنیفہ کے مقلد ہیں۔

(المہند - ص ۱۷)

عقیدہ نمبر ۲۳: ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ کی بیعت ہو جو شریعت میں راسخ العقیدہ ہو خود بھی کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو۔ (المہند - ص: ۱۷)

عقیدہ نمبر ۲۴: مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض کا پہنچنا سو بے شک صحیح ہے مگر اس طریقہ سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے، نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔ (المہند - ص: ۱۸)

عقیدہ نمبر ۲۵: ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہو یا آئندہ ہو گا وہ یقیناً سچا اور واقع کے مطابق ہے اور جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہم کرے وہ کافر، ملحد و زندیق ہے۔ اور اس میں ایمان کا شائبہ بھی نہیں۔ (المہند)

راقم الحروف! احقر سید عبدالقدوس ترمذی

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

تصدیق و توثیق

حضرت اقدس یادگار سلف جتہ اظہر فقیہ العصر مولانا قادری الحاج مفتی سید
عبدالشکور صاحب ترمذی مدظلہ العالی فاضل دارالعلوم ریو بندور ٹیس
جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا۔

بعد الحمد و الصلوٰۃ: نظر ناہذا الخلاصۃ فوجد ناہا صحیحۃ

”ہقۃ“ موافقۃ لمذہب اہل السنۃ والجماعۃ اتفق علیہا

علمائنا و مساننا تخار بہمہم اللہ تعالیٰ فجزی اللہ تعالیٰ

لمرتبہا الحسن الجزاء

کتبہ الاحقر اسید عبدالشکور ترمذی الجامعۃ ”الحقانیہ“

ساہیوال من توابع سرگودھا۔

اسمائے گرامی

اکابرین دیوبند تصدیق کنندگان کتاب "المہند"

مولانا عاشق الہی میرٹھی	مولانا غلام رسول دیوبندی	شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی
مولانا سراج احمد صاحب میرٹھ	مولانا محمد سہول صاحب	مولانا میر احمد حسن امردہی
مولانا محمد اسحاق میرٹھ	مولانا عبدالصمد دیوبندی	مولانا مفتی عزیز الرحمان صاحب
مولانا حکیم محمد مصطفیٰ بجنوری	مولانا حکیم محمد اسحاق دہلی	حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی
مولانا حکیم محمد مسعود گنگوہی	مولانا ریاض الدین صاحب	مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری
مولانا محمد کبھی سہارن پوری	مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی	مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی
مولانا کفایت اللہ سہارن پوری	مولانا ناضیاء الحق صاحب دہلی	مولانا قدرت اللہ صاحب مراد آبادی
مولانا محمد احمد صاحب نانوتوی	مولانا محمد قاسم صاحب دہلی	مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی

علماء دیوبند تصدیق کنندگان رسالہ عقائد علماء دیوبند

مولانا محمد شریف جالندھری	مولانا شمس الحق افغانی	قاری محمد طیب "مہتمم دارالعلوم دیوبند"
مولانا نذیر احمد صاحب	مولانا سید حامد میاں	مولانا مفتی محمد شفیع کراچی
مولانا محمد ادریس میرٹھی	مولانا مفتی رشید احمد مدظلہم	مولانا ظفر احمد عثمانی
مولانا محمد علی جالندھری	مولانا مفتی محمد فرید صاحب	مولانا محمد یوسف بنوری
مولانا محمد ایوب بنوری مدظلہم	مولانا مفتی احمد سعید صاحب	مولانا خیر محمد جالندھری
مولانا فضل غنی صاحب	مولانا مفتی محمد وجیہہ صاحب	مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی
مولانا فیض احمد صاحب مدظلہم	شیخ الحدیث مولانا علی محمد صاحب	مولانا مفتی محمود صاحب
مولانا محمد سرفراز صاحب صفدر مدظلہم	مولانا مفتی عبدالقادر صاحب	مولانا مفتی عبداللہ صاحب
مولانا قاضی عبداللطیف صاحب	مولانا محمد شریف کشمیری	مولانا مفتی عبدالستار صاحب
مولانا مفتی ولی حسن صاحب	مولانا سید صادق حسین بخاری	شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب
مولانا عبدالکریم صاحب مدظلہم	مولانا عبدالحی صاحب مدظلہم	مولانا محمد احمد تھانوی
مولانا سلیم اللہ صاحب مدظلہم	مولانا محمد عبداللہ رائے پوری	مولانا عبدالحق نافع صاحب
مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم	مولانا محمد عبدالستار تونسوی مدظلہم	مولانا عبداللہ صاحب بہلوی
		مولانا محمد صاحب انوری

www.ahnafmedia.com